

479



# كشفت العرفان

في

طراوة الإيمان وازدياد الايقان

المؤلف

خاتمة علماء كرام وأولياء العظام

داكتر نور محمد رباني

# کشف العرفان

المؤلف

ڈاکٹر نور محمد ربانی

53447 جملہ حقوق محفوظ

المؤلف

ڈاکٹر نور محمد ربانی سلاوی

طابع



الیت پبلشرز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

ڈی-118/ایس-آئی-ٹی-ای

کراچی-۱۹۰۳

اشاعت اول

۱۳۰۸ھ  
۱۹۸۸ء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 الْفَرَزْدَقِ السَّوِي سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا حَكِيمَ اللَّهِ  
 إِلَيْكَ الْوَدَّ لَا إِلَهَ سِوَاكَ إِلَّا اللَّهُ  
 اللَّهُ وَإِلَيْكَ نَكْبَةٌ وَرَبُّهُمَا سَكَنٌ فَالْحَمْدُ لِلَّهِ  
 اللَّهُ تَرَوُجُ بِنَاهُ مَعَهُ فَايُّهَا سَيِّدُ الْمَرْءِ  
 لَسَلَفٌ شَامِرٌ مَعَكَ لَمْ يَمُوتْ سِوَاكَ  
 أَسْرَدَ سِرِّي مَدَا سِوَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
 مَا رَدَّ مَارٍ - لِلْمُسْلِمِ مَا اسْلَمُوا لِلَّهِ وَرَبِّهِ  
 أَلَمْ يَسْأَلْهُ مَا رَدَّ مَارٍ مِمَّا صَلَّيْتَ عَلَيْهِ  
 مَا مَرَّ عَلَى كَنَفِهِ وَرَدَّ لَهَا الْعَرَبُ



هدية مجلة الفيصل

مکتوب نبوی بنام مندر بن ساوی عربی رسم الخط میں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

من محمد رسول الله إلى المنذر بن ساوي . سلام عليك فإني احمد الله اليك الذي لا إله غيره وأشهد أن لا إله إلا الله وأن محمد عبده ورسوله . أما بعد فإني أذكرك الله عز وجل فإنه من ينصح فإنا ننصح لنفسه وإن من يطع رسلنا ويتبع أمرهم فقد أطاعني ومن نصح لهم فقد نصح لي وإن رسلنا قد أثنوا عليك خيرا وإني قد شفقتك في قومك فأتيتك للمسلمين ما أسلموا عليه وعفرت عن أهل الذنوب فأقبل منهم واثق مما اتصلح فلم نغزلك عن عمالك ومن أقام على يهوديته أو مجوسيته فعليه العزير

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم کی جانب سے نام  
 مندر بن ساوی ، سلام عليك . میں اس خدا کی حمد بیان کرتا ہوں تم سے جس سوا کوئی سبوت نہیں اور اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ کوئی جزا  
 نہیں سوائے اللہ کے اور محمد (صلى الله عليه وسلم) اللہ کے نبی اور اس کے رسول ہیں  
 اما بعد میں یاد دلاتا ہوں تم کو اللہ عزوجل کی کیا کبریائیت پر آئے وہ اپنے لیے ہی نصیحت پر آئے اور جس میرے قاصدوں کی امانت  
 کی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین کی پیروی کی اس میری امانت کی اور جس نے اس کے ساتھ خیر خواہی کی اس نے میرے ساتھ خیر خواہی کی اور جس کے  
 قاصدوں نے تمہاری اچھی تعریف کی ہے اور میں نے تمہاری سفارش کی ہے تمہاری قوم میں لہذا مسلمانوں کو ان کے اسلام پر چھوڑ دو اور میں نے معاف کر لیا  
 ان بگاڑوں کو لہذا تم بھی ان سے (توبہ) قبول کرو اور تم راہ راست پر آ جاؤ گے تو ہم تم کو تمہارے سب سے معزول نہیں کریں گے اور جو اپنے پیروی یا مجوسی مذہب  
 پر قائم رہا تو اس پر جزیرہ (نیکس) مادہ ہوگا۔

اللہ  
 عزوجل

بلغ العلاء بكالہ

كشف النجوى بحالہ

حسين بن صالح

صواعق علي و آلہ

نور محمد

# اِنْتِسَاب

میں اس کتاب کشف العرفان کو آقائے دو جہاں، سرورِ انس و جان،  
مالکِ کون و مکاں، دانائے سبلِ نجاتِ الرسل، مولائے کل، رحمتِ عالم،  
فخرِ آدم، نورِ مجسم حضرت محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف منسوب  
کرتا ہوں۔ بدیں سبب کہ حضور والا کی توجہ کاملہ نے اس ناچیز کو اشاعتِ کتاب لیا  
کی سعادت سے سرفراز فرمایا۔ حضرت سعدی علیہ الرحمۃ

کَرِيمُ السَّجَايَا جَمِيلُ الشِّيمِ نَبِيُّ الْبَرَايَا شَفِيعُ الْأَمَمِ

بہترین عادات و صفات والے، اہل ترین و خصلت والے، تمامی عالم کیسے پیغمبر حق، تمامی امت کے شفاعت والے اور  
ترا عز لولاک تمکین بس است ثنا توظفنا و لیسین بس است

آپ کی عزت افزائی کیلئے لولاک لما خلقت الافلاک کافی ہے، آپ کی صفت و ثناء کے لئے ظل و لیسین کا لقب بس ہے  
بلند آسماں پیش قدرت تجل تو موجود و آدم ہنوز آب و گل

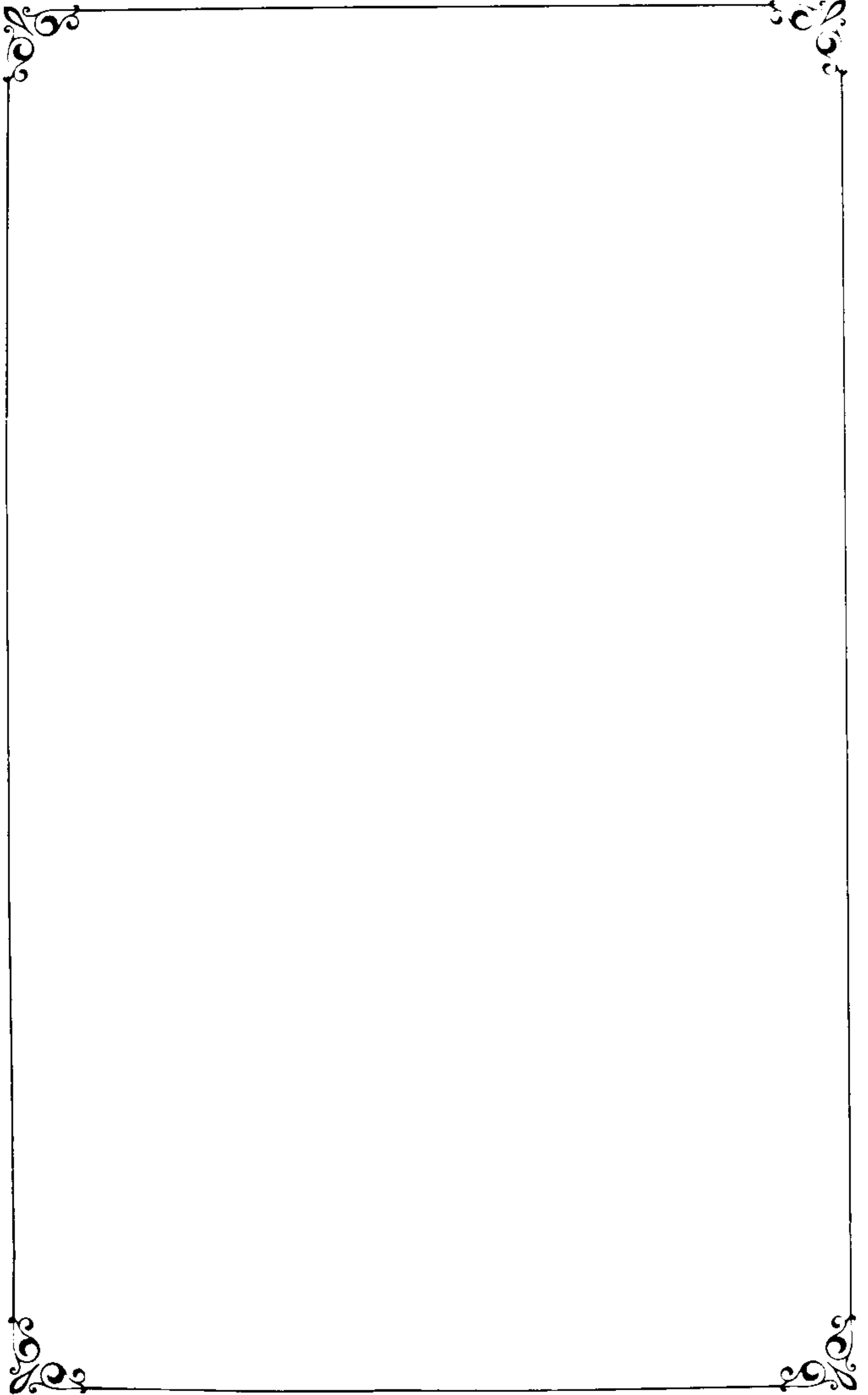
یہ آسماں باوجود باین رفعت آپ کے حضور بے قدر ہے، حضرت آدم علیہ السلام ابھی پیدا نہیں ہوئے تھے کہ آپ بحیثیت نبی موجود تھے  
تو اصل وجود آمدی از نخست و گھر چہ موجود شد فرع است

آپ تمامی موجودات کی اصل (جڑ) ہیں، آپ کے بعد جو کچھ بھی وجود میں آیا آپ کی شاخیں ہیں  
ندائم کدیمی سخن گوئمت کہ بالاتری زانچہ من گوئمت

میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں آپ کی شان کس طرح بیان دوں، کیونکہ جو کچھ میں بیان کروں گا آپ کی شان اس سے اعلیٰ و ارفع ہے  
هو الجیب الذی ترجی شفاعتہ

آپ ایسے جیب ہیں کہ آپ سے شفاعت کی امید ہے  
لکل هول من الہوال مقتحم

ایسے ہول اور خوف کے وقت جبکہ رنج و غم پیش آئیں گے



# کتاب نما

صفحو

۵

مکتوب نبوی بنام منذر بن ساوی  
”بَلَّغِ الْعُلَى بِكَمَالِهِمْ“ رباعی حضرت شیخ مُصلِح الدین سعدی شیرازی

۶

۷

انتساب

۱۷

بسم اللہ و درود شریف عربی منظوم از حضرت بانغ اجمیری

۱۸

سلام اعرابی

۱۹

تعارف از جناب منظر علی خاں مدنی

۲۱

پیش لفظ از مولف (ڈاکٹر نور محمد ربانی)

۲۲

روح کتاب

۲۴

دُعَا

۲۵

صلوٰۃ سنجینا

۲۶

درود تاج

۲۹

عربی حمد اور نعتیں

۳۱

حمد باری تعالیٰ

۳۲

نعتیں

۳۳

حضرت خواجہ ابوطالب بن عبدالمطلب

۳۴

حضرت حمزہ رضی بن خواجہ عبدالمطلب

۳۶

حضرت عباس رضی بن خواجہ عبدالمطلب

۳۵

حضرت علی المرتضیٰ رضی بن خواجہ ابوطالب



صفحہ

۳۷

حضرت فاطمہ الزہراء رضی

۳۸

حضرت ابو بکر صدیق رضی

۳۸

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ

۳۹

حضرت عمر فاروق رضی

۳۹

حضرت عثمان غنی رضی

۴۰

حضرت حسان بن ثابت رضی

۴۱

حضرت کعب بن زہیر رضی

۴۲

حضرت امام زین العابدین علی السجاد بن حسین رضی

۴۳

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی

۴۳

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی

۴۵

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رضی

۴۶

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رضی

۴۷

حضرت احمد عشق (سلام)

۴۹

فارسی حمد اور نعتیں

۵۱

حمد باری تعالیٰ

۵۱

محبوب سبحانی حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی

۵۳

حضرت شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی رضی

۵۷

حضرت امیر خسرو رضی

۵۸

حضرت عبدالرحمن نور الدین جامی رضی

۶۳

نعتیں و مقالات

۶۴

حضرت علامہ ڈاکٹر محمد اقبال رضی

حضرت حکیم ابوالمجد مجد الدین سنائی غزنویؒ

حضرت نظام الدین نظامی گنجویؒ

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کعلیؒ

حضرت خواجہ فرید الدین عطارؒ

حضرت شمس تبریزیؒ

حضرت جلال الدین رومیؒ

حضرت شیخ مصلح الدین سعدی شیرازیؒ

حضرت بوعلی شاہ قلندر پانی پتیؒ

حضرت مجدد الف ثانی سید احمد سرہندیؒ

حضرت امیر خسروؒ

حضرت شیخ فخر الدین عراقی ہمدانیؒ

حضرت شمس الدین محمد حافظ شیرازیؒ

حضرت میر محمد افضل خدائناؒ

حضرت عبد الرحمن نور الدین جامیؒ

حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہیدؒ

حضرت ابوالمعالیؒ

حضرت مرزا اسد اللہ خاں غالب دہلویؒ

حضرت سرسید احمد خاں آبی دہلویؒ

حضرت سید محمد شفیع احمد آبادیؒ

حضرت احمد رضا خاں بریلویؒ

حضرت میر عثمان علی خاں آصف خسرو دکنؒ

## رُبَاعِيَات

صفحہ

۲۳۳

حضرت عبدالرحمن نور الدین جامیؒ

۲۳۳

حضرت سرمد شہیدؒ

۲۳۴

اُردو حمد اور نعتیں

۲۳۶

۲۳۹

حمد باری تعالیٰ

۲۳۹

حضرت جمیل نقوی چشتی قادری سروردی

۲۴۳

التجا بحضور ربِّ غفور

۲۴۳

حضرت علامہ ڈاکٹر محمد اقبالؒ

۲۴۴

مناجات بدرگاہِ ربِّ العالمین

۲۴۴

حضرت طفیل احمد کامل سلامی

## نعتیں

۲۴۵

حضرت جمیل نقوی چشتی قادری سروردی

۲۴۵

حضرت خواجہ میر درد دہلوی (تبرکات)

۲۴۶

حضرت علامہ ڈاکٹر محمد اقبالؒ

۲۴۶

حضرت میر تقی میرؒ

۲۴۹

حضرت ابولمظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ ظفر بادشاہ غازیؒ

۲۵۱

حضرت غلام ہمدانی مصحفیؒ امر وہوی

۲۵۲

حضرت انشاء اللہ خاں انشاء دہلویؒ ثم لکھنوی

۲۵۳

حضرت مولینا قاسم نانوتویؒ

۲۵۴

حضرت مولانا محمد امداد اللہ تھانوی مہاجر مکیؒ

۲۵۵

حضرت خواجہ الطاف حسین حالی پانی پتیؒ و حضرت شہیدی بریلویؒ

۲۵۶

صفحہ

۲۵۸

حضرت نواب مصطفیٰ خاں شیفتہ دہلویؒ

۲۵۹

حضرت حکیم مومن خاں مومن دہلویؒ

۲۶۰

حضرت نواب مرزا خاں داغ دہلویؒ

۲۶۱

حضرت امیر مینائیؒ

۲۶۶

حضرت احمد رضا خاں بریلویؒ

۲۶۰

حضرت بیدم شاہ و آرنیؒ

۲۶۱

حضرت حسن رضا خاںؒ

۲۶۲

حضرت محسن کار کوردیؒ

۲۶۳

حضرت مولانا محمد علی جوہرؒ

۲۶۴

حضرت مولانا سید فضل الحسن حسرت موہانیؒ

۲۶۵

حضرت مولانا ظفر علی خاں

۲۶۶

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع

۲۶۶

حضرت مولانا سید سلیمان ندوی

۲۶۸

حضرت ریاض خیر آبادی

۲۶۹

حضرت مولانا حامد حسن قادری (بچھرانوی)ؒ

۲۸۱

حضرت ابوالاثر حفیظ جالندھریؒ

۲۸۳

حضرت اصغر گونڈویؒ

۲۸۵

حضرت جگر مراد آبادیؒ

۲۸۶

حضرت حاجی اصطفیٰ خاں اصطفیٰ لکھنویؒ

۲۸۶

حضرت منور بدایونیؒ

۲۸۸

حضرت شکیل بدایونیؒ

۲۸۹

حضرت صوفی غلام مصطفیٰ تبسمؒ

صفحہ

۲۹۰

۲۹۱

۲۹۲

۲۹۳

۲۹۵

۲۹۶

۲۹۷

۲۹۸

۲۹۹

۳۰۰

۳۰۱

۳۰۲

۳۰۳

۳۰۴

۳۰۵

۳۰۶

۳۰۷

۳۰۸

۳۰۹

۳۱۱

۳۱۲

۳۱۳

حضرت حفیظ ہوشیار پوریؒ

حضرت بہزاد لکھنویؒ

حضرت احسان دانشؒ

حضرت بابا ذہین شاہ تاجیؒ

حضرت آغا عبد الکریم شورشؒ

حضرت مابر القادریؒ

حضرت حمید لکھنویؒ

حضرت رئیس امروہوی

حضرت راغب مراد آبادی

حضرت انور صابری

حضرت محشر بدایونی

حضرت رعنا اکبر آبادیؒ

حضرت پروفیسر اقبال عظیم

حضرت اعجاز رحمانی

حضرت حفیظ تائب

حضرت قیصر وارثی

حضرت شاعر لکھنوی

حضرت احمد ندیم قاسمی

حضرت خالد محمود

حضرت اقبال صفی پوری

حضرت محسن احسان

حضرت گوثر القادریؒ

صفحہ

۳۱۴

حضرت پروفیسر ڈاکٹر ابوالخیر کشتی

۳۱۵

حضرت قمرانجتم

۳۱۶

اردو نعت گو شاعرات

۳۱۶

محترمہ خورشید آرا بیگم نواب صدیق علی خاں

۳۱۷

محترمہ ممتاز جہاں گنگوہی

۳۱۸

محترمہ ادا جعفری بدایونی

۳۱۹

محترمہ روحی علی اصغر

۳۲۰

غیر مسلم اردو نعت گو شعراء

۳۲۰

بھگت کبیر داس بنارسی

۳۲۱

گرو نانک جی

۳۲۱

منشی درگا سہائے سرور جہاں آبادی

۳۲۲

سرکشن پرشاد شاد

۳۲۳

پنڈت برجموہن داتا تریہ کیفی دہلوی

۳۲۳

دلورام کوشری

۳۲۴

ہری چند اختر

۳۲۵

پروفیسر گلن ناتھ آزاد

۳۲۶

رانا بھگوان داس

۳۲۶

کنور مندر سنگھ بیدی تھر

۳۲۷

پروفیسر رگھوپتی سہائے فراق گورکھپوری

۳۲۷

منشی تلوک چند محروم

مَدِينَةُ  
سَنَاءِ  
وَمَدِينَةُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
وَالصَّلَاةِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّلَاةِ  
وَالصَّلَاةِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّلَاةِ

صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ نُورِ هُدَى وَالِاهِ  
صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ فَضْلِ عُلَى وَالِاهِ  
صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ شَانِ وَلَا وَالِاهِ  
صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلَى وَالِاهِ

مرشدنا حضرت باغ رحمة الله عليه



## سَلَامٌ أَعْرَابِيٌّ

يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنْتُ فِي التُّرْبِ أَعْظَمُنْ

اے سب مخلوق سے بہتر! دفن ہوئیں مٹی میں جن کی ہڈیاں

قَطَابٍ مِنْ طَيْبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْأَكْمُ

پس پاک ہو گئے ان کی پاکیزگی سے ٹیلے اور میدان

نَفْسِي الْفِدَاءُ لِقَبْرِ أَنْتِ سَاكِنُ

میری جان فدا ہو اس قبر پر جس میں آپ کا قیام ہے

فِيهِ الْعَفَافُ وَفِيهِ الْجُودُ وَالْكَرَمُ

اسی میں ہے پاک دامنی اور اسی میں سخاوت اور شرافت ہے

وَصَاحِبَاكَ فَلَا أَنْسَاهُمَا أَبَدًا

اور آپ کے دونوں رفقاء کو میں کبھی فراموش نہیں کر سکتا

مِنِي السَّلَامُ عَلَيْكُمْ مَا جَرَى الْقَلَمُ

میرا سلام ہو آپ پر جب تک قلم لکھتا رہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مُحَمَّدًا وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

## تعارف

مجھے اپنی پستی کی شرم ہے تیری رفعتوں کا خیال ہے  
مگر اپنے دل کو میں کیا کروں اسے پھر بھی شوقِ وصال ہے  
فرمایا حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں عرب و عجم میں سب سے  
بہتر کلام کرنے والا ہوں لیکن مجھ سے رب تبارک و تعالیٰ کی تعریف نہیں ہو سکی، اور  
قرآن حکیم میں بھی ہے کہ اگر سائے درخت قلم بنا دیئے جائیں اور سائے سمندر روشنائی  
بنائے جائیں جب بھی اللہ تعالیٰ کی "حمد" نہیں بیان کی جاسکتی ہے یہ دوسری بات ہے کہ  
اپنے علم اور واقفیت کے تحت بندہ اپنے مالک اور مولا کے بارے میں  
اظہارِ خیال کرے اور حسبِ تعلق اور اخلاص ثواب و قرب کا امیدوار رہے۔ اور  
مولا کا فضل و کرم بندہ کو نوازے! اور حدیث شریف میں بھی بشارت دی گئی ہے  
”جب بندہ مجھے تنہا یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو تنہا یاد کرتا ہوں اور جب وہ لوگوں میں  
میرا ذکر کرتا ہے تو میں فرشتوں میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔“ اس لئے نشر و منظم میں  
اللہ تعالیٰ کی توصیف و تعریف بیان کرنا حقیقتاً مشکل کام ہے اور اشعار میں خاص کر  
بقول شاعر

اس قدر ہم نے تیرا ذکر کیا      قابلِ ذکر ہو گئے ہم بھی  
باادب ”حمد“ بارگاہِ حق میں قبول ہے

”حمد“ کے بعد ”نعتیہ“ کلام حقیقتاً اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل و انعام ہے

کہ اُمّتی اپنے محبوب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کہہ کر دربار رسالت میں اشعار کا ہدیہ پیش کرے کہ

کہنا مشکل ہے شمیم اسکو کوئی کیا جانے : شعر اور وہ بھی بعنوان رسولِ عربی  
 ڈاکٹر نور محمد ربّانی صاحب نے متقدّمین و متاخرین عشاقِ نبی کریمؐ  
 کے زریں کلام سے یہ مجموعہ مرتب کیا ہے جو مردہ دلوں میں زندگی کی لہر دوڑانا اور  
 عشق و محبت کی چنگاری کو شعلہ کی شکل دیتا ہے اس گراں قدر مجموعہ کی سب سے  
 بڑی خوبی یہ ہے کہ فارسی اشعار کو بہت خوبصورتی کے ساتھ اردو کا جامہ پہنایا ہے جو  
 فارسی کے اس نا قدر شناس دور کے لئے بہت ضروری تھا، اس اعتبار سے یہ کتاب  
 نور علی نور بن گئی ہے۔

کتاب کی کتابت و طباعت اور زینت و زیبائش اس بات کی دلیل ہے  
 کہ ڈاکٹر صاحب نے بڑی سخاوتِ قلبی سے کام لیا ہے، ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ  
 ڈاکٹر ربّانی صاحب کی اس کوشش اور فیاضی کو شرف قبول بخشے اور قارئین  
 سامعین کے دلوں کی شمع محبت کو روشن فرمائے  
 قارئین کو معلوم رہے کہ یہ ڈاکٹر صاحب کا ”نقشِ ثانی“ ہے۔ اس سے پہلے  
 آپ کے ذوق و شوق کی شمع ”تسکینِ القلوب“ کے نام سے شائع ہو کر دردِ محبت رکھنے  
 والوں کے لئے سکونِ قلب کا باعث بن رہی ہے۔

مظہر علی خان مدانی

مدینہ منورہ

## پیش لفظ

عرصہ دراز سے ایک خیال دامن گیر تھا کہ جن حضرات نے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کے لئے جہدِ بلیغ کیا، سالہا سال خود کو ریاضتِ شاقہ میں ڈالا، بے پناہ مجاہدات اور مراقبات کے ذریعہ شاہدِ حقیقی تک پہنچ کر صاحبِ دل اور اہل عرفان کہلائے، ان کے تاثرات، ان کے خیالات، ان کے پند و حکایات کو جو کہ بیشتر فارسی زبان میں ہیں ان کو ترجمہ کر کے اہل ذوق حضرات کی خدمت میں پیش کرنے کا شرف حاصل کروں، چنانچہ یہ کتاب ”کشف العرفان“ اسی حقیقت کی ہنستی بولتی تصویر اور اسی امر کی ترجمانِ دلگیر ہے، بلاشبہ ان عارفانِ حق کا کلام بیمار دلوں کے لئے سفارِ اصحابِ ذوق و شوق کے لئے نعمتِ بے بہا، اربابِ عشق و محبت کے لئے ہادی و رہنما ہے۔

اے دوست اہلِ دل کی رفاقت میں جی کے دیکھ

تو نے بہت تو پی ہے ذرا اس کو پی کے دیکھ

اس موقع پر اپنے محترم و مکرم جناب میر غلام محی الدین صاحب مدظلہ العالی

نقشبندی، مجددی، قادری، ہاجر مدینہ منورہ کا بے حد ممنون ہوں کہ دراصل حضرت

موصوف کی رہنمائی اور توجہ روحانی ہی اس کتاب کو منصفہ شہود پر لانے کا باعث

ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ بحرمت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آں گرامی کو دونوں جہاں میں

اجر عظیم عطا فرمائے۔

بڑی ناشکری ہوگی اگر میں اپنے محسن مکرم جناب مولانا طفیل احمد صاحب کامل

مجددی سلامی کا تذکرہ نہ کروں کہ جن کی ادبی علمی معاونت ہی نے اس مجموعہ کو ایک صحیفہ جمیل کی شکل دی ہے۔

اس کتاب کی تدوین میں جناب جمیل نقوی صاحب نے جو معاونت فرمائی اس کا شکریہ ادا کرنا میرا شرعی فریضہ ہے۔

بارگاہِ الہی میں دُعا: اے خداوندِ قدوس! میں اس کتاب "کشف العرفان" کو اہل ذوق کے حضور بطورِ ہادی اور رہنما پیش کر رہا ہوں، تو اپنے فضل و کرم سے ان کے دلوں میں اپنے عرفان (پہچان) کی کرن پیدا فرما، ان کے قلوب میں ایمان کی تازگی عطا فرما، اس کتاب کے مطالعہ کرنے والوں کو محرومی، بے یقینی، بے کیفی سے مامون فرما کر سیرابی و کامیابی نصیب فرما۔

اِس دُعا از من و از جملہ جہاں آئیں باد

حقیر و فقیر: نوار محمد ربّانی سلامی

۲۳ رجب المرجب ۱۴۰۸ھ

53447

## رُوحِ كِتَابِ

اے دوست بیازُود بہ نَحْمَانِہ رُوحِی

خواہی کہ دِلت پُرشو د از مَحْزِنِ اسرار

اے دوست بہت جلد حضرت رومی کی مجلس عرفان میں آجا۔ اگر تو چاہتا ہے کہ تیرا دل سرالہی کا محزن بن جائے

اے دوست بیازُود بہ نَحْمَانِہ سَعْدِی

خواہی ز دِلت مَحْشود ایں ہمہ اوکار

اے دوست بہت جلد حضرت سعدی کی مجلس تلقین میں آجا۔ اگر تو چاہتا ہے کہ تیرے دل سے تمامی تفکرات جائیں

اے دوست بیازُود بہ نَحْمَانِہ حَافِظِ

از عشق و محبت اگر تہست سروکار

اے دوست بہت جلد حضرت حافظ شیرازی کی میخانہ عشق میں آجا۔ اگر تیرے دل کو عشق و محبت کچھ لگاؤ ہے

اے دوست بیازُود بہ نَحْمَانِہ جَامِی

از حُبِ نبی گر طلبی سینه سرشار

اے دوست بہت جلد حضرت جامی کی محفلِ حُبِ نبی میں آجا۔ اگر تو چاہتا ہے کہ تیرا دل عشقِ رسول پر ہو جائے

## دُعَا

إِلٰهِي نَجِّنَا مِنْ كُلِّ ضَيْقٍ بِجَاهِ الْمُصْطَفَىٰ مَوْلَىٰ الْجَمِيعِ  
وَهَبْنَا فِي الْمَدِينَةِ قَدَارًا وَرِزْقًا وَبِالْإِيمَانِ دَفْنَا فِي الْبَقِيعِ  
اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ حَوْلِي وَقُوَّتِي إِلَىٰ حَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ

وَأَسْأَلُكَ الرَّشَادَ

أَنَا تُرَابٌ أَقْدَامُ عُلَمَاءِ الْكِرَامِ وَأَوْلِيَاءِ الْعِظَامِ

دَاكِرُنُورِ مُحَمَّدٍ رَبِّي، سَلَامِي

# صَلَاةٌ تُجَنِّبُنَا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ

لے اللہ تعالیٰ ہمارے سردار اور آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور اصحاب پر

صَلَاةٌ تُجَنِّبُنَا مِنْ جَمِيعِ الْاَهْوَالِ وَالْاَفَاتِ وَتَقْضِي لَنَا مِنْ جَمِيعِ الْحَاجَاتِ

درود بھیج اور اسکے ذریعہ تو ہمیں تمام خوف و ہراس اور مصیبتوں سے نجات دے اور ہماری سب

وَتُطَهِّرُنَا مِنْ جَمِيعِ السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ

حاجتوں کو پورا فرما دے اور ہمیں تمام گناہوں سے پاک و صاف فرما اور ہمیں اپنے نزدیک اعلیٰ سے

وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيَاةِ

اعلیٰ درجات سے سرفراز فرما دے اور ہمیں زندگی اور موت کے بعد تمام بھلائیوں سے

وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّكَ عَلِيٌّ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

نواز دے۔ بے شک تو ہر شے پر قادر ہے۔



# دُرُودِ تَاجِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ

اے اللہ تعالیٰ رحمت کاملہ نازل فرما اوپر سردار ہمارے اور مالک ہمارے محمدؐ کے جو صاحب تاج

وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعِلْمِ دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ

اور معراج اور براق اور علم (نشان) کے ہیں۔ دور کرنے والے سختی اور وبا اور قحط سالی

وَالْمَرِيضِ وَالْأَلَمِ اسْمُهُ مَكْتُوبٌ مَرْفُوعٌ مَشْفُوعٌ مَنْقُوشٌ

اور بیماری اور رنج کے نام انکا لکھا گیا ہے بلند کیا گیا ہے شفاعت کرنے والا کیا گیا ہے نقش کیا گیا ہے

فِي اللُّوْحِ وَالْقَلَمِ سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجِمِ جِسْمُهُ مَقْدَّسٌ مَعْطَرٌ

درمیان لوح اور قلم کے۔ آپ سردار ہیں اہل عرب اور اہل عجم کے جسم آپکا بہت ہی پاک خوشبودار

مُطَهَّرٌ مُنَوَّرٌ فِي الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ شَمْسِ الصُّبْحِ بِدْرِ الدُّجَى

پاکیزہ۔ روشن درمیان خانہ کعبہ اور حرم کے۔ آپ آفتاب وقت چاشت کے اور ماہتاب اندھیری رات کے

صَدْرِ الْعُلَى ط نُورِ الْهُدَى ط كَهْفِ الْوَرَى ط مُصْبَاحِ الظُّلَمِ ط جَمِيلِ الشِّيمِ ط

مسند نشین بلندی کے۔ نور صراط مستقیم کے۔ پناہ مخلوقات کے چراغ تاریکیوں کے نیک عادتوں والے

شَفِيعِ الْأُمَمِ ط صَاحِبِ الْجُودِ ط وَالْكَرَمِ ط وَاللَّهُ عَاصِمُهُ ط وَجِبْرِيلُ

بخشوانے والے امتوں کے۔ صاحب بخشش اور بزرگی کے اور اللہ تعالیٰ نگہبان ہے ان کا اور جبریل

خَادِمُهُ ط وَالْبُرَاقُ مَرْكَبُهُ ط وَالْمِعْرَاجُ سَفْرُهُ ط وَسِدْرَةُ الْمُنْتَهَى

خدمت گزار ہے انکا اور براق سواری ہے انکی اور معراج سفر ہے انکا اور سدرۃ المنتہی

مَقَامُهُ ط وَقَابِ قَوْسَيْنِ مَطْلُوبُهُ ط وَالْمَطْلُوبُ مَقْصُودُهُ ط وَالْمَقْصُودُ

مقام ہے انکا اور قاب قوسین (وصال حق) مطلوب ہے انکا اور مطلوب مقصود ہے انکا اور مقصود

مَوْجُودُهُ - سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ شَفِيعِ الْمُدْنِيِّينَ أَنْبِيَاءِ الْغُرَبَاءِ

انکے پاس موجود ہے۔ آپ سردار سب سولوں کے خاتم سب نبیوں کے بخشوانے والے گناہ نگاروں کے غمخوار مسافروں کے

رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ رَاحَةَ الْعَاشِقِينَ ، مُرَادِ الْمُشْتَاقِينَ

باعث رحمت دونوں جہاں کے لوگوں کے۔ موجب آرام عاشقوں کے۔ مراد مشتاقوں کے

تَمَسُّ الْعَارِفِينَ سِرَاجِ السَّالِكِينَ مِصْبَاحِ الْمُتَّقِينَ حُبِّ الْفُقَرَاءِ

آفتابِ خداشناسوں کے۔ چراغِ راہِ خدا پر چلنے والوں کے۔ مشعلِ مقربوں کے۔ دوست رکھنے والے

وَالْغُرَبَاءِ وَالْمَسَاكِينِ سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ إِمَامِ الْقِبْلَتَيْنِ

محتاجوں۔ مسافروں اور مفلسوں کے۔ سردارِ جن اور انس کے نبی مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے پیشوا

وَسَيِّدَتِنَا فِي الدَّارَيْنِ صَاحِبِ قَابِ قَوْسَيْنِ مَحْبُوبِ بَيْتِ الْمَشْرِقَيْنِ

بیت المقدس اور کعبہ کے۔ وسیلہ ہمارے لئے درمیانِ دنیا اور آخرت کے شرفِ یابِ دو کمانوں کے محبوبِ پردگارِ دو مشرقوں

وَالْمَغْرِبَيْنِ جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ مَوْلَا الثَّقَلَيْنِ أَبُو الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ

اور مغربوں کے۔ نانا جانِ امام حسن اور امام حسین کے۔ مالکِ ہمارے اور مالکِ جن و انس کے کنیتِ آپکی ابو قاسم

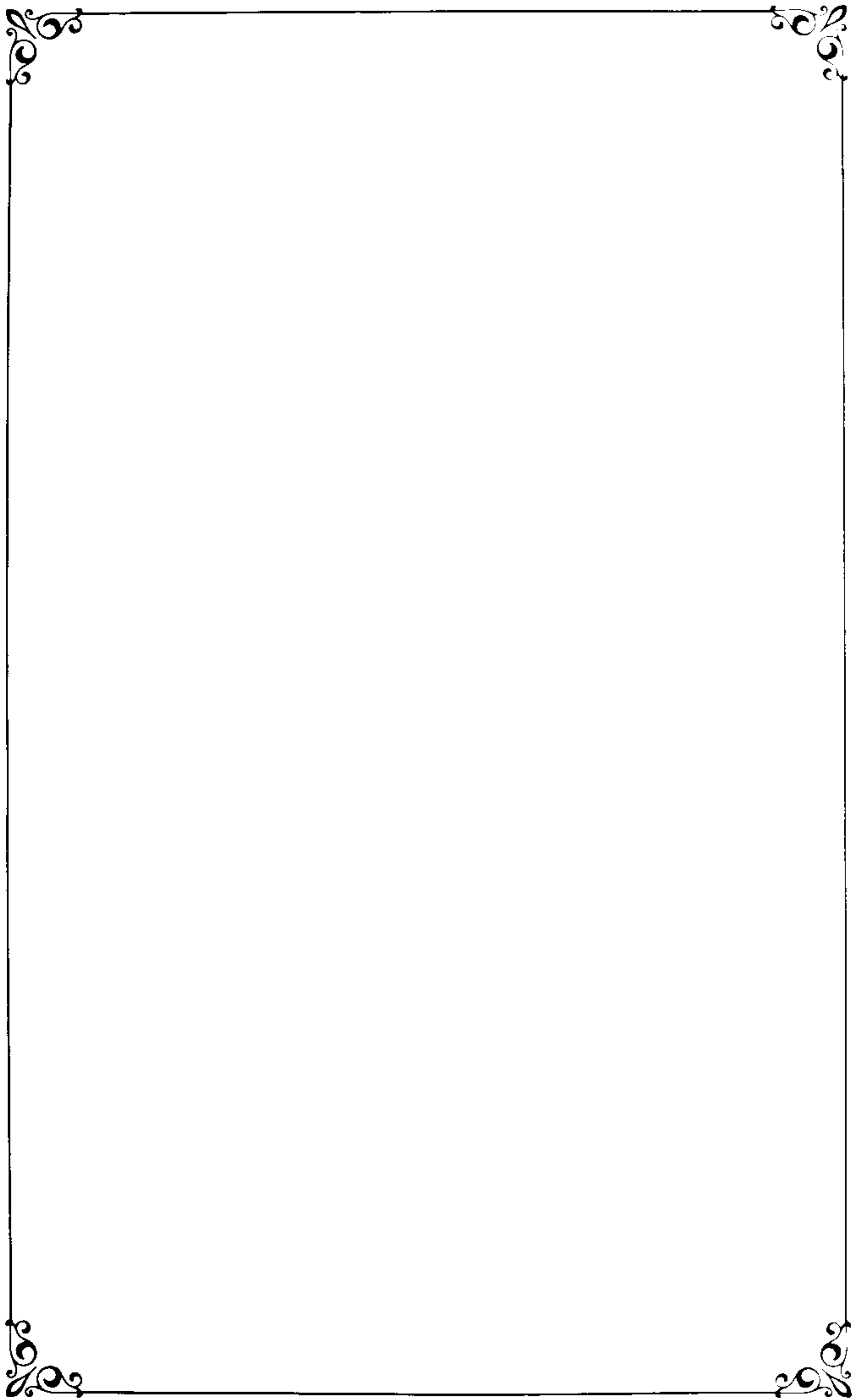
عَبْدِ اللَّهِ - نُورٌ مِّنْ نُورِ اللَّهِ يَا أَيُّهَا الْمُشْتَاقُونَ بِنُورِ جَمَالِهِ صَلُّوا

نام مبارک آپکا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیٹے خواجہ عبداللہ کے آپ نور ہیں اللہ تعالیٰ کے نور سے۔ اے عاشقو نورِ جمالِ آنحضرت کے

عَلَيْهِ وَالْإِلَهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ

درود بھیجو اور آپ کے اور آپ کی اولاد کے اور آپ کے یاروں کے اور سلام بھیجو بھیجنے کے لائق۔

عربی  
حمد باری تعالیٰ  
اور  
نعتیں



## حمد باری تعالیٰ

الْحَمْدُ لِلَّهِ هُوَ شَافٍ لِسَقِيمٍ وَالشُّكْرُ لِمَنْ أَرْحَمُ مِنْ كُلِّ رَحِيمٍ

سب تعریف اللہ تعالیٰ کیلئے جو بیمار کو شفا دینے والا ہے اور شکر اس کیلئے جو کہ سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر ہے

الْعَالِمُ وَالْوَّاحِدُ وَالْبَاقِي أَبَدًا وَالْغَافِرُ لِلذَّنْبِ جَدِيدٍ وَقَدِيمٍ

سب کچھ جاننے والا اور اکیلا اور ہمیشہ باقی رہنے والا اور بخشنے والا اول سے گناہ کے نئے اور پرانے

الظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَالنَّافِعُ حَقٌّ الرَّازِقُ لِلْعَبْدِ وَأَنْ كَانَ آثِيمٍ

ظاہر اور باطن اور سچا نفع دینے والا رزق دینے والا بندے کیلئے اگرچہ بندہ گنہگار

الْحَاكِمُ وَالنَّافِذُ لِلْحُكْمِ سَرِيعًا لِأَمَانِعَ مَا يُوصِلُ مِنْ فَضْلِ كَرِيمٍ

حکم کرنے والا اور جاری کرنے والا واسطے حکم جلدی نہیں روکنے والا کوئی اسکو جو پہنچا، اسکے فضل و کرم

الْعَالِمُ وَالنَّاطِرُ فِي كُلِّ أَوَانٍ وَالْحَافِظُ مِنْ نَارِ سَعِيرٍ وَجَحِيمٍ

جاننے والا اور دیکھنے والا درمیان ہر وقت کے اور بچانے والا آگ جلانے والی دوزخ سے

## عربی نعتیں

حضرت خولجا ابو طالب بن عبد المطلب

وَاللّٰهُ لَنْ يَّصِلُوْا اِلَيْكَ بِجَمْعِهِمْ  
حَتّٰى اَوْ سَدَّ فِى التُّرَابِ دَفِينًا

ترجمہ :- خدا کی قسم وہ اپنی جمعیت کے ساتھ تجھ تک نہیں پہنچ سکتے۔ جب تک مجھے  
دفن کر کے مٹی میں ٹیک لگا کر لٹانہ دیا جائے۔

فَاُصْدَعُ بِأَمْرِكَ مَا عَلَيْكَ غَضَاظُهُ  
وَالْبَشَرُ وَقَرَّبِذَاكَ عَنْكَ عُيُونًا

ترجمہ :- تو اپنا کام کئے جا۔ تجھ پر کسی قسم کی تنگی نہیں ہے۔ اور خوش رہ اور اس کام  
کے ساتھ اپنی آنکھیں ٹھنڈی کئے جا۔

وَدَعَوْتِنِيْ وَزَعَمْتَ اِنِّىْ نَاصِحِيْ  
وَلَقَدْ صَدَقْتَ وَكُنْتَ ثَمَّ اٰمِيْنَا

ترجمہ :- تو نے مجھے دعوت دی اور تیرا خیال ہے کہ تو میرا خیر خواہ ہے۔ تو نے سچ کہا  
اور پھر تو تو ایک امانت دار رہ چکا ہے۔

وَعَوَضْتَ دِيْنًا لَا مُحَالَاتَةَ اِنَّ  
مِنْ خَيْرِ اَدْيَانِ الْبَسْرِئَةِ دِيْنًا

ترجمہ :- اور تو نے وہ دین پیش کیا جو یقیناً دنیا کے ادیان میں بہترین دین ہے۔

## حضرت حمزہ بن عبدالمطلب بن ہاشم

حَدَّثَنَا اللَّهُ حِينَ فَوَّادِي  
 میں نے خدا کا شکر ادا کیا جب اُس نے میرے دل کو  
 لِدِينٍ جَاءَ مِنْ رَبِّ عَزِيزٍ  
 اس دین کی جو عظمت و عزت والے پروردگار کی طرف سے آیا ہے  
 إِذَا تُلِيَتْ رَسَائِلُهُ عَلَيْنَا  
 جب اُس کے پیغاموں کی تلاوت ہمارے سامنے کی جاتی ہے  
 رَسَائِلُ جَاءَ أَحْمَدُ مِنْ هَذَا هَا  
 وہ پیغامات جن کی ہدایتوں کو احمد لے کر آئے  
 وَأَحْمَدُ مُصْطَفَىٰ فِينَا مُطَاعًا  
 اور احمد ہم میں برگزیدہ ہیں جنکی اطاعت کی جاتی ہے  
 فَلَا وَاللَّهِ نُسَلِمُهُ لِقَوْمٍ  
 تو خدا کی قسم ہم ان کو اس قوم کے حوالے بھی نہیں کریں گے  
 إِلَىٰ الْإِسْلَامِ وَالَّذِينَ الْمُنِيفِ  
 اسلام اور بلند ترین دین کی تو منیق بخشی  
 خَيْرٍ بِالْعِبَادِ بِهِمُ لَطِيفٍ  
 جو نبیوں کے تمام حسابات سے باخبر اور ان پر بڑا مہربان ہے  
 تَخَدَّرُ مَعَ ذِي اللَّبِّ الْحَصِيفِ  
 تو ہر صفاً عقل اور صفاً الرأفة کے آنسو رواں ہو جاتے ہیں  
 بآيَاتٍ مُّبَيِّنَةٍ الْحُرُوفِ  
 واضح الفاظ و حروف والی آیتوں میں  
 فَلَا تَفْشُوهُ بِالْقَوْلِ الْعَنِيفِ  
 لہذا تم ان کے سامنے ناملائم لفظ بھی منہ سے نہ نکالنا  
 وَلَمَّا نَقَضَ فِيهِمُ بِالسُّيُوفِ  
 جن کے بارے میں ہم نے ابھی ہواؤں سے فیصلہ نہیں کیا،



## حضرت عباس رضی بن عبدالمطلب

مُسْتَوْدِعٌ حَيْثُ يُخْصَفُ الْوَرَقُ

اُس منزل محفوظ میں تھے جہاں پتوں سے بدن ڈھانپا گیا

أَنْتَ وَلَا مُضْغَةً وَلَا عَلَقًا

نہ گوشت پوست اور نہ لہو کی پھٹکی

الْجَمَّ نَسْرًا وَأَهْلُهُ الْغَرِقُ

جب سیلاب کی موجیں چوٹی کو چھو رہی تھیں اور لوگ ڈوب رہے تھے

إِذَا مَضَى عَالَمٌ بَدَا طَبَقُ

پھر جب ایک عالم گزر چکا مرتبہ حال کا ظہور ہوا

فِي صَلْبِهِ أَنْتَ كَيْفَ يَخْتَرِقُ

آپ اُن کی صلب میں تھے تو وہ کیسے جلنے

خِذْفٍ، عَلِيَاءَ تَحْتَهَا النُّطْقُ

خندف جیسی رفیع المرتبہ خاتون کا ہے جس کا دامن زمین پر ٹوٹا تھا

رُضٌ وَضَاءَةٌ بِنُورِكَ الْأُفُقُ

اور روشن ہو گئے آفاقِ سماوی آپ کے نور سے

مِنْ قَبْلِهَا طَبَّتْ فِي الظَّلَالِ وَفِي

آپ اس سے پہلے سایہِ خاص میں بسر کر رہے تھے اور

ثُمَّ هَبَطْتَ الْبِلَادَ وَلَا بَشْرًا

پھر آپ بستی میں اترے، مگر نہ تو آپ ابھی بشر تھے

بَلْ نُطْفَةٌ تَرْكَبُ السِّفِينَ وَقَدْ

بلکہ وہ آپ صافی، جو کشتیوں پر سوار تھا

تُنْقَلُ مِنْ صَالِبِ إِلَى رَحِيمِ

منتقل ہوتا رہا صلب سے رحم کی طرف

وَرَدَّتْ نَارَ الْخَلِيلِ مُكْتَمًا

آپ آتشِ خلیل میں اترے، چھپے چھپے،

حَتَّى اِحْتَوَى بَيْتَكَ الْمُهَيْمِنِ مِنْ

تا آنکہ آپ کا محافظ وہ صاحبِ شوکت گھرانہ ہوا جو

وَأَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَ أَشْرَقْتَ الْأَ

اور آپ جب پیدا ہوئے تو چمک اٹھی زمین

فَنَحْنُ فِي ذَلِكَ الضِّيَاءِ وَفِي النُّ

تو اب ہم لوگ اسی روشنی اور اسی نور میں

وَرِوَسِبَلِ الرَّشَادِ نَخْتَرِقُ

ہیں اور ہدایت و استقامت کی راہیں نکال رہے ہیں

## حضرت علی مرتضیٰ رضی

بأشوابه أسي على هالك توى  
کے غم میں غمگین ہوں جو خاک میں جا بسا

أمن بعد تكفين النبي ودفيه  
نبی کو کپڑوں میں کفن دینے کے بعد میں اس مرنے والے

بذاك عديلاً ما حيينا من الروى  
جب تک ہم خود جی رہے ہیں ان جیسا ہرگز نہیں دیکھیں گے

زرانا رسول الله فينا فلن نرى  
رسول اللہ کی موت کی مصیبت ہم پر نازل ہوئی اور اب

له معقل حرمنا حريم من الروى  
سے پناہ اور حفاظت حاصل ہوتی تھی

وكان لنا كالحصن من دون أهله  
رسول اللہ ہمارے لئے ایک مضبوط قلعہ تھے کہ ہر دشمن

صباحاً مساءً راح فينا أو اغتدى  
صبح بھی اور شام بھی جب وہ ہم میں چلتے پھرتے یا صبح کو گھر نکلے

وكتابمراه نرى التور والهدى  
ہم جب ان کو دیکھتے تو سر اپا نور و ہدایت کو دیکھتے

نهاراً فقد زادت على ظلمة الدجى  
دن، کالی رات سے زیادہ تاریک ہو گیا۔

لقد غشيتنا ظلمة بعد موتيه  
ان کی موت کے بعد ہم پر ایسی تاریکی چھا گئی جس میں

وياخير مبيت ضمة التراب الترى  
بہتر آپ میں اور آپ ان تمام مردوں میں جن کو خاک نے چھپایا ہے سب بہتر

فياخير من ضم الجواغ والحشا  
انسانی بدادوں کے پہلو جتنی شخصیتوں کو چھپائے ہیں ان میں سب

سَفِينَةٌ مُّوجٍ حِينٍ فِي الْبَحْرِ قَدْ سَمَا  
پڑ گیا ہے جو سمندر کے اندر اونچی موجوں میں گھری ہوئی ہے

كَانَتْ أُمُورُ النَّاسِ بَعْدَكَ كَضَمْتِ  
گو یا معاملہ انسانی آپ کی موت کے بعد ایک کشتی میں

لِفَقْدِ رَسُولِ اللَّهِ إِذْ قِيلَ قَدْ مَضَى  
کی وفات کی وجہ سے جب یہ کہا گیا کہ رسول گزر گئے

فَضَاقَ فِضَاءَ الْأَرْضِ عَنْهُمْ بِرَحْمَةِ  
زمین اپنی وسعت کے باوجود تنگ ہو گئی رسول اللہ

كَصَدْعِ الصَّفَا لَا لِلصَّدْعِ فِي الصَّفَا  
جیسے چٹان میں شکاف پڑ جائے اور چٹان کے شکاف کی اصلاح کہاں ممکن ہے

فَقَدْ نَزَلَتْ لِلْمُسْلِمِينَ مُصِيبَةٌ  
مسلمانوں پر ایک ایسی مصیبت نازل ہوئی ہے

وَلَكِنْ يَجْبِرُ الْعَظِيمُ الَّذِي مِنْهُمْ وَهِيَ  
اور وہ کمزوری جو پیدا ہو گئی ہے اس کی تلافی ممکن نہیں ہے

فَلَنْ يَسْتَقِيلَ النَّاسُ تِلْكَ مُصِيبَةً  
اس مصیبت کو لوگ برداشت نہیں کر سکیں گے

وَفِي كُلِّ وَقْتٍ لِلصَّلَاةِ يَهِيْجُهُ  
اور ہر نماز کے وقت بلائیں ایک نیا ہیجان پیدا کرتی ہیں  
بِإِلَّهِ وَ يَدْعُو بِاسْمِهِ كَمَا دَعَا  
جب کہ وہ (بلائی) ان کا نام لے کر پکارتے ہیں۔

# حضرت فاطمہ الزہراءؑ

المتوفى سنة  
٦٣٢هـ

الْأَيْتَمَّ مَدَى الرَّامِ غَوَالِيَا

تعب کیلئے اگر وہ ساری عمر کوئی اور خوشبو سونگھے

صُبَّتْ عَلَى الْيَوْمِ عُدْنَ كِيَالِيَا

یہ مصیبتیں دنوں پر تو تیں تو دن راتوں میں تبیلن جاتے

تَمَسُّ النَّهَارِ وَأَطْلَمَ الْأَرْفَانَ

دن کا سورج اور تار یک ہو گیا سارا زمانہ

أَسْفَا عَلَيْهِ كَثِيرَةَ الْأَخْرَانِ

ان کے غم میں ڈوبی ہوئی سہرا پا

يَا فخرَ مَنْ طَلَعَتْ لَهُ النَّيْرَانِ

فخر تو صرف ان کیلئے ہے جن پر روشنیاں چمکیں

مَا ذَا عَلَى مَنْ تَرَبَّهَ أَحْمَدُ

جس نے ایک مرتبہ بھی خاک پاتا احمد مجتبیٰ سونگھ لی

صُبَّتْ عَلَى مَصَابِبُ كُوَانَهَا

(حوض کی جڑائی میں) وہ مصیبتیں مجھ پر ٹوٹی ہیں

إِغْبَرَا فَاقُ السَّمَاءِ وَكُورَتْ

آسمان کی پہنائیاں غبار آلود ہو گئیں اور لپیٹا گیا

وَالْأَرْضُ مِنْ بَعْدِ النَّبِيِّ كَيْبَةُ

اور زمین نبی کریم کے بعد مبتلائے درد ہے

فَلْيُبَكِّهِ شَرْقُ الْبِلَادِ وَعَرْبُهَا

اب آسویہائے مشرق بھی اور مغرب بھی اٹکی جلدانی پر

يَا خَاتَمَ الرُّسُلِ الْمُبَارَكِ صِنْوَةً

اے آخری رسول آپ برکت سعادت کی جینے فیض ہیں

صَلَّى عَلَيْكَ مُنَزَّلُ الْقُرْآنِ

آپ پر تو قرآن نازل کرنا والے نے بھی درود سلام بھیجا

## حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

المتوفی سنہ ۶۳۴ھ

يَا عَيْنُ فَاْبِسْكِ وَلَا تَسْأَمِي ۝ وَحَقَّ الْبُكَاءُ عَلَى السَّيِّدِ  
 تو اے آنکھ خوب رو، اب یہ آنسو نہ تمہیں  
 عَلَى خَيْرِ خِندَفٍ عِنْدَ الْبَلَاءِ ۝ إِمْسَى يُغَيَّبُ فِي الْمَلْحَدِ  
 خندف کے بہترین و سرزند پر آنسو بہا، جو غم و الم کے هجوم میں سرشام گوشہ عافیت میں چھپا دیا گیا  
 فَصَلَّى الْمَلِيكَ وَلِيَّ الْعِبَادِ ۝ وَرَبُّ الْعِبَادِ عَلَى أَحْمَدٍ  
 مالک الملک بادشاہ عالم، بندوں کا والی  
 فَكَيْفَ الْحَيَاةُ لِفَقْدِ الْجَبِيْبِ ۝ وَنَزَيْنَ الْمَعَاشِرِ فِي الْمَشْهَدِ  
 اب کیسی زندگی، جو حبیب ہی بچھڑ گیا  
 فَكَيْفَ الْمَمَاتُ لَنَا كُنَّا ۝ فَكُنَّا جَمِيْعًا مَعَ الْمَهْتَدِي  
 کاش موت آتی تو ہم سب کو ایک ساتھ آتی  
 آخراً ہم سب اس زندگی میں بھی ساتھ ہی تھے

## اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ حَضْرَتِ عَائِشَةَ صَدِيقِيْهِ

المتوفی سنہ ۶۴۴ھ

مَتَى يَبْدُ فِي الدَّاحِي الْبُهِيْمِ جَبِيْنُهُ ۝ يَلْعُجُ مِثْلَ مِصْبَاحِ الدُّجَى الْمُتَوَقَّدِ  
 اندھیری رات میں ان کی پیشانی نظر آتی ہے  
 فَمَنْ كَانَ أَوْ مَنْ قَدْ يَكُونُ كَأَحْمَدِ ۝ تُو اس طرح چمکتی ہے جیسے روشن چراغ  
 أَحْمَدُ مَجْتَبِيَّ كَيْسَا كُونُ تَهَا أَوْ رَكُونُ هُوَ كَا ۝ نِظَامٌ لِحَقِّ أَوْ زَكَالُ لِمَلْحَدِ  
 حق کا نظام قائم کرنا اور محدود کو سراہنا بڑھانے والا

## حضرت عمر فاروق رضی

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَظْهَرَ دِينَهُ  
 کیا نہیں دیکھا تم نے کہ اللہ نے اپنے دین کو غالب کر دیا  
 عَلَى كُلِّ دِينٍ قَبْلَ ذَلِكَ حَائِدٌ  
 ہر اُس دین پر جو اس سے پہلے تھا حق سے پھرا ہوا  
 وَاسْلَبَهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ بَعْدَ مَا  
 اور اللہ نے اہل مکہ کو محروم کر دیا حضور سے جب  
 تَدَاعَوْا إِلَى أَمْرِ مِنَ الْغَيِّ فَاسِدٌ  
 اُن لوگوں نے گمراہی کے خیال فاسد یعنی قتل پر کمر باندھی  
 مَسْؤَمَةٌ بَيْنَ الزُّبَيْرِ وَخَالِدٍ  
 جن کی باگیں چھوٹی ہوتی تھیں، زبیر و خالد کے درمیان  
 غَدَاةَ أَجَالِ الْخَيْلِ فِي عَرَصَاتِهَا  
 اور پھر وہ صبح جب گھوڑے اس کے میدانوں میں جو لائیاں رکھانے لگے

فَأَمْسَى رَسُولُ اللَّهِ قَدْ عَزَّزَ نَصْرَهُ  
 پس رسول اللہ کو اللہ کی نصرت نے غلبہ بخشا  
 وَأَمْسَى عَدَاةُ مِنْ قَتِيلٍ وَشَارِدٍ  
 اور ان کے دشمن مقتول ہوئے اور شکست کھا کے بھاگے

## حضرت عثمان غنی رضی

وَحُقَّ الْبُكَاءُ عَلَى السَّيِّدِ  
 اپنے سردار پر آنسو بہانا تو لازم آچکا  
 فَيَا عَيْنِي ابْكِي وَلَا تَسَامِي  
 تو اے میری آنکھ آنسو بہا اور نہ تھک

## از حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الصُّبْحُ بَدَا مِنْ طَلْعَتِهِ وَاللَّيْلُ دَخَى مِنْ وَفْرَتِهِ

صبح ظاہر ہوئی آپ (آنحضور) کی پیشانی سے اور رات رونا ہوئی آپ کی زلفوں سے

فَاقَ الرُّسُلَ فَضْلًا وَعُلَا أَهْدَى السُّبُلَ لِدَاكَلَيْتِهِ

آپ سبقت لے گئے تمام پیغمبروں پر بزرگی اور بلندی میں: دین کے تمام راستے روشن ہو گئے آپ کی رہنمائی سے

كَتَبَ الْكَرَمَ مَوْلَى النَّعَمِ هَادِيَ الْأُمَمِ لِشَرِيْعَتِهِ

آپ بخشش کے خزانے اور رحمتوں کے مالک ہیں: تمامی امت کو راہ ہدایت دکھانے والے اپنی شریعت سے

أَزْكَى النَّسَبِ أَعْلَى الْحَسَبِ كَلَّ الْعَرَبُ فِي خِدْمَتِهِ

بہت پاکیزہ نسب والے اعلیٰ خاندان والے: تمام عرب (کل جہان) آپ کی خدمت میں ہیں

سَعَتِ الشَّجَرُ، نَطَقَ الْحَجَرُ شَقَّ الْقَمَرُ بِإِشَارَتِهِ

دوڑے آئے درخت کلام کیا پتھروں نے: دو ٹکڑے ہو گیا چاند آپ کی انگلیوں کے اشارے سے

وَالرَّبُّ دَعَى لِحَضْرَتِهِ جِبْرِيلُ أُنَى لَيْلَةِ أُسْرَى

جبریل علیہ السلام آئے معراج کی رات آپ کے پاس اور اللہ تعالیٰ نے بلایا آپ کو اپنے سامنے

عَنْ مَا سَلَفًا مِنْ أُمَّتِهِ نَالَ الشَّرْفَ وَاللَّهُ عَفَا

آپ کی بدولت لوگوں کو بزرگیاں حاصل ہوئیں اور اللہ تعالیٰ نے معاف فرمائے وہ گناہ جو امت نے کئے تھے

فَمُحَمَّدٌ نَا هُوَ سَيِّدُنَا وَالْعِزُّ لَنَا لِجَابَتِهِ

پس محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سردار ہیں اور ہمارے لئے عزت ہے آپ کے قبول فرمانے میں

## حضرت کعب بن زہیر

فَقَدْ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ مُعْتَذِرًا  
میں اللہ کے رسول کی خدمت میں عذر خواہ ہو کر پہنچا

وَالْعَفْوُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ مَقْبُولٌ  
اور معافی و درگزر تو اللہ کے رسول کے نزدیک پسندیدہ ہے

لَقَدْ أَقَوْمٌ مَقَامًا لَوْ يَقُومُ بِهِ  
میں اس مقام پر کھڑا تھا کہ اگر وہاں ہاتھی بھی

أَرَى وَأَسْمَعُ مَا لَوْ يَسْمَعُ الْفِيلُ  
کھڑا ہوتا اور ہاتھی وہ دیکھتا اور سنتا جو میں دیکھ اور سنتا

لَظَلَّ يَرْعُدُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ لَهُ  
تو یقیناً کانپنے لگتا اگر اللہ کے حکم سے

مِنَ الرَّسُولِ بِإِذْنِ اللَّهِ تَنْوِيلٌ  
رسول اللہ کی طرف سے جو دروسخا اور بخشش عطا نہ ہوتی

حَتَّى وَضَعْتُ يَمِينِي لَا أَنَا زَعَةُ  
یہاں تک کہ میں نے اپنا داہنا ہاتھ بگیری مناتشے کے

فِي كَفِّ ذِي نِقْمَاتِ قَبِيلَةِ الْقَيْلِ  
اس ہاتھ میں دے دیا جو کئے کی نزامے سکتا تھا اور بن کا قول تو لے لیتا

إِنَّ الرَّسُولَ لَسَيْفٌ يُسْتَضَاءُ بِهِ  
بیشک رسول اللہ وہ سیف ہیں جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے

مُهَنَّادٌ مِنْ سَيُوفِ اللَّهِ مَسْكُولٌ  
وہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک کھنپی ہوئی تلوار ہیں۔



## امام زین العابدین رضی، علی السجاد بن الحسین رضی

اِنْ نِلْتِ يَا رُوْحَ الصَّبَا يَوْمًا اِلَى اَرْضِ الْحَرَمِ  
 اے باد صبا اگر تیرا گزر سرزمین حرم تک ہو  
 مَنْ وَجَّهَهُ شَمْسُ الضُّحَى، مَنْ خَدَّهٗ بَدْرُ الدُّجَى  
 وہ جن کا چہرہ نور مہ نیروز ہے اور جن کے رخسار تاباں ماہ کابل  
 قَرَأْنَهُ، بُرْهَانُنَا فِسْحَا اِلَادِيَانٍ مَقَصَّتْ  
 اُن کا رلایا ہوا قرآن ہمارے لئے واضح دلیل ہے جس نے ماضی کے امام زین کو منسوخ کر دیا  
 اَكْبَادُنَا مَجْرُوحَةٌ مِنْ سَيْفِ هَجْرِ الْمُصْطَفَى  
 ہمارے جگر زخمی ہیں فراق مصطفیٰ کی تلوار سے  
 يَا لَيْتَنِي كُنْتُ كَمَنْ يَتَّبِعُ نَبِيًّا عَالِمًا  
 کاش میں اُس کی طرح ہوتا جو نبی کی پیروی علم کے ساتھ کرتا ہے  
 يَا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ اَنْتَ شَفِيْعُ الْمُنْذِرِيْنَ  
 اے رحمتِ عالم آپ گنہگاروں کے شفیع ہیں  
 بَلِّغْ سَلَامِي رَوْضَةً فِيْهَا النَّبِيُّ الْمُحْتَرَمُ  
 تو میرا سلام اس روضہ کو پہنچا جس میں نبی محترم تشریف فرما ہیں  
 مَنْ ذَاتُهُ نُورٌ هُدًى، مَنْ كَفَّ بِحُرِّهِمُ  
 جن کی ذات نور ہدایت ہے، جن کی تھیلی سخاوت میں دیا  
 اِذْ جَاءَنَا اَحْكَامُهُ، كُلُّ الصُّحُفِ صَارَ الْعَدَمُ  
 جب اُس کے احکام ہمارے پاس آئے تو پچھلے سارے صحیفے معدوم ہو گئے  
 طُوبَى لِاَهْلِ بَلَدَةٍ فِيْهَا النَّبِيُّ الْمُحْتَشَمُ  
 خوش نصیبی اُس شہر کے لوگوں کی ہے جس میں نبی محتم ہیں  
 يَوْمًا وَكَيْلًا دَائِمًا وَاَرْزُقْ كَذَا لِي بِالْكَرَمِ  
 دن اور رات ہمیشہ (مے خدا) ہی صورت اپنے کرم سے عطا فرما  
 اَكْرَمُ لَنَا يَوْمَ الْحَزِيْنِ فَضْلًا وُجُودًا وَاَلْكَرَمِ  
 ہمیں قیامت کے دن فضل و سخاوت اور کرم سے عزت بخشے

يَا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ اَدْرِكْ لِيْ زَيْنَ الْعَابِدِيْنَ

اے رحمتِ عالم زین العابدین کو سنبھالنے

مَحْبُوْسٍ اَيْدِي الظَّالِمِيْنَ فِي الْمَوْكِبِ الْمُرْدَمِ

وہ ظالموں کے ہاتھوں میں گرفتار حیرانی و پریشانی میں ہے

## حضرت عبداللہ بن رواحہ

الشہید سنیہ  
۴۲۹ھ

رُوحِي الْفِدَاءِ لِمَنْ أَخْلَقَ شَهَادَتُ  
میری جان ان پر خدا جن کے اخلاق شاہد ہیں  
عَمَّتْ فَضَائِلُهُ كُلَّ الْعِبَادِ كَمَا  
ان کے فضائل بلا امتیاز سب بندشوں کیلئے عام ہیں  
لَوْلَمْ يَكُنْ فِيهِ آيَاتٌ مُّبِينَةٌ  
اگر ان کی صداقت پر مہر ثبت کر نہ ہو ای نشانیاں تو ہیں  
يَا نَبِيَّ خَيْرِ مَوْلُودٍ مِنَ الْبَشَا  
کہ وہ بنی نوع انسان میں افضل ترین ہیں  
عَمَّ الْبَرِّيَّةَ ضَوْءُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ  
جس طرح سورج اور چاند ساری مخلوق کیلئے عام ہے  
كَانَتْ بَدِيهَتُهُ عَنِ الْخَبَرِ  
تو خود ان کی واضح شخصیت انکی صداقت کافی تھی

## امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی

يَا سَيِّدَ السَّادَاتِ جِئْتُكَ قَاصِدًا  
اے سرداروں کے سردار! میں آپ کے حضور آیا ہوں  
وَاللَّهِ يَا خَيْرَ الْخَلَائِقِ إِنِّي لِي  
اللہ کی قسم اے بہترین خلایق! میرا دل صرف  
أَنْتَ الَّذِي كَوْلَاكَ مَا خَلِقَ امْرَأً  
آپ اگر نہ ہوتے تو پھر کوئی شخص ہرگز پیدا نہ کیا جاتا  
أَرْجُو رِضَاكَ وَاحْتِمَى بِحِمَاكَ  
آپ کی خوشنودی کا امیدوار، آپ کی پناہ کا طلبگار  
قَلْبًا مَشُوقًا لَا يَرُومُ سِوَاكَ  
آپ کی محبت سے لبریز ہے، وہ آپ کے سوا کسی کا طالب نہیں  
كَلَّا وَلَا خُلِقَ الْوَرَايَ كَوْلَاكَ  
اور اگر آپ مقصود نہ ہوتے تو یہ مخلوقات پیدا نہ ہوتیں

أَنْتَ الَّذِي لَمَّا تَوَسَّلَ آدَمُ  
آپ وہ ہیں کہ جب حضرت آدم نے آپ کا توسل اختیار کیا

مِنْ نَرَالَةِ بِكَ فَازَ وَهُوَ أَبَاكَ  
اپنی لغزش پر، تو کامیاب ہوئے حالانکہ وہ آپ کے جد بزرگوار ہیں

وَبِكَ الْخَلِيلُ دَعَا فَعَادَتْ نَارُهُ  
اور آپ ہی کے وسیلے سے حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے دعا کی

بَرْدًا وَقَدْ خَمَدَتْ بِنُورِ سَنَّاكَ  
اُن کی آگ سرد ہو گئی، وہ آگ آپ کے نور کی برکت بج گئی

وَدَعَاكَ أَيُّوبُ لِضُرِّ مَسَّهُ  
اور حضرت یوب نے اپنی بیماری میں آپ کے وسیلے سے دعا کی

فَأَزِيلَ عَنْهُ الضَّرْحَيْنِ دَعَاكَ  
تو ان کی دعا مقبول ہوئی اور بیماری دور ہو گئی

وَبِكَ الْمَسِيحُ أَتَى بِبَشِيرًا مُخْبِرًا  
اور آپ ہی کے ظہور کی خوشخبری لے کر حضرت مسیح آئے

بِصِفَاتِ حُسْنِكَ مَا دَحَا لِعُلَاكَ  
انہوں نے آپ کے حسن جمال کی مدح و ثنا کی اور آپ کے رب بلند کی بڑی

وَكَذَلِكَ مُوسَى لَمَّا نَزَلَ مُتَوَسِّلًا  
اور اسی طرح حضرت موسیٰ بھی آپ کا وسیلہ اختیار کئے رہے

بِكَ فِي الْقِيَمَةِ مُحْتَمِي بِحِمَاكَ  
اور قیامت میں بھی آپ ہی کی حمایت کے طالب رہیں گے

وَهُودٌ وَيُوسُفُ مِنْ بَهَاكَ تَجَمَّلَا  
اور حضرت ہود اور حضرت یوسف نے بھی آپ ہی کے حسن زینت پائی

وَجَمَالَ يُوسُفُ مِنْ ضِيَاءِ سَنَّاكَ  
اور حضرت یوسف کا جمال بھی آپ ہی کے جمال باعفا کا پڑا تھا

قَدْ فُتَّتْ يَا طَهُ جَمِيعَ الْأَنْبِيَاءِ  
اے ظہ لقب! آپ کو تمام انبیاء پر برتری حاصل ہوئی

طَرًّا فَسُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَاكَ  
پاک ہے وہ جس نے ایک رات کو اپنے ملکوت کی سیر کرائی

وَاللَّهُ يَا يُسَيْبِينَ مِثْلَكَ لَمْ يَكُنْ  
خدا کی قسم! اے یسین لقب! آپ جیسا تو تمام مخلوق میں

فِي الْعَالَمِينَ وَحَقٌّ مَنْ أَنْبَاكَ  
نہ کوئی ہوا ہے نہ ہوگا قسم ہے اسی کی جس نے آپ کو مرسل بنا دیا

عَنْ وَصْفِكَ الشُّعْرَاءُ يَا مَدَّ تَرُّوْ عَجَزُوا وَكَلُّوا مِنْ صِفَاتِ عُلَاكَ

اے کلمی والے! آپ کے اوصاف ہیلہ بیان کرنے سے بڑے بڑے شعراء عاجز رہ گئے، آپ کے اوصاف عالیہ کسانے زبانیں بند ہوئی ہیں

بِكَ لِي قُلُوبٌ مُّغْرَمٌ يَا سَيِّدِي وَحُشَاشَةٌ مُحْشَوَةٌ بِهَوَاكَ

میرے سرکار! میرا حیر دل آپ ہی کا شیدا ہے اور میرے اندر تو آپ ہی کی محبت بھری ہوئی ہے

يَا أَكْرَمَ الثَّقَلَيْنِ يَا كَنْزَ الْوَرَى جُدِّي بِجُودِكَ وَارْضِنِي بِرِضَاكَ

اے تمام موجودات سے بزرگ و برتر! اے حاصل کائنات! مجھے اپنی بخشش عطا سے نوازیئے اور اپنی خوشنودی کی سرت بخشنے

أَنَا طَامِعٌ بِالْجُودِ مِنْكَ وَلَمْ يَكُنْ لِأَبِي حَنِيفَةَ فِي الْأَنَامِ سِوَاكَ

میں آپ کے جود و کرم کا دل سے طلبگار ہوں، کہ اس جہان میں ابو حنیفہ کے لئے آپ کے سوا اور کوئی نہیں ہے

صَلَّى عَلَيْكَ اللَّهُ يَا عَلَمَ الْهُدَى

اے ہدایت کے علم سر بلند! مشتاقان زیارت کے شوقی بے حد

مَا حَنَّ مُشْتَاقٌ إِلَى مَشْوَاكَ

کے مطابق، قیامت تک اللہ کا درود و سلام آپ پر نازل ہوتا ہے۔

مَنَامَاتٍ لَّا نَاشَاةَ وَلَا اللهُ صَا مُحَمَّدٍ دَهْلَوِي رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

فَلَسْتُ أَرَى إِلَّا الْحَبِيبَ مُحَمَّدًا

رَسُولُ إِلَهٍ الْخَالِقِ جَمُّ الْمُنَاقِبِ

میں بجز محمد کے کسی اور کو محبوب نہیں پاتا۔ وہ خداوند مخلوقات کے رسول ہیں

تمام مناقب کے جامع۔

وَمُعْتَصِمُ الْمَكْرُوبِ فِي كُلِّ غَمْرَةٍ  
وَمُنْتَجِعُ الْغُفْرَانِ مِنْ كُلِّ تَائِبٍ

ہر مصیبت میں مصیبت زدوں کا سہارا ہیں اور ہر توبہ کرنے والے کی مغفرت

چاہنے والے۔

مَلَاذِعِبَادِ اللَّهِ مَلْجَأٌ خَوْفِهِمْ  
إِذَا جَاءَ يَوْمٌ فِيهِ شَيْبُ الذَّوَابِ

خدا کے بندوں کے مادی ہیں اور خوف و ہراس میں ان کے ملجا۔ اس دن جب

ہر جوانی پر بڑھاپا آجائے گا

عَلَامَةُ حَضْرَتِ مَوْلَانَا شَاهِ عَبْدِ الْعَزِيزِ صَاحِبِ مَدِينَةِ دِهْلَوِي رَحِمَهُ اللَّهُ

ابنِ شَاهِ وَلِيِّ اللَّهِ مُحَمَّدِ دِهْلَوِي رَحِمَهُ اللَّهُ

فِيَارِيحِ الصَّبَا عَطْفًا وَرِفْقًا

إِلَى ذَاكَ الْحَمِي بَلِّغْ سَلَامِي

اے صبا! ازراہ لطف و کرم میرے اس حامی پشتیبان تک میرا سلام پہنچا دے

وَإِنْ جُرُثْتُمْ عَلَيَّ فَلِي غِيَاثٌ

بِبَابِ الْمُصْطَفَى خَيْرِ الْأَنَامِ

اے لوگو! اگر تم نے مجھ پر جو روستم کیا تو میرا فریاد رس موجود ہے۔ بارگاہِ مصطفیٰ کی صورت میں جو ساری دنیا سے اچھے ہیں۔

إِلَيْهِ تَوَجَّهْتُمْ وَلَهُ اسْتِنَادِي  
وَفِيهِ مَطَامِعِي وَبِهِ اعْتِصَامِي

انہیں کی طرف میری توجہ ہے اور انہیں پر میرا اعتماد۔ انہیں کی ذات میری آرزوؤں کا مرکز ہے میں نے انہیں کا دامن تھاما ہے۔

أَجْرُنِي سَيِّدِي مِنْ ضَمِيمٍ سَقِيمٍ  
أَشَدُّ عَلَيَّ مِنْ وَقْعِ الْحَسَامِ

مجھے نجات دلو ایسے میرے آقا۔ بیماری کے ظلم سے۔ جو مجھ پر تلوار کی ضرب سے زیادہ شدید ہے۔

سَلَامٌ بِحُضُورِ خَيْرِ الْأَنْبِيَاءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عشق

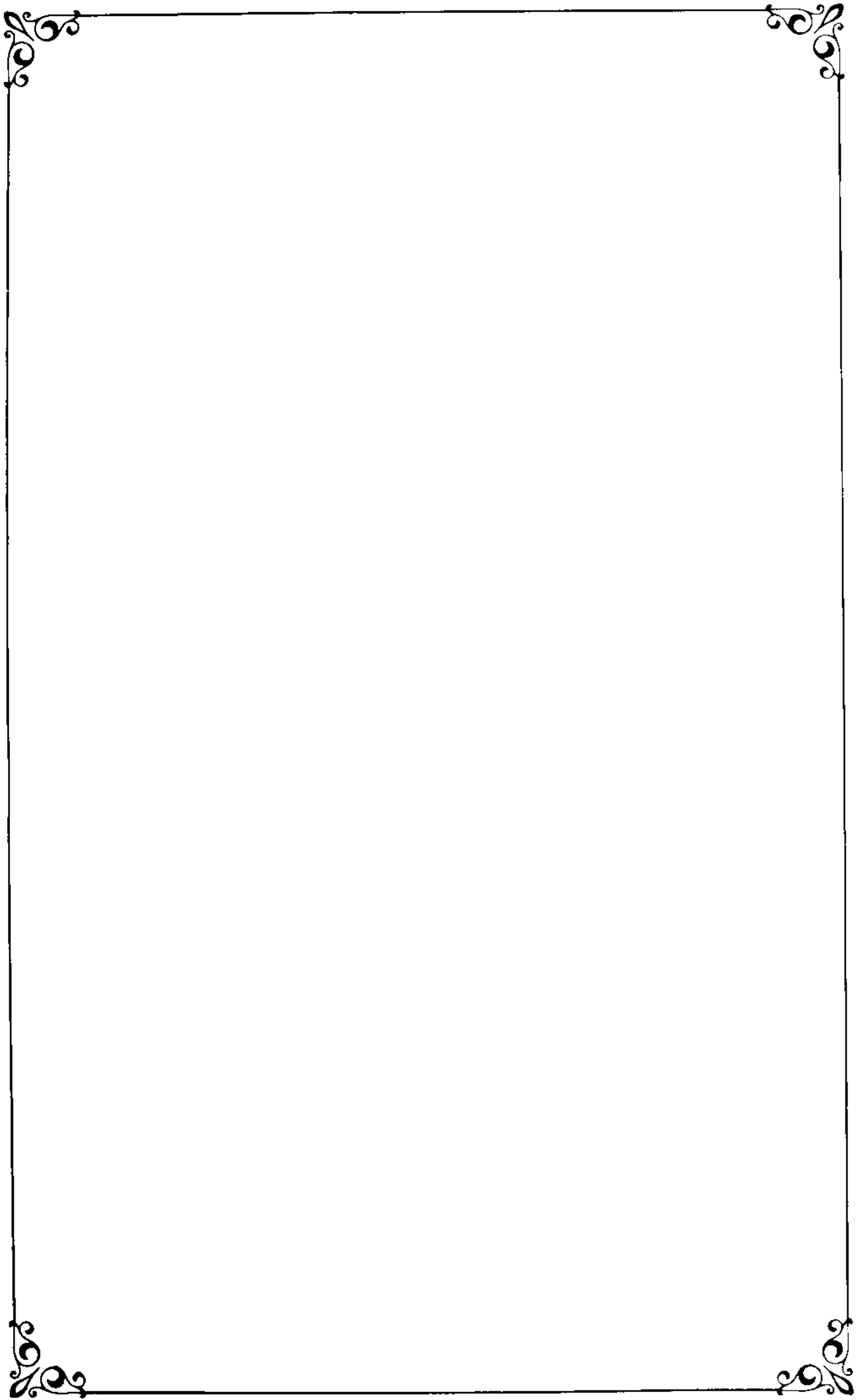
يَا نَبِيَّ الْهُدَى سَلَامٌ عَلَيْكَ	يَا شَفِيعَ الْوَرَى سَلَامٌ عَلَيْكَ
سَيِّدِ الْأَصْفِيَاءِ سَلَامٌ عَلَيْكَ	خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ سَلَامٌ عَلَيْكَ
مُحِبَّتِي مُصْطَفَى سَلَامٌ عَلَيْكَ	أَحْمَدٌ لَيْسَ مِثْلَكَ أَحَدٌ

وَاجِبُ حُبِّكَ عَلَى الْمَخْلُوقِ  
 أَعْظَمُ الْخَلْقِ أَشْرَفُ الشُّرَفَا  
 كَشِفَتْ مِنْكَ ظُلْمَةُ الظُّلْمَا  
 طَلَعَتْ مِنْكَ كَوْكَبُ الْعِرْفَانِ  
 مَهْبِطُ الْوَحْيِ مُنْزِلُ الْقُرْآنِ  
 كَيْفَ شَقَّ الْقَمَرَ بِإِشَارَتِهِ  
 إِنَّكَ مَقْصِدِي وَمَلْجَأِي  
 اشفِعي يا حبيبي يوم جزا  
 سيدي يا حبيبي مولاي  
 وليلة أسرى به قالت الأنبياء  
 لك مالي فدا لك جسمي فدا  
 لك أعمى فدا لك أبي فدا  
 يا حبيب العلى سلام عليك  
 أفضل الأزكياء سلام عليك  
 أنت بدر الدجى سلام عليك  
 أنت شمس الضحى سلام عليك  
 أنت نور الهدى سلام عليك  
 معجز الإدعاء سلام عليك  
 إنك مدعا سلام عليك  
 أنت شافعنا سلام عليك  
 لك روجي فدا سلام عليك  
 مرحبا مرحبا سلام عليك  
 لك عيني فدا لك أهلي فدا  
 كلنا لك فدا سلام عليك

هَذَا قَوْلُ غَلَامِكَ عِشْقِي  
 مِنْهُ يَا مُصْطَفَى سَلَامٌ عَلَيْكَ

فارسی  
حمد باری تعالیٰ  
اور  
نعتیں





## حمد باری تعالیٰ

از حضرت محبوب سبحانی سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

تا ابد یا رب ز تو من لطفہا دارم امید  
از تو گر امید برم از کجا دارم امید  
اے میرے رب کریم میں تجھ سے ہمیشہ لطف و کرم کی امید رکھتا ہوں۔  
اگر تجھ سے امید نہ رکھوں تو پھر کس سے امید رکھوں۔

ہم فقیرم ہم غریبم بیکس و بیمارِ ناتواں  
یک قدرح ز اں شربتِ دارالشفادارم امید  
میں فقیر ہوں ہمیں غریب ہوں بیکس اور ناتواں بیمار ہوں میں تیرے  
شفابخش شربت کے ایک جام کی امید رکھتا ہوں۔

نا امیدم از خود و از جملہ خلقِ جہاں  
از ہمہ نومیدم اما از تو می دارم امید  
میں نا امید ہوں اپنی ذات سے اور جملہ مخلوقات سے اور سب سے نا امید  
ہوں لیکن تجھ سے امید رکھتا ہوں۔

منتہائے کار تو دانم کہ آمرزیدن است  
زانکہ من از رحمتِ بے منتہا دارم امید

اے میرے مولا بالآخر تجھ کو مجھے بخشنا ہے۔ اس وجہ سے کہ میں تیری بے انتہا  
رحمت سے امید رکھتا ہوں۔

ہر کسے امید وارو از خدا و جسز خدا  
لیک عمری شد کہ از تو من ترا دارم امید

ہر شخص اے میرے مولا تجھ سے تیری اور تیرے علاوہ اور بھی چیزوں  
کی امید رکھتا ہے لیکن میں تجھ سے صرف تیری ہی ذات کی امید رکھتا ہوں۔

روشنی چشم من از گریہ کم شد اے حبیب

ایں زماں از خاک کویت تو تیا دارم امید

اے میرے حبیب رونے کے باعث میری آنکھوں کی روشنی کم ہو گئی۔

ایسی حالت میں اس وقت تیری گلی کی خاک کے سُرے کی امید رکھتا ہوں۔

مچی می گوید کہ خون من حبیب من برنجیت

بعد ازین کشتن ز تو من لطفہ دارم امید

مچی کہتا ہے کہ میرا خون میرے حبیب نے بہایا ہے۔ اس قتل کے بعد بھی

اسی کے لطف و کرم کی امید رکھتا ہوں۔

## مَقَالَاتِ حَضْرَتِ سَعْدِیِّ

بِیْنَامِ جِهَانِ دَارِ جَانِ آفْسَرِیْنِ  
حَکِیْمِ سَخْنِ دَرِ زَبَانِ آفْسَرِیْنِ

میں شروع کر رہا ہوں ایسے شہنشاہ کے نام سے جو کہ جانوں کو پیدا کرنے والا ہے اور ایسی عظیم حکمت والا ہے کہ زبان کو گویائی عطا فرماتی ہے۔

خداوندِ بخشنده و دستگیر  
کرے خطا بخش و پوزش پذیر

وہ ایسا رحیم و بردبار مالک ہے کہ گناہیوں کو معاف فرمانے والا اور سب کی مدد کرنے والا ہے اور ایسا کریم ہے کہ خطاؤں کو معاف کرنے والا اور غدر گناہ کو قبول کرنے والا ہے۔

عزیزیکہ از در گہش سر بتافت  
بہر در کہ شد ہیچ عزت نیافت

وہ ایسا مالک ہے کہ جس کسی شخص نے بھی اس کی بارگاہِ عالیہ سے منہ پھیرا تو خواہ کہیں بھی گیا اور کسی کی چوکھٹ پر دستک دی اس کو کہیں عزت نصیب نہ ہوتی۔

سربادشاہانِ گردنِ فرراز  
بدرگاہِ او بر زمین نیاز

بڑی بڑی اور اونچی اونچی گردنیں رکھنے والے بادشاہوں کے سر

اُس کے حضور جھکے ہوئے ہیں اور دم مارنے کی مجال نہیں رکھتے۔

دو کونش یکے قطرہ درجبرِ علم  
گنہ بدیند و پردہ پوشد بحلم

وہ ایسا زبردست صاحبِ عزت بادشاہ ہے کہ دونوں جہاں اسکے  
علم کے روبرو ایک قطرہ سے زیادہ نہیں ہیں وہ اپنی کرم نوازی کے باعث  
بندوں کے گناہوں کو دیکھتا ہے مگر پھر بھی پردہ پوشی فرماتا ہے۔

ادیم زمین شفسرہ عامِ اوست

چہ دشمن بریں خوانِ یغماچہ دوست

مُلک زمین اس شہنشاہ کی طرف سے اہلِ عالم کے لئے ایک عام دسترخوان  
کے مانند ہے۔ اس دسترخوانِ عام پر خواہ اس کے دوست ہوں یا دشمن  
سب کی ضیافت کا سامان مہیا ہے۔

چنساں پہن خوانِ کرم گترد

کہ سیرغ در قاف قسمت خورد

اس شہنشاہِ عالی مرتبت نے اس قدر کشادہ اپنے کرم کا دسترخوان  
بچھایا ہے کہ سیرغ دور دراز مقام کوہ قاف میں رہتے ہوئے اپنی روزی  
بآسانی حاصل کر لیتا ہے۔

مراورا سز و کبریا و منی

کہ ملکش قدیم است و دانش غنی

بزرگی و برتری صرف اُسی ذاتِ پاک کے لائق ہے کیونکہ اس کا ملک

ازلی اور اس کی ذات بہر نوح غنی ہے۔

یکے را بس بر نہد تاج بخت

یکے را بخاک اندر آرد ز تخت

وہ شہنشاہ اعظم ایسا صاحب کمال ہے کہ ہر روز کسی کے سر پر تاج

رکھتا ہے اور کسی کے سر سے تاج اتار کر اس کو قبر میں لے جاتا ہے۔

گلستاں کند آتھے بر خلیل

گروہے بآتش برد ز آب نیل

وہ شہنشاہ اپنی قدرت کاملہ سے حضرت خلیلؑ پر آگ کو باغ و بہار

بنا دیتا ہے اور ایک باغی گروہ کو دریائے نیل میں غرق کر دیتا ہے۔

پس پردہ بیند عملہای بد

ہمو پردہ پوشد بالائے خود

وہ شہنشاہ اعظم پس پردہ سب کے عملہائے بد کو دیکھتا ہے مگر اپنی ستاری

و غفاری کے سبب پردہ پوشی فرماتا ہے۔

تواں در بلاغت بسحباں رسید

نہ در کمنہ بیچوں سبحاں رسید

فصاحت و بلاغت میں ہم سبحان وائل تک پہنچ سکتے ہیں مگر ہم سبحان

(اللہ تعالیٰ) کے رازوں تک نہیں پہنچ سکتے۔

دریں بحر جز مرد داعی نرفت  
 گم آن شد کہ دنبال داعی نرفت  
 اللہ تعالیٰ کے بحر بے کراں کے اندر مرد داعی (نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم) کے سوا اور کوئی دوسرا نہیں گیا۔ وہ شخص گمراہ ہو گیا جس نے حضورِ والا  
 کا دامن نہیں پکڑا۔

کسانے کہ زیں راہ برگشته اند  
 برفتند بسیار و سرگشته اند  
 جن لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طریق کے سوا دوسرا  
 طریقہ اختیار کیا۔ اگرچہ بڑے مجاہدے کئے مگر ہدایت یاب نہیں ہو سکے۔  
 خلاف پیمبر کے رہ گزید  
 کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید  
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف جس کسی نے راستہ اختیار کیا وہ ہرگز  
 منزل تک نہیں پہنچے گا۔

مپند را سعدی کہ راہ صفا  
 تو اں رفت جز بر پے مصطفیٰ

اے سعدی ہرگز یہ نہ سمجھنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متابعت  
 کے بغیر پاکیزگی و نجات کا راستہ تم کو مل سکتا ہے۔

# حمکد باری تعالیٰ عزائمہ حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ

اے زخیال مابروں در تو خیال کے رسد  
طاہر مادراں ہوا بے پرو بال کے رسد  
اے میرے مولا تیری ذات پاک ہمارے وہم و گمان سے بالاتر ہے تو پھر  
تجھ تک ہمارا خیال کیونکر پہنچ سکتا ہے۔ اور ہماری عقل و دانش کا پرندہ تیرے  
میدانِ قیس میں کیونکر پرواز کر سکتا ہے۔

زاں چمنے کہ بلبلیش روحِ قدس نبی سزد  
گلخنیاں خاکِ رابوئے وصال کے رسد  
اے مولائے ماتیر مقام ایسے باغ سے ہے جہاں بلبلی روحِ القدس  
(جبرئیل علیہ السلام) بھی پر نہیں مار سکتا تو پھر اس زمین کے بھڑ بھونجوں کو تیرا  
وصال کیونکر نصیب ہو سکتا ہے۔

بر در بے نیازیت صد چو حسین کر بلا  
تشنہ بماند در گذر تا بزلال کے رسد

اے مولائے ماتیری بے پرواہ چوکھٹ پر حضرت حسین جیسے ہزاروں  
حضرات بحالتِ تشنگی دروازے ہی پر جان دے کر روانہ ہو گئے تو پھر اوروں  
کو تیرے دیدار کا شرف کیونکر حاصل ہو سکتا ہے۔



گر ہمہ مردم و ملک خاک شوند بر درت  
 دامن عزت ترا گرد زوال کے رسد  
 اے میرے مولا اگر تمامی انسان اور سارے فرشتے تیری بارگاہِ عالیہ  
 کے روبرو اگر ختم ہو جائیں اور کوئی بھی باقی نہ رہے، اس کے باوجود تیرے  
 جلال و جبروت کی عزت کے دامن کو ہرگز کوئی خلیل واقع نہیں ہو سکتا۔

## حمدِ باری تعالیٰ

علامہ حضرت مولانا عبد الرحمن نور الدین جاکھڑی رحمۃ اللہ علیہ

تعالیٰ اللہ زہے تیوم دانا  
 تو انائی وہ ہر ناتوانا  
 سبحان اللہ اے بزرگ و برتر۔ ہر کمزور کو طاقت عطا فرمانے والے۔  
 انیس خلوتِ شب زندہ داراں  
 رنیق روز در محنت گزاراں  
 شب بیدار لوگوں کی تنہائی کے غمخوار۔ دن میں محنت کرنے والوں کے  
 دلی دوست۔

زابر لطفِ او باد بہاری  
 کند خار و سن را آبداری  
 موسم بہار کی ہوائیں اس کے لطف و کرم کے بادلوں سے ہرخس و

خاشاک کو سرسبز و شاداب کرتی ہیں۔

خداوند ازہستی سادہ بودیم  
زبیم نیستی آزادہ بودیم  
اے ربّ قدیر ہم سب اپنی ہستی کا نام و نشان نہ رکھتے تھے اور نیستی  
کے خوف سے بے پرواہ تھے۔

نخست از نیست مارا ہست کردی  
بہ قید آب و گل پابست کردی  
سب سے پہلے تو نے مجھ کو نیست سے ہست فرمایا۔ پھر مٹی اور پانی سے  
ہماری تخلیق فرمائی۔

زضعف و ناتوانائی رہسانی  
ز نادانی بدانائی رساندی  
ہر ضعف و کمزوری سے نجات بخشی جہالت اور نادانی سے کاکر عقلت عطا فرمائی۔  
رہ فرمود نیہا کم سپردیم  
بہ نافرمود نیہا پافشردیم  
با اینہما ہم تیرے احکام پر عمل پیرا نہ ہو سکے بلکہ حکم عدولی میں مبتلا ہوئے۔  
تو نگذشتی ز دستور عنایت  
نہ پوشیدی ز ما نور ہدایت  
تو نے عنایت و کرم کے دستور کو ہم سے جدا نہ کیا اور ہم کو نور ہدایت سے

محروم نہ فرمایا۔

ازاں نور از تو گیسرم پوششے نیست  
چہ حاصل زانکہ از ما کوششے نیست  
اگرچہ اس نور سے میرے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں ہے مگر کیا حاصل  
جبکہ ہماری طرف سے کوشش کا فقدان ہے۔

زنا کوشیدن خود در خروشیم  
بدہ توفیق کوشش تا بکوشیم  
اپنی عقلمت اور عدم کوشش پر ہمیں بڑا افسوس ہے۔ ہمیں کوشش  
کی توفیق عطا فرماتا کہ کوشش میں لگ جائیں۔

دراں تنگی کہ ما با شیم و آہے  
زلطف خود بسا بکشائی را ہے  
اس تنگی یعنی قیصر کی حالت میں جبکہ ہمارے پاس آہ کے سوا کچھ نہ ہو تجھے  
ملتی ہوں کہ محض اپنے کرم سے سکون کا راستہ کھول دے۔

ازاں رُہ خواں سو درگاہ مارا  
بہ ایماں بر بروں ہمراہ مارا

بار الہا وہاں سے اپنی بارگاہ عالیہ کی جانب میری رہبری فرما اور  
نور ایمان کے ساتھ مجھ کو اپنی طرف بلا لے۔

## حَمْدِ بَارِي تَعَالَى

اے درہوائے مہر تو ذراتِ کائنات

اے درہوائے مہر تو ذراتِ کائنات

واقف نہ از کمایِ ذاتِ تو بیچِ ذات

اے باری تعالیٰ تیری محبت کی دُھن میں اس جہان کا ایک ایک ذرہ

مستغرق ہے اور حقیقت یہ ہے کہ جیسا چاہتے تیری ذات سے کوئی شخص بھی واقف نہیں ہے۔

شد چشمِ عقل خیرہ چو در مبداءِ ازل

حسنت نمود جلوہ در آئینہ صفات

روزِ اول جب تیرے حُسن نے صفات کے آئینے میں جلوہ گری کی تو سب

لوگوں کی عقل کی آنکھیں جیران و پریشان ہو کر رہ گئیں۔

ہر خستے از کُنشت شود کعبہ و گدگ

گر پر توئے جمال تو اُفتد بسو منات

اے محبوبِ اعظم اگر تیرے حُسن و جمال کا ایک عکس سو منات کے مندر

پر پڑ جائے تو اس بتخانے کی ایک ایک اینٹ کعبہ بن جائے۔

ہر جا کہ تافت بر تو انوارِ عزت

عزیمی ندید عزے و قدرے ندیدلات

اے مالک الملک جب تیری ذات کے انوار نے ایک ادنیٰ سا پر تو ڈالا تو

پھر نہ عزیبت کی کوئی عزت رہی اور نہ لائت ببت کی کوئی قدر باقی رہ گئی۔

در بحر کبریائی تو آن کس کہ شد فنا

چوں خضر بردہ راہ سر چشمہ حیات

اے باری تعالیٰ تیرے یکتائی کے سمندر میں جو شخص فنا ہو گیا۔ اُس نے

خضر کی مانند چشمہ آب حیات تک رسائی حاصل کر لی۔

ہر کس بلعبہ طلبت رو نہد نخست

از کل کائنات کند قطع التفات

اے باری تعالیٰ جو شخص بھی تیری طلب کے کعبہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے

تو پھر سب سے پہلے وہ شخص کل جہان سے بے پروا ہو جاتا ہے اور تیرے سوا کسی

کی التفات کا منتظر نہیں رہتا۔

جامے بخش جاتی لب تشنه را بلطف

زاں بادہ کز کدورت جہاش دہد نجات

اے باری تعالیٰ اس پیاسے جاتی کو اپنے لطف و کرم کا ایسا پیالہ پلا کہ اس

شراب کی مستی سے اس کو جہل کی کدورتوں سے نجات حاصل ہو۔

## فارسی نعتیں

### عرض اقبال بحضورِ حرمہ للعالمین

### حَضْرَتِ عَلَامَہٗ ذَاکِرُ مُحَمَّدِ اِقْبَالِ

اے ظہورِ تو شبابِ زندگی جلوہ ات تعبیرِ خوابِ زندگی

اے کہ تیرا ظہورِ زندگی کا شباب ہے اور تیرا جلوہ خوابِ حیات کی تعبیر  
اے زمیں از بارگاہت ارجمند آسماں از بوسہ بامت بلند  
اے کہ زمیں کا پایہ تیری بارگاہ ہونے کی نسبت سے بلند ہے اور آسماں تیرے  
بام کو بوسہ دینے سے سرفراز ہے۔

شش جہت روشن تاب رو تو ترک و تاجیک و عرب ہندوے تو  
تیرے چہرہ کی آب و تاب سے شش جہات روشن ہیں، ترک تاجیک عرب  
تیرے غلام ہیں۔

از تو بالا پایہ این کائنات فقر تو سرمایہ این کائنات  
تیری بدولت کائنات کا پایہ بلند ہے اور تیرا فقر کائنات کا ساز و سامان (دولت) ہے  
تو دم تو آتشے از گل کشود تو دہ لہے خاک را آدم نمود  
جب سے تیرے نفس سے مٹی میں آگ شعلہ زن ہوئی تو مٹی کے تو دوں کو انسان بنا دیا

درجہاں شمع حیات افروختی      بندگان را خواجگی آموختی  
 تو نے دنیا میں شمع حیات روشن کر دی اور بندوں کو آقائی کا سبق سکھا دیا  
 بے توازا نابود مند یہاں خجبل      پیکر ان این سرائے آب و گل  
 تیرے بغیر اس دنیا کے آب و گل کے پیکر بے بود ہونے سے شرمندہ ہیں  
 ذرہ دانہ سنگیر مہر و ماہ شد      یعنی از نیر وے خویش آگاہ شد  
 معمولی سا ذرہ تیری بدولت سورج اور چاند کا دامن گیر ہوا یعنی اپنی قوت پنہانی  
 سے باخبر ہو گیا۔

تا مرا افتاد بر رویت نظر      از آب و ام گشتہ محبوب تر  
 جب سے میری نظر تیرے چہرے پر پڑی مجھے تو ماں باپ سے بھی زیادہ محبوب ہو گیا  
 عشق درین آتشے افروخت است      فرصتش با داکہ جانم سوخت است  
 عشق نے میرے اندر آگ بھڑکا دی۔ زہے یہ عشق جس نے میری جان کو پھونک ڈالا

موسیٰ زہوش رفت بیک جلوہ صفات  
 تو عشین ذات می نگری در تہمی

۲۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ کے ایک صفاتی جلوے  
 کو دیکھ کر بہوش ہو گئے مگر با رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 آپ کا یہ مرتبہ ہے کہ عین ذات کو دیکھ رہے ہیں اور تبسم فرما  
 رہے ہیں۔

## حضورِ رسالت

عَلَامَةٌ دَاكِرُ مُحَمَّدٍ اِقْبَالُ رَحْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْهِ

دل بہ محبوبِ حجازی بستہ ایم  
زیں جہت با یک دگر پیوستہ ایم  
ہم نے اپنے دلوں کو محبوبِ حجازی (نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے وابستہ  
کر لیا ہے۔ اس وجہ سے ایک دوسرے کے ساتھ قریب تر ہو گئے ہیں۔

رشتہ ما یک تو لائیش بس است  
چشم مارا کیہ صہبائیش بس است  
ہمارے درمیان نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا تعلق ہی کافی ہے ہماری  
آنکھوں کی جلا کے لیے آپ کے حُسن لایزال کا نشہ ہی کافی ہے۔

مستی اوتا . بخون مادوید  
کسہ را آتش زد و نو آفرید  
آپ کے حُسن بے کراں کی مستی ہماری خون کی رگوں میں سرایت کر گئی ہے  
آپ کے حُسن اور کوشم نے فرسودہ باتوں کو خاکستر کر کے نئی روح پیدا کر دی ہے۔

عشق او سرمایہ جمعیت است  
بچو خون اندر عروق ملت است  
آپ کا عشق دلوں کے سکون کا بہترین سرمایہ ہے اور آپ کا عشق مانند  
خون تمام ملتِ اسلامیہ کی رگوں میں دوڑ رہا ہے۔



عشق در جان و نسب در پیکر است  
 رشتہ عشق از نسب محکم تر است  
 چونکہ عشق کا تعلق جان سے اور نسب کا تعلق وجود سے ہے۔ باری سبب  
 عشق کا رشتہ محبت نسب سے مضبوط تر ہے۔  
 عشق و رزقی از نسب باید گذشت  
 ہم ز ایران و عرب باید گذشت  
 لہذا عشق سے وابستہ ہو اور نسب کے بندھوں سے گذر جا۔  
 ایران و عرب کے خیال کو بھی دل سے نکال دے۔  
 اُمتِ او مثل او نورِ حق است  
 مستی ما از وجودش مشتق است  
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت بھی آپ کی طرح نورِ حق سے مزین ہے۔  
 اور ہمارا وجود بھی آپ ہی سے مشتق ہے۔  
 نورِ حق را کس نجوید زاد و بود  
 خلعتِ حق را چه حاجت تا رو بود  
 نورِ حق کو کوئی شخص کسی خاص مقام سے تخصیص نہیں کر سکتا۔ بعینہ  
 حق تعالیٰ کے انعام کے لیے بھی کسی تانے اور بانے کی ضرورت نہیں۔

با خدا در پردہ گویم با تو گویم آشکار  
 یا رسول اللہ! او پنہان و تو پیدائے من  
 خدائے تعالیٰ سے پردے کے ساتھ اور آپ سے ظاہری طور پر کہتا ہوں۔

کیونکہ یا رسول اللہ۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پوشیدہ ہے اور آپ ہمارے روبرو ہیں۔

بچشمش و انمودم زندگی را

کشودم نکتہ فرداودی را

آپ کی بدولت صحیح معنوں میں ہم کو زندگی نصیب ہوئی۔ آپکی ہی بدولت ہم گزشتہ

اور آئندہ آنے والے حالات سے واقف ہوئے۔

تواں اسرارِ جاں را فاش ترگفت

بدہ نطقِ عرب ایں اعجمی را

جان کے اسرار کو فاش تر بیان کر سکتے ہیں۔ اگر آپ اس عجمی کو عرب زبان عطا

فرمادیں۔

درون ما بجز دودِ نفس نیست

بجز دستِ تو مارا دسترس نیست

ہمارے سینے میں حیرانیوں اور پریشانیوں کے سوا کچھ نہیں ہے۔ ایسی حالت میں آپ

کے دستِ کرم کے سوا ہمارا کوئی مددگار نہیں۔

دگر افسانہ غم با کہ گویم

کہ اندر سینہ ما غیر از تو کس نیست

میں اپنے غموں کا قصہ کسے سناؤں۔ کیونکہ میرے خلوت خانہ دل میں آپ کے سوا

کوئی نہیں ہے۔

جہاں از عشق و عشق از سینہ تست

سرورش از مے دیرینہ تست

تمام جہاں عشق سے اور عشق آپ کے سینہ مبارک سے تعلق رکھتا ہے اور اس عشق کا لطف

کرم خداوندی ہے جو آپ کے ساتھ مختص ہے

جز این چیزے نمیدانم ز جبریل  
کہ او یک جوہر از آئینہ تست!

سوائے اس کے جبریلؑ کے متعلق کچھ بیان نہیں کر سکتا کہ وہ آپ کے آئینہ  
کمالات کے ادنیٰ منظر ہیں۔

بکوے تو گداز یک نوابس

مرا ایں ابتدا یر انتہا بس

آپ کے کوچے میں پہنچ کر ایک گداز میرے لیے زادِ راہ کافی ہے۔ میرے لیے  
یہی ابتداء اور یہی انتہا کافی ہے۔

خراب جرات آں رند پاکم  
خدا را گفت مارا مصطفیٰ بس

میں اس بہادر رندِ پاک (مردِ درویش) کا غلام ہوں جس نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ  
کے حصول کے لیے مجھ کو مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کافی ہیں۔

بیائے ہم نفس با ہم بنا لیم

من و تو کشتہ شان جمالیم

اے میرے دوست آہم دونوں بلکہ گریہ و زاری کریں کیونکہ ہم اور تم دونوں  
اُسی کے شانِ جمال کے شیدائی ہیں۔

دو حرفے بر مراد دل بگوئیم

بیائے خواجہ چشماں را بما لیم

اور صرف سلامتی ایمان اور محبتِ نبوی کی باتیں کریں اور حضورِ خواجہ عالم کے قدموں میں آنکھوں کو ملیں۔

## نعت

از حضرت حکیم سنائی غزنوی مجد الدین ابوالمجد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ  
 نہ ہے پشت و پناہ ہر دو عالم  
 کیا خوب ای ہر دو جہاں کی مخلوقات کے پشت و پناہ  
 شبستانِ مقامت قابِ قوسین  
 آپ کے اعلیٰ مقام کی آرام گاہ مقامِ قابِ قوسین ہے  
 کُلاہ و تختِ کسری از تو نابود  
 کسری کا تخت اور تاج آپ کے دہرے کے رو برو ختم ہو گیا  
 مرا یاد تو باید بر زباں بس  
 مجھ کو آپ کی یاد ہر دم زبان پر کافی ہے  
 سر و سالار و سر زندانِ آدم  
 اور مرجب ای بنی نوع انسان کچھ سردار اور سپہ سالار  
 در درگاہ تو بطحا و زمزم  
 اور آپ کی زیستی بارگاہ عالیہ مقامِ بطحا و زمزم ہے  
 سپاہ و ملکِ قیصر از تو در ہم  
 قیصر کا ملک اور اسکی فوج آپ کے سبب در ہم برہم ہو گئی  
 سنائی گردد از یاد تو خسترم  
 اور خدا کرے سنائی کو آپ کی یاد خوشی و خرمی حاصل ہو

## درس عبرت

از حضرت حکیم سنائی رحمۃ اللہ علیہ  
 ماہہا باید کہ تیا یک پنہ دانہ ز آب و گل  
 حله گردد شاہدے رایا شہیدے راکفن  
 مہینوں کا وقت درکار ہوتا ہے کہ ایک بنولہ کا دانہ مٹی اور پانی سے  
 اگ کر کپڑا بن کر کسی معشوق کے لئے حله بن سکے یا کسی شہید کے لئے کفن میں  
 لے کام آسکے۔

سالہا باید کہ تا یک سنگِ خارا ز آفتاب  
 لعل گردد در بدخشاں یا عقیق اندر یمن  
 سالہا سال چاہتیں تاکہ ایک سخت پتھر آفتاب کی حرارت سے متاثر ہو کر  
 بدخشاں میں لعل بن سکے یا ملکِ یمن میں عقیق و یاقوت بن سکے۔

قرنہا باید کہ تا یک مردِ صاحبِ دل شود  
 بایزیدے در خراساں یا اولیس اندر قرن  
 قرونوں (اسی سال) زمانہ گزرنے کے بعد مردِ صاحبِ دل پیدا ہوتے ہیں  
 جس طرح حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ ملکِ خراساں میں یا حضرت اولیس قرنی  
 رحمۃ اللہ علیہ ملکِ یمن میں ظہور پذیر ہوئے۔

یا پروہچوں زناں رنگے و بوئے پیشہ گیر  
 یا چو مرداں اندر آو گوی در میدانِ فلگن  
 یا جا اور عورتوں کی مانند اپنے بناؤ سنگار میں مصروف ہو جائے اگر تو مرد ہے  
 تو مردوں کی جماعت میں داخل ہو کر گیند میدان میں ڈال دے اور مصروفِ ریاضت  
 ہو جا۔

## نعت

از حضرت نظامی گنجوی رحمۃ اللہ علیہ  
 چراغِ فروزِ چشمِ اہلِ بینش  
 طرازِ کارگاہِ آفرینش

آپ اہل دل حضرات کی باطنی آنکھوں کی روشنی ہیں، اور اس کا رخاۂ عالم کے باعث ایجاد ہیں۔

سروسرہنگ میدان و فارا

سپہ سالار خیل انبیاء را

آپ اہل وفا حضرات کے سید و سردار ہیں۔ آپ حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے پیشوا ہیں۔

یتیمیاں را نوازش در نیش

ازین جانام شد در یتیمیش

آپ کے ظلّ عاطفت میں یتیموں کو راحت نصیب ہوئی اس وجہ سے

آپ کا نام مبارک در یتیم (یگانہ موتی) مشہور ہو گیا۔

سریر عرش را نعلین او تاج

امین وحی و صاحب سر معراج

آپ کے نعلین مبارک کی بدولت عرش اعظم کو شرف حاصل ہوا

آپ وحی الہی کے امین اور شہ معراج کے اسرار کے راز دار ہیں۔

بصر در خواب و دل در استقامت

زبانش امتی گو۔ تا قیامت

آپ کی ذات مبارکہ ایسی عظیم الشان ہے، باوجودیکہ آپ کی آنکھیں محو خواب ہیں

مگر آپ کا دل بیدار اور حاضر ہے۔ اور آپ ازراہ رحم و کرم تا قیامت یارب امتی

فرمانے والے ہیں۔

حضرت نظارِ گنجوی۔ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ

خَطَّتْ كَلَامٌ وَكَلِيمٌ وَرُخْتٌ كَلَامُ اللَّهِ  
چہ خط چہ رُخ چہ جبیں لآلِ الْمَالِ اللَّهُ

آپ کا خط (چہرہ مبارک) مجسم کلامِ ربانی اور کلیم صفت ہے۔ آپ کا  
رُخ مبارک بصورتِ کلامِ اللہ ہے۔ الغرض کیا چہرہ مبارک کیا جبیں مبارک  
لآلِ الْمَالِ اللَّهُ کی تفسیر ہے۔

فروتنی اور عاجزی کا میاں بی کے حصول کیلئے مؤثر ذریعہ ہے

### قطعہ

از حضرت نظارِ گنجوی رحمۃ اللہ علیہ

دوش رفتم بخرابات و ہر راہ نہ بود  
می زدم نالہ و فریاد کس از من نہ شنود

کل رات میں میخانے (خانقاہ عارقاں) میں گیا، مگر اندر داخل ہونے  
کے لئے مجھ کو راستہ نہ ملا۔ باہر سے میں نے روتے گرتے بڑی آوازیں دیں  
لیکن میری فریاد کسی نے نہ سنی۔

یا نہ بد ہیچ کس از بادہ فروشاں بیدار  
یا کہ من ہیچ کسم ہیچ کسم در نکشود

یا تو بادہ فروشوں کی شرابِ معرفت پنی کروہاں کوئی ہوش میں نہ تھا  
یا میں ایک ناچینز آدمی ہوں، اس سبب کسی نے میرے لئے دروازہ نہ کھولا

پاسے از شبِ بگذشت بیش ترک یا کتر

رندے از غفہ بروں آمدہ و رُخِ بہنود

ایک پہر رات گذر گئی تھی یا اس سے کچھ کم و بیش، میں نے دیکھا کہ

ایک بادہ خوار (سالک) کھڑکی سے جھانک کر میری طرف متوجہ ہوا۔

گفت خیر است دریں وقت کرامی خواہی

بے محل آمدنت بر در ما بہر چہ بود

اُس نے کہا خیر تو ہے؟ اس وقت تم کس کو ڈھونڈ رہے ہو۔ بے موقع

ہماری دروازے پر تمہارا آنا کس لئے تھا۔

این خراباتِ مغان است و دروزندانند

مومن و ارمنی و گیسر و نصاریٰ و یہود

یہ سپر مغان (پیپر لقیقیت) کا میخانہ ہے اور اس میں سب آزاد لوگ

رہتے ہیں۔ اس میخانہ میں مومن بھی ہیں، رمنی بھی ہیں، آلتش پرست

بھی ہیں، نصاریٰ اور یہود بھی ہیں۔

ہر چہ در جملہ آفاق دریں جا حاضر

شاہد و شمع و شراب و شکر و نائے و سرد

جو کچھ تمام دنیا میں پایا جاتا ہے، وہ سب یہاں موجود ہے۔ یہاں معشوق

بھی ہے، شمع بھی ہے، شراب بھی ہے، شکر بھی ہے اور گلے بجانے کا سب سامان بھی موجود ہے۔



گر تو خواہی کہ دم از صحبت ایناں بزنی  
 خاک پائے ہمہ شوتا کہ بیابانی مقصود  
 اے مخاطب اگر تو چاہتا ہے کہ ان حضرات کی صحبت ہمیں نصیب ہو  
 تو ہمیں چاہئے کہ سب کے پیروں کی خاک بن جائے تاکہ تو اپنا مقصود حاصل کر سکے  
 یعنی تجھ کو چاہئے کہ فریاد تہی اور عاجزی اختیار کرے تاکہ تجھ کو یہ اعلیٰ مقام  
 نصیب ہو سکے۔

## تو ہی فریاد کرنے والے کی فریاد کو سنتا ہے

از حضرت نطاہی گنجوی رحمۃ اللہ علیہ  
 توئی یارے وہ فریاد بہر کس  
 بفریاد من فریاد خواں رس  
 اے مولائے ما تو ہی تو فریاد خواں کی فریاد سی فرماتا ہے۔ پس میں بھی فریاد  
 کر رہا ہوں، میری مدد فرما۔

بآب دیدہ طفلان معصوم  
 بسوزِ سینہ پیرانِ مظلوم  
 اے مولائے ما تجھے معصوم بچوں کے روتے ہوئے آنسوؤں کی قسم،  
 تجھے مظلوم و کمزور بوڑھے لوگوں کے سینہ پُرسوز کی قسم۔  
 بدور افتادگاں از خانماہا  
 بوایس ماندگاں از کاروانہا

اے مولائے ماتھے ان لوگوں کی قسم کہ جو اپنے گھروں سے باہر پڑے ہوئے ہیں اور ان کے دل اپنوں کی جدائی کے باعث جل رہے ہیں اور ان حسرت زدہ لوگوں کی قسم کہ جو قافلہ روانہ ہو جانے کے باعث قافلے میں شریک نہ ہو سکے۔

بنوری کز خلاق در حجاب است

بانعامی کہ بیروں از حساب است

اے مولائے ماتھے کو اس نور کی قسم کہ جو تیرے اور تمام مخلوقات کے درمیان باعث حجاب ہے اور تیرے اُس انعام کی قسم جو بے حساب تمام مخلوقات کو پہنچ رہا ہے۔

کہ رحمتی بر دل پر خونم آور

وزیر عنرقاب غم بیرونم آور

کہ اے مولائے ما میرے اس خون میں نہاتے ہوئے دل پر رحم فرما اور مجھ مسکین کو اس غم کے طوفان سے نجات عطا فرما۔

بانعام خودم دل خوش کن اے یار

کہ انعام تو بر من ہست بسیار

اے مولائے ما اپنے کرم و انعام سے میرے دل کو خوش فرما۔ اور

اس میں کوئی شک نہیں کہ میرے حال پر تیرا بہت بڑا انعام ہے۔

## نعتے

از حضرت خواجہ معین الدینِ حشتی اجیری سبزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ  
 درجاں چو کرد منزل جانانِ ما محمد  
 صد درکشاد در دل از جانِ ما محمد  
 جب سے محبوبوں کی جان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری جان  
 میں منزل فرمائی ہے، آپ کے باعث ہمارے دل میں سینکڑوں دروازے  
 کھل گئے ہیں۔

ما بلبلیم نالاں در گلستانِ احمد  
 ما لولویم و مرجساں عمانِ ما محمد  
 ہم سب اگرچہ خوش الحان بلبلیں ہیں مگر ہمارے چھپانے کا مقام  
 گلستانِ احمدی ہے اور ہم سب قیمتی موتی اور مرجان ہیں مگر ہمارے پیدا  
 ہونے کی جگہ درحقیقت بحرِ بے پایاںِ محمدی ہے صلی اللہ علیہ وسلم  
 مستغرقِ گناہیم ہرچند عذر خواہیم  
 پتر مردہ چوں گیاہیم بارانِ ما محمد  
 ہم سب گنہگار ہیں اور بدرگاہِ رب العزت میں عذر خواہ ہیں۔ ہم سب  
 بے جان گھاس کی مانند ہیں مگر ہم سب پر رحمت کی بارش برسائے والے حضرت  
 محمد ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ما طالبِ خدائیم بر دینِ مصطفیٰ ایم  
 پر درگہش گدائیم سلطانِ ما محمدؐ  
 ہم سب حق تعالیٰ کے طالب ہیں اور دینِ متینِ مصطفیٰ پر قائم ہیں ہم سب  
 آپ کی بارگاہ کے گدا ہیں اور ہم سب کے بادشاہ حضرت محمد ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم  
 درباغ و بوستانم دیگر مخواں معینے  
 باغم بس است قرآنِ بتانِ ما محمدؐ  
 اے معین ہمارے دین و ایمان کے باغ و بوستان میں کسی اور چیز کے  
 پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمارے لئے صرف آپ کا لایا ہوا قرآن اور  
 گلستانِ محمدی کافی ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم

## نعت خواجہ قطب الدین بختیار کعکے رحمۃ اللہ علیہ

اے از شعاعِ روئے تو خورشیدِ تاباں راضیا  
 آنی کہ ہستی را شرف بالا ترا ز عرشِ علا  
 آپ کی وہ مقدس ذات ہے کہ آپ کے چہرہ انور کی چمک سے آفتاب  
 کو روشنی ملی ہے اور آپ کی وہ عالی مرتبت شان ہے کہ آپ کے باعث  
 ہستی عالم کو عرشِ عظیم سے بڑھ کر مرتبہ حاصل ہوا ہے۔

گرچہ بصورت آمدی بعد از ہمہ پیغمبران  
 اما بمعنی بودہ سخیل جملہ انبیاء  
 اگرچہ آپ بظاہر تمام نبیوں کے بعد شریف لائے لیکن حقیقت میں  
 آپ ہی تمامی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے سردار ہیں۔

ہرگز نخواندی یک ورق خلقے گرفت از تو سبق

انگشت مہر اگر دشتق اے خواجہ معجز منا

آپ کی وہ شانِ عظیم ہے کہ بظاہر آپ نے کسی سے ایک ورق بھی نہیں  
 پڑھا مگر ساری دنیا کو آپ نے پڑھا دیا اور اے خواجہ عالم آپ ہی کی انگشت مبارک  
 نے چاند کے ٹوٹکرے کر دئے۔

یارانِ تو چار آمدند پاکیزہ کردار آمدند

گلبائے بے خار آمدند۔ از خویش فانی با خدا

آپ ہی کے چار عظیم الشان دوست تھے جو پاکباز تھے اور وہ حضرات ایسے  
 گلاب تھے جن میں کانٹے نہ تھے اور وہ سب فنا فی اللہ اور رقتا باللہ تھے۔

مقالات حضرت خواجہ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

نعت شریف

آفتابِ شرع، دریائے یعتیں

نورِ عالم، رحمۃ للعالمین

آپ شرع شریف کے آفتاب اور یقین کے سمندر ہیں، آپ عالم

کو منور کرنے والے اور دونوں جہاں کے لئے رحمت ہیں۔

خواجه کونین و سلطان ہمہ

آفتاب جان و ایمان ہمہ

آپ دونوں جہان کے سردار اور سب کے بادشاہ ہیں۔ آپ جان کیلئے

مانند آفتاب اور سب کے ایمان ہیں۔

نور او مقصود مخلوقات بود

اصل معرومات و موجودات بود

آپ کا نور ہی تمامی مخلوقات کے وجود کا سبب بنا۔ اور وہی تمامی نابود

اور بود اشبار کی اصل حقیقت تھا۔

بعثت اوسد، سرنگونی بتاں

اُمّت او بہترین اُمّتاں

آپ کی بعثت (ظہور نبوت) سے بتوں کا سر جھک گیا اور آپ کی

اُمّت سب امتوں سے بالا تر ہے۔

چوں زبان حق، زبان اوست بس

بہترین عہدے، زمان اوست بس

آپ کی زبان مبارک اللہ تعالیٰ کی زبان ہے۔ بہترین زمانہ آپ کا زمانہ

ہے اور بس۔

## نعت

از حضرت شمس تبریز رحمۃ اللہ علیہ

اے طائرانِ قدس راعشقت فرودہ بالہا

در حلقہ سودائے تور و حانیساں را حالہا

اے وہ مقدس ذات کہ جس کے عشق نے حق تعالیٰ کی طرف پرواز کرنے

والوں کے بازوؤں میں طاقت پیدا کر دی اور آپ کے زیر اثر حضرات کمالات

روحانی سے سرشار و شاداب ہو گئے۔

اے سرداراں راتوں کے بشمار مارازاں عدد

دانی سراں را ہم بود اندر تبع و نساہا

حق تعالیٰ تک رسائی حاصل کرنے والوں کے درحقیقت آپ ہی سردار

ہیں۔ لہذا اپنے خادموں میں مجھ کو بھی شمار کر لیجئے۔ اور آپ اس بات کو بخوبی

جانتے ہیں کہ سرداروں کے لئے خدم و چشم ضروری ہوتے ہیں لہذا مجھ کو خادم

بنا لیجئے۔

از رحمۃ اللعالمین اقبال درویشاں بہ میں

چوں مہ منور خرقہا چوں کُل معطر شاہا

حضرت رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے اللہ والوں

کے مقدر رات کو دیکھو، کہ ان کی گڑیاں ماہتاب کے مانند چمک اٹھیں، اور

ان کے شمال گلاب کی طرح مہکنے لگے۔

## مقالات از حضرت مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ

سید و سرور محمدؐ نورِ جہاں  
بہتر و بہتر شفیعِ مذبذباں

حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں جہاں کے سردار اور ہم سب کی  
جانوں کے نور ہیں۔ آپ سب سے بہتر اور سب سے برگزیدہ ہیں اور ہم سب  
گناہگاروں کی شفاعت فرمانے والے ہیں۔

با محمدؐ نورِ عشقِ پاک جفت

بہر عشق اور خدا لولاک گفت

حضرت جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اللہ تعالیٰ  
کے نورِ عشق نے تشریح پڑا۔ اس امر کی تائید میں اللہ تعالیٰ نے لَوْلَاکَ لَمَّا خَلَقْتُ  
الْأَفْلَکَ فرمایا۔ یعنی اے پیارے اگر میں تم کو پیدا نہ کرتا تو سارے جہان کو  
پیدا نہ کرتا۔

گم نہ بودے بہرِ عشقِ پاک را

کے وجودے دادے افلاک را

اگر میرے اظہارِ عشق کے روبرو تیری مقدس ذات نہ ہوتی تو اے پیارے  
میں ان افلاک کو کیوں کرو جو دبختا۔

منتہی درِ عشقِ او چوں بود سرد

پس مرا و راز انبیاء تخصیص کرد



عشقِ خداوندی کی تکمیل کے لئے چونکہ آپ کی ذاتِ گرامی بدرجہ اتم کابل اور مکمل تھی اس وجہ سے حق تعالیٰ نے جماعتِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے آپ کو برگزیدہ فرمایا۔

مگسل از پیغمبرِ ایامِ خویش  
تکیہ کم کن برفن و بر کامِ خویش

پس تم سب کے لئے میری نصیحت یہ ہے کہ اپنے وقت کے پیغمبر یعنی حضرت جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے رشتہ عقیدت و ارادت کو ہرگز نہ توڑنا۔ اور آپ کی وساطت کے بغیر اپنے کسی کمال اور کام پر بھروسہ نہ کرنا۔

اے خدائے قادرِ بیچون و چند

از تو پیدا شد چہ نین قصہ بلند

اے خدائے بمثل و بے مانند، تیری ہی قدرتِ کاملہ سے جہاں کا عظیم الشان محل تیار ہو گیا۔

واقفی بر حالِ بیرون و دروں

بے کم و بے بیش بے چندی و چوں

اے مولائے کریم تو ہمارے ظاہری اور باطنی حالات سے واقف ہے

اور ایک ایک ذرے سے باخبر ہے۔

جرمہا بینی و خشمے ناوری

اے بے تریبانت چہ نیکو داوری

اے رحیم و کریم تو ہمارے جرموں کو دیکھتا ہے اور غصہ نہیں کرتا۔ میں تجھ پر

شربان جاؤں تو کتنا اچھا مالک ہے۔

ما نبودیم و تقاضائے ما نبود

لطف تو ناگفتہ ما می شنود

اے میرے مولانا ہمارا کوئی وجود تھا اور نہ تقاضائے پیدائش تھا

مگر تیرا کرم ہماری تمام نہ کہی ہوئی باتوں کو سن رہا تھا۔

جرم بخش و عیب پوش اے بے نیاز

عاصیاں را گاہ و بیگہ چارہ ساز

اے بے نیاز تو ہماری عیب پوشی فرما۔ ہمارے گناہوں کو معاف فرما۔

ہم گناہگاروں کی مدد فرما۔

## عِرفانِ حقِ تعالیٰ عِزِّ اسمہ

باد و خاک و آب و آتش بندہ اند

پیش تو مُردہ و از حق زندہ اند

ای مخاطب یہ آگ، پانی، مٹی اور ہوا سب اُس کے بندے ہیں، بظاہر

تیرے سامنے یہ سب مُردہ نظر آتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ کے رُوبرو سب حکم بردار ہیں۔

باد و آتش می شنود از امرِ حق

ہر دو سر مست آمدند از خمرِ حق

آب و آتش حق تعالیٰ کے حکم سے سرگرم عمل ہیں اور ان دونوں نے

اللہ تعالیٰ کی حکم برداری کی شراب پی ہوئی ہے۔

گر نہ بودے واقف از حق جانِ باد  
 فرق چوں کردے میکانِ قومِ عاد  
 اگر ہوا اللہ تعالیٰ سے واقف نہ ہوتی تو ہرگز حضرت ہُو د علیہ السلام پر  
 ایمان لانے والوں اور قومِ عاد میں فرق پیدا نہ کرتی بلکہ سب کو ہلاک کر ڈالتی  
 مگر ایسا نہ ہوا۔ ایمان والے سلامت رہے اور قومِ عاد تباہ و برباد ہو گئی۔

آتشِ ابراہیم را دنداں نہ زد  
 چوں گزیدہ حق بود چو نش گزد

آگ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا، جبکہ وہ  
 برگزیدہ حق تھے اُن کو آگ کیونکر نقصان پہنچا سکتی ہے۔

موجِ دریا چوں بامِ حق بتافت  
 اہلِ موسیٰ را ز قبطنی و اشناخت

جب اللہ تعالیٰ کے حکم سے دریائے نیل کے پانی نے یلغار کی تو حضرت موسیٰ  
 علیہ السلام پر ایمان لانے والوں اور فرعونی قوم کو صاف پہچان لیا۔ ایمان لانے  
 والوں کا بالِ بیکانہ ہوا اور قومِ فرعون کو غرق کر دیا۔

خاکِ قارون را چو فرماں در رسید  
 باز رو تختش بقعرِ خود کشید

جب اللہ تعالیٰ کا حکم قارون کی ہلاکت کے لئے آگیا تو اس زمین نے قارون کو  
 اپنی گہرائیوں کے اندر کھینچ لیا اور وہ زمین میں دھنس گیا۔

دست را اندر احد و احمد بزن  
 اے برادر وارہ از بوجہ سل تن  
 اے بھائی ان تمامی واقعات کو معلوم کرنے کے بعد اب تمہیں خدا اور  
 رسول کی اطاعت اختیار کرنی چاہئے اور شیخی مارنے والے اس جسم کی جہالت  
 اور گمراہی سے نجات حاصل کرنی چاہئے۔

دیدہ ماچوں بسے علت درواست

رؤفنا کن دید خود در دید دوست

چونکہ ہماری آنکھوں میں بہت سی بیماریاں چھپی ہوئی ہیں لہذا مناسب  
 یہ ہے کہ ہم اپنی مرضی کی بجائے خدا اور رسول کے حکموں کے مطابق ان آنکھوں  
 سے دیکھیں۔

گریہ وزاری بحضور رب العالمین پناہ خواستن از نفس بے یقین

باز خرمارا ازین نفس پلید

کاروشش تا استخوان مار سید

اے مولائے کریم تو مجھ کو اپنے فضل و کرم سے اس بڑات اور سرکش نفس  
 کی سرکشی سے نجات عطا فرما۔ اس نفس کی چھری تو میری ہڈیوں تک پہنچ گئی۔

از چوما بے چارگاں این بنِ سخت  
 کہ شاید جز تو اے سلطان بخت  
 اے مولائے کریم اس زبردست بنیش اور مخالفت کے شکنجے کو تیرے سوا  
 اور کون کھول سکتا ہے۔

ایں چنین قفلِ گراں را اے وود  
 کہ تو اندِ جنر کہ فضلِ تو کشود  
 اے مہربانی فرمانے والے ربِّ کریم اس عظیم اور بھاری قفل کو  
 تیرے کرم و فضل کے سوا کون کھول سکتا ہے۔

ماز خود سوتے تو گردانیم سر  
 چوں توئی از ما بمان نزدیک تر  
 اے میرے مولیٰ اس ظالم کی سکرشی سے عاجز و مجبور ہو کر تیری طرف  
 سر جھکائے ہوئے تیرے کرم کے طلبگار ہیں کیونکہ تیری ذات ہم سے نزدیک تر  
 ہے۔ اور تو خوب ہمارے حالات سے واقف ہے۔

با چنین نزدیکے دوریم دور  
 در چنین تاریکے بفرست نور

اے مولائے کریم تو ہم سے بھی زیادہ ہم سے نزدیک ہے مگر افسوس کہ  
 ہم تجھ سے دور ہی دور ہیں۔ اس گھٹا ٹوپ تاریکی کے دور کرنے کے لئے اپنے نور  
 کی روشنی عطا فرما۔

ایس دعا ہم بخشش و تعلیم تست  
 ورنہ در گلخن گلستان از چہ رُست  
 اے مولائے کریم تیرے حضور میری اس قسم کی دُعا محض تیری  
 کریم نوازی اور تعلیم کا نتیجہ ہے ورنہ تجھ کو معلوم ہے کہ گلخن (بھارٹ) میں باغ  
 کہاں پیدا ہوتا ہے۔



## تمامی اعمال کا انجام نیتوں پر موقوف ہے

سید الاعمال بالنیات گفت  
 نیت خیرت بے گلہا شکفت  
 رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ تمامی اعمال  
 کا سردار نیت ہے اور تمہاری نیک نیتوں کے سبب بہت بہتر ثمرات  
 پیدا ہوتے ہیں۔

نیت مؤمن بود بہ از عمل  
 این چنین فرمود سلطان دُول

مرد مؤمن کی نیت عمل سے بہتر ہے۔ سلطان کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
 ایسا ہی فرمایا ہے۔

گفت شیخ آں مُریدِ خویش را  
 امتحاں کرد آں نیکو اندیش را  
 ایک بزرگ نے اپنے ایک نئے مُرید سے فرمایا اور اسکا امتحان لیا۔  
 روزن از بہر چہ کردی لے رفیق  
 گفت تا نور آید در طریق  
 اے رفیق تو نے اپنے اس نئے گھر کے اندر روشندان کیوں بنائے ہیں؟ اس  
 نے جواب دیا حضور میں نے روشندان اس لئے بنایا ہے تاکہ گھر میں  
 سورج کی روشنی آئے۔

گفت آں فرع است این باید نیاز  
 تا ازیں رہ بشنوی بانگِ نکاز  
 شیخ نے فرمایا اس روشندان کے متعلق اس طرح نیت کر کہیں نے  
 اس لئے بنایا ہے تاکہ مجھ کو اس روشندان کے ذریعہ اذان کی آواز سنائی دے  
 روشنی تو خود ضمناً حاصل ہو جائے گی مگر نیت کا ثواب بھی تجھ کو حاصل ہو جائیگا۔

سایہ شاہاں طلب ہر دم شتاب  
 تا شوی زان سایہ بہتر ز آفتاب  
 تمہیں چاہئے کہ نیک لوگوں کی مجالست اختیار کرو ان کے سائے  
 (صحبت) کی بدولت آفتاب سے بہتر بن جاؤ گے۔

رُو بَخُشِپ اندر پناہِ مُقبِلے  
 بو کہ آزادت کند صاحبِ دے

جا کسی اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے کی پناہ حاصل کرتا کہ وہ دونوں  
جہان کی فکروں سے تجھ کو نجات دلا دے۔

گر سفر داری بدین نیت برو  
ورحضرباشد ازین غافل مشو

اگر تو سفر کرنے کی نیت رکھتا ہے تو اس نیت کے ساتھ سفر اختیار کر  
اور اگر تو اپنے ہی مقام میں ہے تو بھی تلاشِ مرشد سے غافل نہ ہو۔

در بدر می گرد و می زدو کو بکو  
جستجو کن جستجو کن جستجو

در بدر کوچہ کوچہ شہر بہ شہر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مانند  
پھرتا رہا، مرشد کی تلاش کر، مرشد کی تلاش کر، مرشد کی تلاش کر۔

اُستن حنّانہ کی آہ و بکا، ہجرِ رسول میں

اُستن حنّانہ در ہجرِ رسول

نالہ می زدو، پچوار بابِ عقول

اُستن حنّانہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جدائی میں اس طرح

گریہ وزاری میں مشغول دیکھا گیا جس طرح عقل و سمجھ رکھنے والے یعنی انسان

گریہ وزاری کرتے ہیں۔



درمیانِ مجلسِ وعظ آں چناں  
کزوے آگے گشت ہر پیر و جوان

مجلسِ وعظ کے درمیان یہ واقعہ حیرت افروز اس طرح واضح طور پر

ظہور پزیر ہوا کہ اس گریہ وزاری کی آواز کو ہر بوڑھے اور جوان نے سن لیا۔

درتختِ ماندہ اصحابِ رسول

کز چہ می نالد ستون با عرض و طول

اس حیرت انگیز واقعے کو دیکھ کر اصحابِ کرام حیران رہ گئے اور انہیں

یہ فکر دامنگیر ہو گئی کہ ایسی کونسی وجہ ہے کہ جس کے باعث یہ ستون پورے جسم

سے گریہ وزاری میں مصروف ہے۔

گفت پیغمبر چہ خواہی اے ستون

گفت جانم از فراق گشت خون

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ازراہِ شفقت اس کو اپنے حضور

منگوا کر بغل گیر فرمایا اور اس سے آہ و بکا کی وجہ دریافت فرمائی۔ ستون

نے آپ سے جدائی کا غم بیان کرتے ہوئے اپنے ناقابلِ برداشت دل کی

کیفیت کا اظہار فرمایا۔

از فراق تو مرا چوں سوخت جاں

چوں نسالم بے تو اے جانِ جہاں

ستون نے عرض کیا کہ آپ کی محبت اور جدائی کے غم نے میری جان کو

جلا ڈالا تو پھر اے جانوں کی جان میں آپ کے ہجر میں گریہ وزاری کیوں نہ کروں۔

مسندت من بودم از من تا خستی  
 بر سر منبر تو مسند ساختی  
 میں آپ کی جائے نشست تھی مجھ سے آپ نے جدائی اختیار کر لی ہے  
 اور آپ نے منبر کو نشست گاہ بنا لیا ہے۔

پس رسولش گفت اے نیکو درخت  
 ای شدہ با سر تو ہمرا از بخت  
 پھر یہ سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مبارک باد دی اور فرمایا کہ  
 اے مبارک ستون تیرا نصیبہ بیدار ہو گیا۔

گر ہی خواہی ترا نخلے کنند  
 شرقی و غربی ز تو میوه چنند  
 اے ستون اب اگر تو کہے تو تجھ کو ایسا عظیم درخت بنا دیں کہ تیرے پھل  
 سے تمام اہل عالم مستفید ہوں۔

یادراں عالم حقت سروے کند  
 تا ترو تازہ بمکانی تا ابد  
 یا اگر تو کہے تو اللہ تعالیٰ تجھ کو عالم عقبیٰ میں ایک عظیم الشان سرو  
 بنا دے اور تو ابد الابد تروتازہ رہے اور تجھے حیات ابدی حاصل ہو جائے۔

گفت آن خواہم کہ دائم شد بقاش  
 بشنواے غافل کم از چو بے مباش

اُس ستون نے عرض کیا حضور والا میں تو دائمی بقا کا طلبگار ہوں تاکہ

وہاں مجھ کو آپ کی زیارت کا شرف حاصل ہو سکے۔ اس واقعے کے بیان کا  
 ما حاصل یہ ہے کہ اے غافل انسان ذرا غور کر ایک لکڑی حضور کو اللہ تعالیٰ کا  
 رسول جانتی ہے۔ دنیا کی بے ثباتی اور آخرت کی بقا و دائمی سے واقف ہے۔ افسوس  
 و صد افسوس کہ تو اس سے غافل ہے۔ کوشش کر اور اپنی غفلت کو دور کرتا کہ  
 اس لکڑی سے سچھے نہ رہ جائے۔

آں ستوں را دفن کرد اندر زمیں

تا چون مردم حشر گردد یوم دین

الغرض نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس ستون کو زمین میں دفن  
 کرنے کا حکم فرمایا تاکہ کل قیامت کے دن اس ستون کا حشر انسانوں جیسا ہو۔

عاشقوں کا حقیقی مدرس حسن دوست ہے

شاد باش اے عشق خوش سودائے ما

اے طبیب جملہ علتہائے ما

اے میرے بہترین رہنما عشق خوش و خرم رہ اور اے میری تمام بیماریوں  
 کے معالج زندہ باد۔

اے تو افلاطون و جالینوس ما

اے دوائے نخوت و ناموس ما

اے عشق تو میرے لئے بہترین طبیب افلاطون و جالینوس کے مانند ہے

اور تو ہی میرے لئے ننگ و ناموس کی اصلی دوا ہے۔

عاشقاں راشد مدرس حسن دوست  
 صد کتاب و صد ورق خود روئے دوست  
 عاشقوں کا حقیقی مدرس دوست کا حُسن ہے اور دوست کا چہرہ انور  
 ہی اُن کے لئے بمنزلہ صد کتب (سینکڑوں کتابیں) و اوراق ہیں۔  
 ملتِ عشق از ہمہ دینہا جدا است  
 عاشقاں را مذہب و ملت خدا است  
 عشق کا مذہب تمام مذہبوں سے الگ تھلگ ہے۔ عاشقوں کا دین و  
 مذہب صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

صد کتاب و صد ورق در نارکن  
 دیدہ و دل جانبِ دلدارکن  
 تو بمصداق الْعِلْمُ حِجَابُ الْاَكْبَرُ (علم اس راستے میں  
 بڑا حجاب ہے) سینکڑوں کتابوں اور اوراق کو آگ کی نذر کر دے اور اپنے  
 دیدہ و دل کو دوست حقیقی کی جانب متوجہ کر دے۔

اسم چوں خواندی مُسْمٰی را بگو  
 بے مسمٰی اسم کے با شذر نکو  
 اے مخاطب جب تم نے مطلوب حقیقی اللہ تعالیٰ کا نام مبارک پڑھ  
 لیا تو تم پر واجب ہو گیا ہے کہ مسمٰی یعنی وہ ذات مقدس جس کا یہ نام ہے  
 اس کو تلاش کرے کیونکہ بے مسمٰی صرف اسم اچھا معلوم نہیں ہوتا۔

## بیانِ مُجَبَّت

از مجبت تلخہ شیریں شود  
از مجبت مسہ زریں شود  
مجبت کے سبب کروی چیزیں بھی میٹھی معلوم ہوتی ہیں اور مجبت  
ہی کے باعث مس (خام تانبہ) سونا بن جاتا ہے۔  
از مجبت سجن گلشنِ می شود  
بے مجبت وضع گلخن می شود  
مجبت کی وجہ سے قیدخانہ باغ بن جاتا ہے اور مجبت نہ ہوتے ہوئے  
باغ بھی گلخن (بھاڑ) اور جائے تکلیف معلوم ہوتا ہے۔  
از مجبت نارِ نوری می شود  
وا از مجبت دیو حوری می شود  
مجبت کے باعث آگ نورانی ہو جاتی ہے اور مجبت کی وجہ سے دیو بھی  
پری چہرہ نظر آنے لگتا ہے۔

از مجبت سقیمِ صحت می شود  
وا از مجبت قہرِ رحمت می شود

مجبت کے سبب بیماری بھی تندرستی کا مزہ دینے لگتی ہے اور مجبت کے  
باعث سختی رحمت بن جاتی ہے۔

از محبت مردہ زندہ می شود  
 و از محبت شاہ بندہ می شود  
 محبت کی وجہ سے مردہ زندگی پا جاتا ہے اور محبت ہی کے باعث بادشاہ  
 غلام بن جاتا ہے۔

## در صفت مُرشدِ کامل

من نہ جویم بعد ازین راہِ اشیر  
 پیس جویم پیس جویم پیس پیس  
 میں اب اس سے بڑھ کر اثر پیدا کرنے والا اور کوئی راستہ تلاش نہیں  
 کروں گا۔ اب صرف پیس تلاش کروں گا پیر تلاش کروں گا پیر تلاش کروں گا۔  
 پیس آں باشد کہ بنساید رہے  
 راہ آں باشد کہ پیش آید شہے  
 پیس وہ ہے جو کہ راستہ دکھلا دے۔ ایسا راستہ کہ جس پر چلیں تو بادشاہ  
 (اللہ تعالیٰ) کے دروازے تک پہنچ جائیں۔

شاہ آں باشد کہ از خود شہ شود  
 نہ بلشکر گہہ و مخزن گہ شود

وہ ایسا بادشاہ ہے جو کہ کن فیکون کا مالک بن کر خود بخود بادشاہ بن گیا  
 ہے۔ نہ ایسا بادشاہ جو کہ اپنے لشکروں اور خزانوں کے بل بوتے پر بادشاہ بن جائے

اے مرا تو مصطفیٰ من چوں عمر  
 از برائے خدمت بندم کمر  
 اے میرے مرشد آپ میرے لئے مانند مصطفیٰ ہیں اور میں مانند عمر  
 ہوں میں آپ کی خدمت کے لئے کمر بستہ ہوں۔

اے لقائے تو جو اب ہر سوال  
 مشکل از تو حل شود بے قیل و قال

آپ کی زیارت ہمارے ہر سوال کا جواب ہے۔ اور بے شک و شبہ  
 آپ کی وساطت سے ہماری مشکل حل ہو جاتی ہے۔

ہیں پیرِ الا کہ با پیر ہائے شیخ  
 تا بہ بینی عون لشکر ہائے شیخ

قربِ خداوندی کی منزلوں میں خبردار آگے و ترم نہ رکھنا مگر مرشد کامل  
 کی وساطت کے ساتھ تاکہ تمہیں مرشد کے لشکروں کی تائید نظر آنے لگے اور تم  
 آگے پرواز کر سکو۔

چوں تو خواہی ہمیشینی با خدا  
 روشنشیں تو در حضورِ اولیاء

اگر تو اللہ تعالیٰ تک پہنچنا چاہتا ہے تو جا۔ اور اولیائے کرام کی صحبت  
 اختیار کر۔

چوں شدی دور از حضورِ اولیاء  
 در حقیقت گشتہ دور از خدا

اگر تو عارفانِ حق کی صحبت سے دور ہو گیا، تو اچھی طرح سمجھ لے،  
درحقیقت تو اللہ تعالیٰ سے دور ہو گیا۔

بچوں تو پیوندی بداں شہ شہ شوی  
ذرّہ باشی ولیکن مہ شوی

جب تو اس بادشاہ یعنی مرشدِ کامل سے جا ملا تو سمجھ لے اب تو بھی  
بادشاہ بن جائے گا۔ اگرچہ ذرّے کے مانند حقیر ہے لیکن ان کی برکتِ صحبت  
سے چمکتا ہوا چاند بن جائے گا۔

ہیں بشتو تو خاکِ پائے اولیاء  
تا بہ بسینی زابتدانا انتہا  
میری بات سن جا اور اولیاءِ کرام کے پیروں کی دھول بن جا تاکہ تجھ کو  
ابتدا اور انتہا سب نظر آنے لگے۔

نیم جاں بستانہ و صد جاں دہد  
آنچہ دروہمت نیاید آں دہد  
شیخِ کامل کی مقدس ذات وہ سنگِ پارس ہے کہ تیری مُردہ جان تجھ  
سے لیکر تجھ کو شو جان عطا فرمائے گا اور جو کچھ تیرے ذہن میں بھی نہیں  
آسکتا وہ تجھ کو عنایت فرمائے گا۔



از مقالات حضرت علامہ شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ

## نعت شریف

من گدائے تو یا رسول اللہ  
جاں فدائے تو یا رسول اللہ  
یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں آپ کی درگاہ عالیہ کا ایک کمینہ فقیر  
ہوں۔ اور میری یہ جانِ حقیر آپ پر قربان ہے۔

گر بیابم بہ دیدہ سرمہ کشم  
خاک پائے تو یا رسول اللہ  
یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے دل میں یہ حسرت موجزن ہے  
کہ اگر مجھ کو حضور والا کے قدم ناز کی خاک میسر آجائے تو میں اس کو اپنی آنکھوں  
میں سرمہ بنا کر لگاؤں۔

کاش ہر موئے من زباں بوئے  
درشنائے تو یا رسول اللہ  
یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا اچھا ہوتا کہ میرے ہر رونگٹے  
آپ کی تعریف و توصیف بیان کرنے کے لئے زبان بن جاتے۔  
ارحم الرحمین نہ ہم بخشد  
بے رضائے تو یا رسول اللہ  
یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرا اس بات پر ایمان ہے کہ جس

شخص سے آپ راضی نہیں ہوں گے اس کو اللہ تعالیٰ بھی معاف نہ فرمائے گا۔  
 سر نہاد است بر درت سعدی  
 در ہوائے تو یا رسول اللہ  
 سعدی نے نہایت عاجزی و انکساری کے ساتھ اپنا سر آپ کی چوکھٹ  
 پر رکھ دیا ہے۔ اس امید پر کہ اس ناچیز سے راضی ہو جائیں۔

## نعت

صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

امام رسل پیشوائے سبیل

امین خدا مہیٹ جب ربیل

آپ تمام رسولوں کے پیشوا۔ صراط مستقیم کے ہادی اللہ تعالیٰ کے احکام کے  
 امین جبرئیل علیہ السلام کے نازل ہونے کی جلوہ گاہ ہیں۔

شفیع الوری خواجہ بعث و نشر

امام الہدی صدر دیوان حشر

آپ دونوں جہان کے شفیع۔ میدان حشر کے سردار ہدایت کرنے والوں  
 کے امام میدان قیامت کے صدر نشین ہیں۔

کلیمے کہ چرخ فلک طور اوست

ہمہ نور ہا پر تو نور اوست

آپ ایسے کلیم ہیں کہ آسمان ہفتمین آپ کا کوہ طور ہے اور تمامی انوار

آپ کے پر تو سے ظہور پذیر ہوتے ہیں۔

یتیمے کہ نا کردہ قرآن درست  
کتب خانہ چند ملت بشت

آپ ایسے یتیم ہیں کہ آپ نے قرآن شریف کے لئے کسی استاد کے سامنے  
زانوئے ادب تہہ نہیں کیا مگر تمام مذہبوں کی کتابوں کو منسوخ و غیر مفید قرار دے دیا۔

چناں گرم در تیر قربت براند  
کہ در سدرہ جبرئیل ازو باز ماند

آپ نے میدان قرب میں گر محوشی کے ساتھ ایسا سفر فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام  
بھی مقام سدرہ میں پہنچ کر آپ سے پیچھے رہ گئے۔

بدو گفت سالار بیت الحرام

کہ اے حایل وحی برتر خرام

آپ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی  
لانے والے اے مقرب فرشتے ہمارے ساتھ آگے بڑھیے۔

بگفتا فراتر مجالم نماند

بماندم کہ نیروے بالم نماند

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے خدمت اقدس میں عرض کیا: حضورِ عالی آگے  
جانے کی مجھ میں طاقت نہیں ہے۔ میں اپنے مقام سدرہ سے آگے نہیں جاسکتا۔

اگر یک سرموئے برتر پریم  
 فروغِ تجلی بسوزد پریم  
 اگر میں اپنے مقامِ سدرۃ المنتہیٰ سے ایک بال کے برابر بھی اوپر پرواز کروں  
 تو تجلیاتِ الہیہ کی طیش سے میرے سارے پر جل جائیں گے۔

مناند بعضیاں کسے درگرو  
 کہ دارِ چینیں سیدے پیشرو  
 کوئی شخص بھی گناہوں کے سبب مبتلائے مصیبت نہ رہ جائے گا جو کہ  
 ایسا سردار اپنا پیشوار کھتا ہے۔

چہ کم گرد دالے صدر فرخندہ پی  
 ز قدر رفیعت بدرگاہِ حٰی  
 اے اولین و آخرین لوگوں کے ذی حشم سردارِ حی و قیوم باری تعالیٰ کے دربارِ عالیہ  
 میں آپ کی قدر و منزلت میں کونسی کمی آجائے گی۔

کہ باشندہ مشتے گدایانِ خیل  
 بہمانِ دارالسلامت طفیل  
 کہ ہم جیسے مٹھی بھر فقیروں اور بے سہاروں کی جماعت آپ کے طفیل سلامتی  
 کے گھر یعنی دارِ جنت کی بہمان ہو جائے۔

چہ و صفت کند سعدی نا تمام  
 علیک الصلوٰۃ اے نبی و السلام  
 سعدی ناچیز آپ کی تعریف کیابیان کر سکتا ہے۔ اے پیارے نبی آپ پر ہم

سب اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر دم اور ہر آن ہزار ہا درود سلام ہوں۔

## تیرا دیدار تمامی مشکلات کا علاج ہے

دیدارِ تو حیلِ مشکلات است

صبر از تو خلافِ ممکنات است

اے دوست تیرا دیدار ہماری تمامی پریشانیوں کا علاج ہے اور ہمارے لئے

تیرے بغیر چین نصیب ہونا ناممکن ہے۔

دیباچہ صورتِ بدیعت

عنوانِ کمالِ حسنِ ذات است

تیری انوکھی اور بے مثل صورت اللہ تعالیٰ کے بے پایاں حسن کا نشان ہے

لبہائے تو خضر اگر بیدے

گفتے لبِ چشمہ حیات است

آپ کے لبہائے مبارک کو اگر خضر علیہ السلام دیکھتے تو بیساختہ پکار اٹھتے

یقیناً یہ لبہائے مبارک تو چشمہ آب حیات سے ماخوذ ہیں۔

زہرا ز قبلِ تو نوشدارو ست

فحش از دہنِ تو طیبات است

آپ کی طرف سے اگر زہر بھی آتا ہے تو شہد کا مزہ دیتا ہے۔ آپ کے منہ سے

نکلی ہوئی بد مزہ بات بھی ہمارے لئے حلالت بخش ہے۔

آخر نگے بسوئے ماکن  
 کایں دولتِ حسن را زکوٰۃ است  
 ہم غریبوں کی جانب بھی نگاہِ کرم فرمائیے۔ کیونکہ یہی آپکی نگاہِ لطف و کرم  
 آپ کے حسن انمول کی زکوٰۃ ہے۔

چوں تشنہ بمسرد در بیاباں  
 چہ فائدہ گر جہاں فرات است  
 جب ایک پیاسا شخص ایک گھونٹ پانی نہ ملنے پر سنسان میدان میں  
 جان بحق ہو گیا۔ تو اگرچہ سارا جہاں وجہ و فرات ہو جائے اس کے لئے کیا فائدہ۔  
 سعدی غم نیستی ندارد  
 جاں دادنِ عاشقانِ نجات است  
 سعدی کو اپنے مرنے کا کوئی غم نہیں ہے کیونکہ عاشقوں کے لئے جان کا  
 نذرانہ دے دینا ہی باعثِ نجات ہے۔

کہ ہم خطا کے لئے ہیں تو ہے عطا کے لئے

بسیار سالہا بسرِ خاکِ بارود  
 کایں آبِ چشمہ آید و بادِ صبارود  
 ہمیں یہ بات اچھی طرح معلوم ہے کہ ہمارے مرنے کے بعد ہماری قبر کے  
 اوپر سے اس دنیا کے بہت سے سال گزریں گے۔ اس دریا کا پانی یوں ہی جاری  
 رہے گا اور ہوائیں ایسی ہی چلتی رہیں گی۔

ایں پنجسروز مہلتِ ایام آدمی  
 برخاکِ دیگران بتکبّر چرارود  
 جب ہمارا یہ حال ہے تو پھر آدمی کے لئے ہرگز یہ مناسب نہیں ہے کہ مہلتِ  
 زندگی کے یہ پانچ دن (ہفتے کے سات دنوں میں ایک آنے کا ایک جانے کا ہے)  
 دوسروں کی خاک پر تکبر کے ساتھ گزریں۔

اے دوست برجنازہ دشمن چوبگذری  
 شادی ممکن کہ بر تو ہمیں ماجرارود  
 اے دوست جب تو دشمن کے جنازے کی طرف سے گزرے تو ہرگز  
 خوش نہ ہو کیونکہ ایک دن تیرے ساتھ بھی یہی معاملہ پیش آئے گا۔  
 دنیا حریفِ سفلیہ و معشوقِ بیوفاست  
 چوں میرود ہر آئینہ بگزار تارود  
 اے دوست یہ دنیا بیوقوفِ ساتھی اور وفانہ کرنے والی معشوقہ کی طرح  
 ہے جس ڈھنگ سے بھی یہ چل رہی ہے۔ اس کے حال پر چھوڑ دے یہاں تک کہ  
 قصہ پاک ہو جائے۔

برسائبانِ حسنِ عملِ اعتماد نیست  
 سعدی مگر بسایہ لطفِ خُدارود  
 اپنے اچھے اعمال کی چھت اس قابل نہیں ہے کہ اس پر بھروسہ کیا جائے  
 پس اے سعدی دعا کر کہ اے باری تعالیٰ ہم پر ہمیشہ تیرے لطف و کرم  
 کا سایہ رہے۔

یارب مگیر بندۂ مسکین و دستگیر  
 کز تو کرم فزاید و از ما خطار و د  
 اے مولائے کریم مجھ بندۂ مسکین کی گرفت نہ فرما بلکہ میری مدد فرما کیونکہ  
 یہ امر اظہر من الشمس ہے کہ ہم خطا کے لئے ہیں تو ہے عطا کے لئے۔

جب تک رنج برداشت نہ کرو گے گنج تک نہ پہنچو گے

آن بار کہ گردوں نکشد یارِ شبِ کز  
 گر بردلِ عاشقِ بنہد بارِ نباشد  
 دوست کا وہ بوجھ کہ جس کو آسمان نہ اٹھا سکا جب یارِ غمگسار اپنے  
 عاشق کے دل پر رکھتا ہے تو وہ ہرگز بوجھ محسوس نہیں کرتا۔  
 تا رنجِ تحملِ نکنی گنج نہ بینی  
 تا شبِ نرود صبحِ پدیدار نباشد  
 جب تک رنج برداشت نہ کرو گے ہرگز خزانہ حاصل نہ کر سکو گے۔ دیکھو  
 جب تک تکلیف دہ رات کی تاریکی نہیں گزر جاتی صبح کی روشنی نمودار نہیں ہوتی۔

آہنگِ درازِ شبِ درِ سجوریِ مشتاق  
 با آن نتوان گفت کہ بیدار نباشد

مرد عاشق کے دل کی پریشانیوں اور درازیِ شب کی مصیبتوں کا حال ہرگز  
 وہ شخص نہیں سمجھ سکتا جو کہ شب بیدار نہ ہو یعنی راتوں کو جاگنے والا نہ ہو۔



گر دست بستمی بری عشق ہماں است  
 کا نجا کہ ارادت بود انکار نباشد  
 ترجمہ :- اگر دوست قتل کرنے کے ارادے سے تلوار کھینچ لے اور عاشق گردن  
 پیش کر دے تو سمجھ لے عشق اسی کا نام ہے کیونکہ جہاں ارادت (ولی لگاؤ) ہوتی ہے  
 تو وہاں انکار نہیں ہوتا۔

دل آئینہ صورت چہن است و لیکن  
 شرط است کہ بر آئینہ زنگار نباشد  
 ترجمہ :- یقیناً دل چہنی آئینے کی صورت ہے جو کہ بالکل صاف و شفاف ہوتا ہے  
 اور سامنے والے نقش کو من و عن ظاہر کر دیتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ کدورتوں کے  
 باعث زنگ آلود نہ ہو۔

سعدی حیواں را کہ سراز خواب گراں شد  
 در بند نسیم خوش اشجار نباشد  
 ترجمہ :- اے سعدی وہ حیوان جو صبح کے وقت گہری نیند کا متوالا ہے وہ  
 علی الصبح درختوں پر چلنے والی نسیم سحری کے لطف کو کیا جانے۔  
 آں را کہ بصارت نبود یوسف صدیق  
 جائے بفروشد کہ خریدار نباشد  
 ترجمہ :- جس شخص کی آنکھیں روشنی سے محروم ہیں اور وہ خوبصورت اور  
 بد صورت کی پہچان سے قاصر ہے۔ وہ یوسف صدیق کو کیا پہچانے گا بلکہ وہ  
 شخص ان کو ایسی جگہ فروخت کرتا ہے جہاں کوئی خریدار نہ ہو۔

## تو جمال میں آفتاب کے مانند ہے

اگر مہیات بخشی و گرم مہات خواہی  
سر بسندگی بجمکت بہنم کہ بادشاہی  
اے محبوب من خواہ آپ مجھے زندہ رکھیں یا میرے قتل کا حکم فرمائیں  
بہر حال میں آپ کے ہر حکم کی تعمیل کروں گا۔ اس وجہ سے کہ آپ میرے  
دلنشین بادشاہ ہیں۔

من اگر ہزار خدمت بکنم گناہگارم  
تو اگر ہزار چوں من بکشتی کہ بے گناہی  
میں اگرچہ ہزار ہا بسندگی بجالاؤں پھر بھی گناہگار ہوں۔ اور آپ اگر  
میری طرح ہزاروں کو قتل کر دیں تو بھی کوئی بات نہیں۔ اس وجہ سے کہ آپ  
بے گناہ ہیں۔ اور ہم سب آپ کی ملک ہیں۔

تو بافتاب مانی بجمال حسن و طلعت  
کہ نظر نمی تواند کہ بہ بینت کمساری  
اے میرے محبوب آپ باعتبار حسن و جمال مانند آفتاب ہیں کیونکہ آپ کے  
بے پناہ حسن کو کما حقہ دیکھنے سے میری آنکھ قاصر ہے۔

بخدا اگر بدردم بکشتی کہ برنگردم  
کے از تو چوں گریزد کہ تو آتش گریز گاہی  
اے محبوب من اگر تو مجھ کو نہایت بیدردی سے قتل کرے تو بھی پیچھے

نہ ہٹوں گا کیونکہ میری بازگشت اور جائے پناہ تیرے سوا اور کوئی دوسری  
نہیں ہے

وگر ایس شب درازم بکشد در آرزویت  
نہ عجب کہ زدم گرم بہ نسیم صبحگاہی  
تیری طلب و آرزو میں میرے سحر کی شرب درازا اگر مجھ کو قتل بھی کر دے  
اس کے باوجود تیری جانب سے آنے والی نسیم سحری سے میں زندہ ہو جاؤں گا  
اور یہ کوئی تعجب کی بات نہ ہوگی۔

حضرے چو کلک سعدی ہمہ روز در سیاحت  
نہ عجب کہ آپ حیواں بدر آید از سیاہی  
جس طرح حضرت خضر علیہ السلام روز و شب سیاحت میں ہیں۔ سعدی  
کا قلم بھی کہیں نہیں ٹھہرتا۔ اس سیاحت کی بدولت حضرت خضر نے سیاہی  
کے اندر سے چشمہ آپ حیات پالیا۔ تو جائے تعجب نہیں کہ سعدی کے لئے بھی  
قلم کی سیاہی کے پردے سے آپ حیواں میسر آجائے۔

جہاں تک ہو سکے اپنی عمر کے اوقات کو ضائع مت کرو

اگر لذتے ترک لذت بدانی  
وگر شہوت نفس لذت سخوانی  
اے مخاطب اگر تجھ کو ترک لذات کا مزہ حاصل ہو جائے تو کبھی بھول کر  
بھی نفسانی خواہشات کی لذت کا نام نہ لے گا۔

سفر ہائے علوی کس مرضِ جاننا  
 گراز چنبر پادشس اورا رہسانی  
 اے برادر تیری جان کا سیمرغ عالمِ علوی کا بہت سا سفر طے کرے  
 اگر تو اُس کو اپنی خودی کے پنجرے سے آزاد کر دے۔

ولیکن ترا صبر عنقا نباشد  
 کہ در دامِ شہوت بکنجشک مانی  
 ولیکن افسوس کہ تجھ کو ہما جیسا صبر حاصل نہیں بلکہ تو کنجشک (گوروا)  
 کے مانند شہوت کے جال میں پھنسا ہوا ہے۔

تو ایں صورتِ خود چناں می پرستی  
 کہ تا زندہ رہ بمعنی نداری  
 تو اس ظاہر پرستی میں اس قدر مستغرق ہے کہ میں سمجھتا ہوں مرنے  
 دم تک بھی حقیقت کا راستہ نہ پاسکے گا۔

گراز باغِ اُنس کیسا ہے بروید  
 گیا بہت نمساید گل بوستانی  
 اے مخاطب اگر تیرے اُنس و محبت کے باغ میں ایک چھوٹا سا بھی پودا  
 اُگ جائے یعنی تیرے دل میں اللہ تعالیٰ کی معرفت و محبت پیدا ہو جائے تو  
 تیری نگاہوں میں ایک چھوٹا سا پودا بھی باغ میں کھلے ہوئے گلاب کی مانند نظر آئیگا۔  
 بملکے دنیٰ میں شاید خریدن  
 اگر قدر نقدے کہ داری بدانی

اے مخاطب جو نقد تو رکھتا ہے اگر اسکی حقیقت تیری سمجھ میں آجائے  
تو جان لے گا کہ اس سے کوئی چیز تو ملکِ آخرت میں نہیں خرید سکتا۔

وصیت ہمیں است جان بردار  
کہ اوقات ضائع مکن تا تو انی

اے برادر میری طرف سے تیرے لئے یہی وصیت کافی ہے کہ جہاں تک  
ہو سکے اپنی عمر کے اوقات کو ضائع مت کر۔

## دوست کی جفا پر صبر کرنا چاہئے

دردِ لیت دردِ عشق کہ ہمیشہ طیب نیست

گر درد مند عشق بسا لہ غریب نیست

دردِ عشق ایسا درد ہے کہ جس کا کوئی طیب نہیں ہے۔ پھر اگر کوئی عشق  
رہے والا شخص آہ و بکا کرتا ہے تو جائے تعجب نہیں۔

دانند عاقلان کہ مجائین عشق را

پر وائی پندِ ناصح و قولِ ادیب نیست

تمام عقلمند اس بات کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ عشق کے دیوانوں کو  
نصیحت کرنے والوں کی نصیحت اور ادب سکھانے والوں کی باتوں کی مطلق  
پر واہ نہیں ہوتی۔

ہر کو شرابِ شوق نخوردہ است و دروزو

آنست کز جیاتِ جہانش نصیب نیست

جس شخص نے دوست کے ملاقات کی شراب کو نہیں چکھا اور دوست  
کی لقا کا درو اُس کے دل میں پیدا نہیں ہوا۔ یوں سمجھو گویا اس کو حیاتِ دنیا  
سے کوئی حصہ نہیں ملا۔

درمشک وعود و عنبر و امثالِ طیبات  
خوشترز بونے دوست دگر سچ طیب نیست

دوست کے دیوانوں کے نزدیک مشک وعود و عنبر اور جس قدر بھی خوشبودار  
اشیا ہیں، دوست کی خوشبو سے بڑھ کر کوئی بھی عطر خوشبودار نہیں ہے۔

گر دوست واقف است کہ ہر ماچہ می رود  
باک از جفائے دشمن و جو رقیب نیست  
جو کچھ ہم پر گذر رہا ہے۔ اگر دوست اُن باتوں سے واقف ہے تو پھر دشمن کی  
دشمنی اور مدعی کا کوئی خوف نہیں۔

سعدی ز دوست دوست شکایت کجا بری  
ہم صبر از جیب چو صبر از جیب نیست  
اے سعدی دوست کی طرف سے آئی ہوئی تکالیف کی شکایت لے کر  
کہاں جا رہے ہو۔ دوست کی تکالیف پر صبر ہی بہتر ہے۔ کیونکہ دوست کے بغیر بھی تو  
چارہ نہیں ہے۔

اے دوست مجھ مسکین پر رحم فرما

ز حد گذشت جدائی میان ما اے دوست  
بیا بیا کہ غلام تو ام بیا اے دوست

اے دوست ہمارے اور تمہارے درمیان جدائی حد سے زیادہ گذر گئی۔ آپ کا میں غلام ہوں۔ آپ کرم فرمائیے اور تشریف لائیے۔

ہزار سال پس از مرگ من چو باز آئی  
ز خاک نعرہ برآید کہ مر جبا اے دوست

اے دوست میرے مرنے کے ہزار سال بعد بھی اگر تو میرے پاس آئے گا تو یقیناً میری قبر کی خاک سے یہی نعرہ بلند ہوگا۔ مر جبا اے دوست خوش آمدید۔

اگر بخوردنِ خون آمدی ہلا برنجیز

وگر بہ بردنِ دل آمدی بیالے دوست

اے دوست اگر میرے قتل کے ارادے سے آیا ہے تو جلدی اٹھ یہ میرا سر حاضر ہے۔ اور اگر دل لینے کا قصد ہے تو بسم اللہ آئیے یہ آپ کے سامنے موجود ہے۔

بساز با من رنجور ناتواں اے یار

بہ بخش بر من مسکیں بے نوا اے دوست

اے دوست مجھ کمزور بیمار کے ساتھ ایک لمحہ موافقت کر۔ اور اس مسکین و

بے نوا پر رحم فرما۔

حدیثِ سعدی اگر نشنوی چہ چارہ کند

بدشمنان نتوان گفت ماجرا اے دوست

اے دوست سعدی کی باتیں اگر تو نہیں سنتا تو پھر کیا کرے اور اسکے

بس میں کیا ہے مگر اس کے باوجود سعدی دشمنوں اور غیروں کے سامنے اس

ماجرے کو ہرگز بیان نہیں کر سکتا۔

## محبت کے جنگل کا کانٹا بھی گلابِ ریحان ہے

ہزار سختی اگر برمن آید آسان است

کہ دوستی و ارادت ہزار چنبراں است

اے دوست اگر تیری جانب سے ہزار سختیاں مجھ پر آئیں پھر بھی آسان

ہیں کیونکہ تیرے ساتھ میری دوستی اور ارادتمندی ہزار ہا درجہ آگے ہے۔

سفرِ دراز نباشد پائے طالبِ دوست

کہ خارِ دشتِ محبت گلستِ ریحان است

دوست کے طلبگار کے نزدیک اگرچہ سفر کتنا ہی دراز ہو، درازی سفر کا

احساس بھی نہیں ہوتا۔ کیونکہ عشق و محبت کے جنگل کے کانٹے بھی گلابِ ریحان (خوشبودار گھاس) معلوم ہوتے ہیں۔

اگر تو جو رکھی جو نیست ترتیب است

وگر تو داغِ نہی داغِ نیستِ درمان بہت

اے دوست اگر تو ظلم کرتا ہے ظلم نہیں ہے بلکہ ایک احسان ہے اگر

تو نشتر لگائے نشتر نہیں بلکہ مرہم و دوا ہے۔

من از کنارِ تو دورا و فتا وہامِ چہ عجب

گرم قرار نباشد کہ داغِ ہجرانست

اے دوست تجھ سے میں دور پڑا ہوں۔ ایسی حالت میں اگر مجھ کو قرار



نہ آئے تو جلتے تعجب نہیں کیونکہ اس حالت کا ورود بسبب داغ ہجر ہے۔  
 اگر نگار مرا خونِ دل بخواہد ریخت  
 مخالفت نکم آں کنم کہ فرمان است  
 اگر دوست میرے دل کا خون کرنا چاہتا ہے تو ہرگز اس کی مخالفت نہ  
 کروں گا بلکہ وہ کروں گا جو فرمانِ دوست ہے یعنی جو کچھ دوست کا حکم ہے۔  
 جماعتے کہ ندانند حظِ روحانی  
 تفاوتے کہ میانِ دو اب و انسان است  
 جو جماعتِ حظِ روحانی و لطافتِ قلبی سے نا آشنا ہے۔ اُس جماعت  
 اور حظِ روحانی سے واقف کار جماعت میں اتنا فرق ہے جس قدر جانور اور  
 انسان میں ہے۔

مانا کہ ہم گناہگار ہیں لیکن تو دریا رحمت سے

اے یارِ ناگزیر کہ دلِ درموائے تُست  
 جانِ نیرار قبول کنی ہم فدائے تُست

اے دوست تو یارِ ناگزیر ہے یعنی میرے دل کو تیرے بغیر چارہ نہیں ہے  
 اور تیری تمنا رکھتا ہے۔ اگر تو میری جان کو قبول فرمائے تو یہ بھی تجھ پر قربان ہے۔

غوغائے عارفاں و تمنائے عاشقاں  
 حرصِ بہشت نیست کہ شوقِ تقارے تست

تمامی عارفوں کے مجاہدات اور مقالات کے زور و شور اور عاشقوں کی تمناؤں

کاماً حاصل بہشت کے حصول کا لالچ نہیں ہے بلکہ تیرے دیدار کے شوق کے باعث ہے۔

گرتاج می نہی غرض ما قبول تست  
ور تیغ می زنی طلب ما رضائے تست

اے دوست اگر تو ہمارے سر پر تاج رکھتا ہے تو ہماری خوشی اس لئے  
ہوتی ہے کہ تو نے مجھ کو قبول فرمایا ہے اور اگر ہماری گردن پر تلوار چلاتا ہے تو بھی  
ہمیں خوشی حاصل ہوتی ہے کیونکہ ہماری مراد تو صرف تیری رضا ہے۔

گر بندہ می نوازی و گربند می کنی  
شادی بروزگار کسے کا شنائی تست

اے دوست اگر تو نوازش فرمائے یا قید حقیقی خوشی اس شخص کے لئے ہے  
جو تیرا دوست ہو گیا ہے۔

قومے ہوائے نعمت دنیا ہی کنند  
قومے ہوائے عقیقی و مارا ہوائے تست

اے دوست کچھ لوگ ہیں جو دنیا کے طلبگار ہیں۔ کچھ لوگ ایسے ہیں جو جنت  
کے خریدار ہیں مگر میرے دل میں تو صرف اور صرف تیری طلب موجزن ہے۔

قوت روان شینفتگان التفات تو  
آرام جان زندہ دلاں مرحبائے تست

اے دوست جو تیرے دلدادہ ہیں ان کے دلوں کی غذا صرف تیری نظرِ کریم  
ہے اور اہل دل حضرات کے دلوں کا آرام صرف اس امر میں ہے کہ تیری تقا نصیب ہو۔

گر ما مقصّریم تو دریائے رحمتی  
جرمے کہ می رود بامید عطاے تست  
اے دوست اگرچہ ہم قصور وار گناہگار ہیں لیکن تو رحمت و کرم کا دریائے  
بیکنار ہے۔ ہم سے کچھ بھی جرم سرزد ہوتا ہے مگر وہ تیرے جود و عطا کی امید سے  
خالی نہیں ہوتا۔

شاید کہ در حساب نیاید گناہ ما  
آنجا کہ فضل و رحمت بے منتہائے تست  
ہمیں بہت امید ہے کہ ہمارا گناہ کسی حساب میں شمار نہ ہو سکے گا۔ اس  
مقام پر جہاں تیرے فضل و رحمت کی کوئی انتہا نہیں ہے۔  
کس رابقائے دائم و عہدِ مہتمم نیت  
جاوید پادشاہی و دائم بقائے تست  
کسی کو بقائے دائمی اور دوام زندگی کا شرف حاصل نہیں۔ مگر اے  
دوست ہمیشگی کی بادشاہی اور بقائے دائمی صرف تیرے لئے ہے۔  
ہر جا کہ پادشاہی و صدری و سروری است  
موقوف آستانِ در کبریاے تست  
جس مقام کو دائمی بادشاہی، دائمی صدری اور دوامی سروری حاصل ہے  
وہ صرف تیرے بے نیاز اور بارگاہِ عالیہ پر موقوف ہے۔  
سعدی ثنابہ تو نتواند بشرح گفت  
خاموشی از ثنابہ تو حد ثنابہ تست

سعدی تیری ثنا و صفت بیان کرنے سے جیسی کہ تیرے سزاوار ہے  
عاجز و قاصر ہے۔ پس اس صورت میں تیری حمد و ثنا بیان کرنے سے  
خاموش ہو جانا ہی تیری حمد و ثنا ہے۔

## مردِ خدا مشرق ہو کہ مغرب کہیں بھی اجنبی نہیں ہے

آں را کہ جائے نیست ہمہ شہر جائے اوست  
درویش ہر کجا کہ شب آمد سرائے اوست  
جس شخص کا کوئی جائے قیام نہیں ہے۔ کُل شہر اس کا جائے قیام ہے۔  
کیونکہ مردِ درویش کے لئے جہاں رات آگئی وہی اس کی سزا (مکان) ہے۔  
بے خانماں کہ بیچ ندارد بجز خدا  
اور اگر امگو کہ سلطان گئے اوست  
جو شخص کہ خدائے تعالیٰ کے سوا اپنے ساتھ کوئی ساز و سامان نہیں رکھتا  
اس کو محتاج مت کہو کیونکہ سلطانِ وقت خود اس کا محتاج ہے۔  
مردِ خدا بمشرق و مغرب غریب نیست  
ہر جا کہ می رود ہمہ ملک خدائے اوست  
اللہ تعالیٰ کا مردِ عارف خواہ مشرق ہو خواہ مغرب یعنی دنیا کے کسی گوشے  
میں ہو اجنبی نہیں ہے کیونکہ وہ جہاں کہیں بھی جاتا ہے اللہ تعالیٰ کی ہر چیز اسکی ہے۔  
آں کز تو نگرگی و بزرگی و خواجگی  
بیگانہ شد ہر کہ رسد آشنائے اوست

جو شخص دولت مند، بزرگی اور سرداری سے کنارہ کش ہو گیا۔ اب وہ  
شخص جس کے پاس بھی پہنچے گا وہی اس کا دوست بن جائے گا۔

عاشق جو بر مشاہدہ دوست دست یافت  
برہر کہ بعد ازاں نگر د از دہائے دوست

عاشق خدا جب مشاہدہ دوست تک رسائی حاصل کر لیتا ہے تو ہر  
کسی سے دور بھاگتا ہے اور اپنے سامنے والے کو اڑدھا سمجھتا ہے کیونکہ وہ شخص  
اس کے مشاہدے میں خلل انداز نظر آتا ہے۔

بگذار ہر چہ داری و بگذر ہیچ نیست  
ایں پنج روز عمر کہ مرگ از قفائے دوست

ای مخاطب جو کچھ اپنے پاس رکھتا ہے سب کو خیر باد کہہ دے اور  
آگے بڑھ جا کیونکہ یہ سب کچھ ہیچ و بیکار ہیں۔ تیری اس انمول پنج روزہ زندگی  
کے لئے جس کے گھات میں موت لگی ہوئی ہے۔

ہر آدمی کہ کشتہ شمشیر عشق گشت

گو غم مخور کہ ملک ابد خون بہائے دوست

ہر وہ شخص کہ عشق کی تلوار سے قتل ہو گیا۔ اس سے کہہ دو کہ غم مت کر۔

اب اس قتل کے بدلے میں تجھ کو ہمیشہ قائم رہنے والا ملک دیا جائے گا۔

از دست دوست ہر چہ ستانی شکر بود

سعدی رضائے خود مطلب تار ضائے دوست

دوست کے ہاتھوں تجھ کو جو کچھ بھی ملے گا نہایت فریدار ہوگا۔ اے سعدی

رضائے دوست میں اپنی رضا کو گم کر دو اور کوئی شے ایسی طلب کرو جس میں اسکی رضائے ہو۔

## طالبانِ عقیقی کا شیوہ زندگی کرمِ لطف اور احسان

چوکے درآید از پائے و تو دستگاہ داری

گرت آدمیتے ہست بدش نگاہ داری

اگر کوئی شخص آفاتِ ارضی و سماوی کے باعث مجبور ہو گیا اور تو اسکی

مدد کر سکتا ہے، اگر تجھ میں کچھ انسانیت ہے تو ضرور اس کی دلجوئی میں کوشش کر۔

برہ بہشت فردا نتوان شدن بجز

مگر از دیارِ دنیا کہ بہ بردِ راہ داری

کل فردائے قیامت کوئی بھی شخص میدانِ محشر سے بہشت میں نہ جا

سکے گا۔ مگر ہاں وہ شخص کہ جو اس دنیا سے اپنے ساتھ زادِ راہ لے کر گیا ہے۔

ہمہ عیبِ خلق گفتن نہ مرّت است مردی

نگہے بہ خویشتن کن کہ ہمہ گناہ داری

تمام مخلوقِ خدا کی عیب گیری کرنا نہ تو جو ان مردی ہے اور نہ انسانیت۔

ذرا اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھ تو خود کس قدر گناہگار ہے۔

رو طالبانِ عقیقی کرم است لطفِ احسان

تو چہ از نشانِ مرداں بجز این کلاہ داری

آخرت کے طلبگار مردوں کا طریقہ ہمیشہ دوسروں کے ساتھ کرم نوازی

بند پروری اور احسان مندی رہا ہو۔ تو اپنی اس اونچی ٹوپی کے سوا جو ان مردوں کا کونسا نشان رکھتا،

بکدام رو سپیدی طمع بہشت داری  
 تو کہ در خریطہ چندیں ورق سیاہ داری  
 تو اپنے کونسے نیک عمل کے بل بوتے پر جنت میں جانے کی آس  
 لگائے ہوئے ہے جبکہ تیرا یہ حال ہے کہ تیری جھولی میں نامہ سیاہ کے چند  
 اوراق کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔

بدر خدائی قر بے طلب اے ضعیف ہمت  
 کہ نماںد این تقرب کہ بہ پاوشاہ داری  
 اے مرد کم ہمت اللہ تعالیٰ کے دربار عالیہ میں نزدیکی حاصل کرنے کی  
 کوشش کر کیونکہ آج کا دنیوی تقرب شاہی کل تیرے کچھ کام نہ آئے گا۔  
 تو حساب خویشتن کن بحساب خلق سعدی  
 کہ بضاعت قیامت عمل تباہ داری  
 اے سعدی اہل دنیا کے ساتھ جیسا معاملہ تو نے کیا ہے اس کے مطابق  
 اپنے اعمال کا حساب کر، کیونکہ قیامت میں کام آنے والے سرمائے کی بہ نسبت  
 تیرے اعمال بالکل تباہ و برباد ہیں۔

تو مسافری و دنیا سر آب کاروانے  
 نہ معولست لپشتی کہ بایں پناہ داری  
 اے مخاطب تو مانند مسافر ہے اور دنیا ایک قافلہ لئے ہوئے دریا  
 کے کنارے کھڑی ہے۔ ایسی صورت میں دنیا کے قافلے سے نکل کر دریا پار کرنے  
 کے لئے تیری کشتی بالکل کمزور اور بے بنیاد ہے۔

## اس نعمت کا شکر ہم کس طرح ادا کر سکتے ہیں

خداوندے چنین بخشندہ داریم  
کہ باچندیں گنہ امیدواریم  
بجد و بے حساب بخشش کرنے والے خداوند تعالیٰ کے ہم سب بندے  
ہیں اور باوجود ہزار ہا معصیت و گناہ کے اُس کے لطف و کرم کی امید  
رکھتے ہیں۔

کہ بکشاید درے کا یزویہ بندو  
بیا ماہسم دریں درگہ بزاریم  
جس دروازے کو اللہ تعالیٰ بند کر دے اس کو کون کھول سکتا ہے پس  
ہم سب کو چاہئے کہ اپنی مشکلات سے نجات حاصل کرنے کے لئے اس کے  
دربار میں گریہ و زاری کریں۔

خدا یا گر بخوانی در برانی  
جز انعامت درے دیگر نداریم  
اے میرے مولا چاہئے تو اپنے لطف و کرم سے نوازے، چاہئے اپنے در  
سے بھگا کر ہمیں محروم کر دے مگر تیری نعمتوں کے حاصل کرنے کے لئے تیرے  
در کے سوا ہمارے لئے کوئی اور دروازہ نہیں ہے۔

سزائیم اگر بر بندہ بخششی  
وگر نہ از گنہ سر برداریم



اگر مجھ مسکین بندے پر بخشش فرمائے تو بیشک ہم کامیاب اور عزت والے ہیں ورنہ حقیقت تو یہ ہے کہ ہم اپنے گناہوں کے باعث تیرے روبرو سر بھی اونچا نہیں کر سکتے۔

زمشتِ خاک مارا آنریدی  
چگونہ شکر ایس نعمت گزاریم  
اے مولائے ما تو نے از راہِ کرم ایک مُشت (ایک مٹھی) خاک سے مجھ کو  
پیدا فرمایا۔ ہم اس کا شکریہ کیس طرح ادا کر سکتے ہیں۔

تو بخشیدی روان و عقل و امکان  
و گرنہ ما ہماں مُشتے غباریم  
اے مولائے ما تو نے اپنی قدرتِ کاملہ اور حکمتِ عظیمہ سے مجھ کو جان،  
عقل اور قوت عطا فرمائی ورنہ ہم تو وہی ایک مُشتِ غبار ہیں۔  
تو با ما روز و شب در خلوت و ما  
شب و روزے بغفلت می گزاریم  
اے میرے مولا تو ہمارے ساتھ رات اور دن خلوت اور جلوت میں  
موجود ہے مگر ہائے افسوس کہ ہم رات اور دن تجھ سے غفلت کی حالت میں  
گزار رہے ہیں۔

نگویم خدمت آوردیم و طاعت  
کہ از تقصیر خدمت شرمساریم  
اے میرے مولا میں یہ نہیں کہتا کہ میں نے تیری کوئی خدمت کی ہے یا

تیری عبادت کی ہے بلکہ میں تو صرف اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ خدایا میں  
 تیرے حضور اپنی غلطیوں کے باعث شرمندہ ہوں۔ تو ہم پر رحم فرما۔  
 زور و نشان کوئے انکار مارا  
 مگر از خاصانِ حضرت برکتِ برکتِ اریم  
 اے مولائے ما تو مجھ کو اپنے در کے فقیروں میں شمار کر لے۔ میں تو اپنی  
 کوتاہیوں اور گناہوں کے باعث تیرے بندگانِ خاص کی جماعت سے  
 کوسوں دُور ہوں۔

ندانم دیدنش را خود صفتِ چیت  
 بجز آں کز سماعش بے و تر اریم  
 میں اُس کے دیکھنے کی حقیقت اور ادراک کی صفت سے بے بہرہ ہوں۔  
 صرف اس بات کو سن کر کہ اس کا دیدار کل مومنوں کو نصیب ہو گا بے چین و  
 بے و تر اریم۔

شرابے در ازل در داو مارا  
 ہنوز از تاب آں مے در خماریم  
 اے مولائے ما اپنے لطف و کرم سے تو نے جو شراب روزِ اول پلائی ہے  
 آج تک اس کی مستی کے باعث ہم حالتِ نمار میں ہیں۔  
 چو عقل اندر نمی گنجید سعدی  
 بیاتنا سربہ شیدائے بر اریم  
 اے سعدی عشق و محبت کا فسانہ عقل و فہم سے باہر ہے لہذا اے دوستو

آؤ اس ترانے کو باواز شیدائی (عاشقانہ) شروع کریں۔

## اے ساقی شرابِ معرفت پلا

ساقیا مے وہ کہ ماوردی کش میخانہ ایم

باخرابات آشنا و از خرد بنگانہ ایم

اے مرشدِ ما شرابِ معرفت عنایت فرمائیے کہ ہم اس میخانہ کی  
تلچھٹ کے طلبگار ہیں۔ ہم اس میخانہ کے چاہنے والوں میں سے ہیں اور عقل  
کی دوراندیشیوں سے بیزار ہیں۔

خوشیتن سوزیم و جاں بر سر نہاد شمع وار

ہر کجا در مجلسی شمعی ست ما پروانہ ایم

ہم راہِ عشق میں شمع کے مانند اپنے کو جلانے والے اور جان کی بازی  
لگانے والے ہیں یا جہاں شمع روشن ہے وہاں پروانہ وار جان نثار کرنے والے ہیں۔

اہلِ دانش را دریں گفتار با ما کار نیست

عاقلاں را کے زیاں وارد کہ ما دیوانہ ایم

ان باتوں میں مجھ کو اہلِ عقل سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ اور میری ان  
باتوں سے اربابِ عقل کو کیا نقصان پہنچ سکتا ہے کیونکہ ہم دیوانے ہیں اور دیوانگی  
کی باتیں کر رہے ہیں۔

خلق می گویند جاہ و فضل در فرزانگی است

گو مباحث اینہا کہ ما رندانِ نافرزانہ ایم

دنیا والے کہتے ہیں کہ جاہ و مرتبہ کا حصول عقلمندی میں ہے۔ میں کہتا ہوں کہ مجھ کو یہ سب کچھ نہیں چاہئے۔ کیونکہ ہم تو طالبانِ دوست ہیں اور یہاں دانشمندی عذاب ہے۔

سعدیا گر بادۂ صافیت باید بازگو  
ساقیا مے دہ کہ مادروی کش میخانہ ایم  
لے سعدی اگر تجھے عرفانِ حق کی مستی کی شراب درکار ہے تو پھر آواز  
لگا۔ لے ساقی تو مجھے شرابِ معرفت عطا فرما۔ میں تو تیرے اس شراب خانے کی  
تپچھٹ کا پینے والا ہوں۔

## اظہارِ حسرتِ دیدار

امروز دیگرم بھنراق تو شام شد  
در آرزوئے وصل تو عمرم تمام شد  
اے محبوب تیری دُوری اور جدائی میں میرا آج کا دن بھی گذر گیا اور  
شام ہو گئی، اگرچہ میری تمام عمر یوں ہی تیرے آرزوئے وصل میں ختم ہو گئی۔

بستم بسے خیال کہ بنیم جمالِ دوست  
لیکن نشد میسر و سودائے خام شد

اے مخاطب اگرچہ میں نے بڑے بندھن باندھے اور بڑے منصوبے بنائے کہ دوست کا  
جمالِ جہاں آرا دیکھ سکوں لیکن میسر نہ ہو سکا اور محض ایک خیالِ خام ہو کر رہ گیا۔

آمد نمازِ شام و نیامد نگارِ من  
 اے دیدہ پاس دار کہ خوابتِ حرام شد  
 عشاء کا وقت آگیا اور میرا محبوب نہ آیا۔ اے میری آنکھو۔ ذرا کچھ تو  
 مجھ پر ترس کھاؤ کہ اب تم پر نیندِ حرام ہو چکی۔ جب یار نہیں تو نیند کیسی۔

## تاثیرِ صُحْبَتِ

گلے خوشبوئے در حمامِ روزے  
 رسید از دستِ محبوبے بدستم  
 ایک روز جب میں حمام میں گیا تو ایک خوشبودار مٹی ایک دوست  
 کے ہاتھوں مجھ کو موصول ہوئی۔

بدو گفتم کہ مُشکی یا عبیری  
 کہ از بوئے دل آویز تو مستم  
 میں نے متعجب ہو کر اس مٹی سے کہا کہ کیا تو مُشک ہے یا عبیر ہے کہ تیری  
 بے پناہ خوشبو سے میں مست ہو گیا۔

بگفتا من گلِ ناچینز بودم  
 ولیکن مُدّتے با گلِ نشستم  
 اُس مٹی نے زبانِ حال سے جواب دیا کہ نہ تو میں مُشک ہوں نہ عبیر  
 ہوں میں تو ایک بے قیمت مٹی ہوں لیکن حُسنِ اتفاق سے مجھ کو گلاب کے پھول  
 کے ساتھ مجالست نصیب ہو گئی۔

جمالِ ہمیشہیں درمن اثر کرد  
 وگر نہ من ہماں خاکم کہ ہستم  
 اس دوست کے حُسن نے میرے اندر ایسا اثر پیدا کر دیا ہے۔ ورنہ  
 میں تو وہی مٹی کی مٹی ہوں۔

### مَوْعِظَاتٌ وَنُصِيحَاتٌ

جز یادِ دوست ہرچہ کنی عمر ضائع است  
 جز سیرِ عشق ہرچہ بنجوانی بطلالت است  
 اللہ تعالیٰ کی یاد کے سوا جو کچھ بھی کرے گا درحقیقت اپنی عمر کو ضائع و  
 برباد کرنا ہوگا۔ اور اسرارِ حق کے سوا جو کچھ بھی پڑھے گا عمر گنوانے کے سوا کچھ  
 حاصل نہ ہوگا۔

سعدی بشتوئے لوحِ دل از نقشِ غیرِ حق  
 علمے کہ رہ بحق نہ نماید جہالت است  
 اے سعدی اپنے دل کی تختی کو اللہ تعالیٰ کے سوا جس قدر بھی نقوش ہیں انکو  
 دھوے کی کوشش کر۔ اور اللہ تعالیٰ کی پہچان کا علم سیکھ۔ کیونکہ وہ علم جو  
 اللہ تعالیٰ کا راستہ نہ دکھلائے وہ علم ضلالت اور گمراہی کے سوا کچھ نہیں۔

### پیشروالبیت

مرا پیر داناے مرشد شہاب  
 دو اندرز فرمود پر روتے آب

مجھ کو میرے مشفق پیسے حضرت شہاب الدین سہروردی نے دو نصیحتیں  
ایک دریا کے کنارے فرمائیں :-

یکے آں کہ بر خویش خود ہیں مباحش

دوم آں کہ بر غیبر بد ہیں مباحش

ایک یہ کہ ہرگز تیری نظر اپنی نیکیوں پر نہ ہو۔ دوسرے یہ کہ دوسروں کو

ہرگز بری نگاہوں سے مت دیکھ۔

## مُنَاجَاةٌ وَّلِکِبْرِ بَدْرٍ کَاہِ رَبِّ قَدِیرِ عَسْمَاءُ

تنم می بلرزد چو یاد آورم

مناجات شوریدہ در حرم

جب میں یاد کرتا ہوں میرا بدن کا پنے لگتا ہے ایک دل جلے شخص کی

دعا سے جبکہ وہ کعبہ شریف میں مناجات کر رہا تھا۔

کہ می گفت با حق بزاری بے

میفکن کہ دستم نیگرو کسے

وہ شخص اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت گریہ و زاری کے ساتھ کہہ رہا تھا

کہ اے مولائے من تو مجھ کو ایسی نازک صورت حال سے محفوظ رکھ جبکہ میرا کوئی

پُرساں حال نہ ہو۔

بلطفم بخواں یا مراں از درم

ندارد بجز آستانت سرم

اے مولائے ماخواہ تو مجھ پر کرم فرمائے یا اپنی درگاہ سے نکال باہر کر دے  
مگر میرا سرتیری چوکھٹ سے نہیں ہٹ سکتا کیونکہ دونوں جہان میں تیرے  
سوا میرا کوئی نہیں ہے۔

نہی تازد این نفس سرکش چناں  
کہ عقاش تو اندر گ رفتن عشاں

اے میرے مالک تو خوب جانتا ہے کہ میرے نفس اتارہ کی ایسی تیز و چست  
زقتار ہے کہ عقل اس کو ہرگز روک نہیں سکتی یعنی نفس کے آگے عقل عاجز  
و بیکار ہے۔

کہ بانفس و شیطان بر آید بزور  
نبردِ پلنگاں نیاید ز مور

اے میرے مولانا نفس اور شیطان کا مقابلہ اپنی طاقت سے کون کر سکتا ہے  
جس طرح کہ چیونٹی کا مقابلہ چیتے سے نہیں ہو سکتا۔ گویا ہماری مثال چیونٹی جیسی اور  
نفس و شیطان کی مثال چیتے کی طرح ہے۔

بمردانِ راہت کہ را ہے بدہ

وزیں دشمنانم پنا ہے بدہ

اے میرے مولانا اپنے نیک بندوں کے صدقے تو مجھ کو صراطِ مستقیم  
پر چلنے کی توفیق عطا فرما اور ان دونوں دشمنوں کے شر سے نجات عطا فرما۔

چہ عذر آرد از ننگ تر دامنی

مگر عجز پیش آورم کائے غنی



اپنی گناہگاری کے متعلق میرا کوئی عذر درست نہیں ہے میں تیرے  
حضور صرف اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ تیری ذات پاک غنی ہے اور میں  
ہمہ تن عاجز و لاچار ہوں۔

فقیرم بجزم گناہم مگیر  
عنی را ترحم بود بر فقیر

اے میرے مولا میں تیری بارگاہِ عالیہ کا سائل ہوں، میرے گناہوں  
کے سبب میری گرفت نہ فرما کیونکہ غنی ہمیشہ فقیروں پر رحم و کرم ہی فرماتے ہیں۔

ز مسکینم روتے در خاک رفت  
غبار گناہم بر افلاک رفت

اے میرے مولا مسکین کے باعث میرا چہرہ خاک آلود ہو رہا ہے اور  
میرے گناہوں کا غبار آسمان تک پہنچ چکا ہے۔

تو یک نوبت اے ابر رحمت بہار  
کہ در پیشِ باران نپساید غبار

اے میرے مولا تو مجھ پر رحم فرما کر اپنی رحمتوں کی بارش فرما کیونکہ بارش  
ہی کے سبب غبار مٹ جاتے ہیں۔ میرے لئے تیری رحمتوں کی بارش کے سوا کوئی  
چارہ کار نہیں ہے۔

ز جرمم دریں مملکت جاہ نیست  
ولیکن بملکے دگر راہ نیست

اے میرے مالک گناہوں کے سبب اس جہان میں میری کوئی قدر و منزلت

نہیں ہے مگر تو خوب جانتا ہے کہ تیرے ملک کے سوا میرے لئے اور کوئی جاگناہ  
نہیں ہے۔

تو دانی ضمیر زباں بستگاں

تو مہم نہی بردلِ خستگاں

اے میرے مولا ایسے لوگ جو بات نہیں کر سکتے تو ان کے دلوں کی

باتیں جانتا ہے اور زخمی دلوں پر مرہم رکھنا بھی تیرا ہی کام ہے لہذا میری  
باتوں کو پورا فرما اور میرے دکھی دل کا علاج فرما۔

خدا یا مقصّر بکار آمدیم

گنہگار و امیدوار آمدیم

اے میرے مولا یقیناً میں نے بہت کوتاہیاں کی ہیں اور مجھے

بہت سے گناہ سرزد ہوئے ہیں مگر پھر بھی میں تیرے حضور مغفرت و  
بخشش کی امید لے کر حاضر ہوا ہوں۔

خداوند گارا نظر کن بجود

کہ جسرم آمداز بندگاں در وجود

اے میرے مولا تو اپنے جود و کرم کی جانب نظر فرما۔ تیرے غلاموں

نے یقیناً جرم کا ارتکاب کیا ہے، اب صرف تیرے رحم و کرم کا سہارا ہے۔

کریم کا بہ رزق تو پروردہ ایم

یا نعم و لطف تو خورده ایم

اے کریم کار ساز تو نے ہی اپنے رزق سے ہم کو پالا ہے۔ اور ہمیشہ تیرا

لطف و کرم ہمارے شامل حال رہا ہے۔

عزیزی و خواری تو بخشی و بس  
عزیز تو خواری نہ بیند ز کس  
اے میرے مولا ہم سب کی عزت و ذلت تیرے ہاتھ میں ہے اور تو  
جس کو عزت بخشے اس کو کوئی بھی ذلیل نہیں کر سکتا۔ پس ہم سب پر  
رحم فرما۔ ہم تیرے لطف و کرم کے امیدوار ہیں۔

نَعْتُ بَحْضُوْرِ حَمْدٍ لِّلْعَالَمِيْنَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

از حضرت ابو علی شاہ قلند پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ  
اے نہایت حمد للعالمین  
یک گدائے فیض تو روح الامین  
اے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کی شمار و تعریف کے لئے لقب  
رحمۃ للعالمین بس ہے حضرت جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی آپ کے در اقدس  
سے فیض پانے والوں میں ایک گدا کے مانند ہیں۔

اے کہ نامت را خدائے ذوالجلال  
ز درستم بر جبہ عرش بریں

آپ کی وہ شان عظیم ہے کہ عزت و جلال والے رب نے عرش اعظم کی  
پیشانی پر آپ کا نام مبارک رقم فرمایا ہے۔

آستانِ عالیٰ تو بے مثل  
 آسمانے ہست بالائے زمیں  
 آپ کا آستانِ عالیٰ مرتبت بجد رونق افروز محسوس ہوتا ہے،  
 جس طرح زمیں کے اوپر آسمان رونق بخش ہے۔

آفریں برعالمِ حُسنِ تو باد  
 مبتلائے تست عالمِ آفریں  
 آپ کے حُسنِ جہاں تاب پر آفریں صد آفریں۔ آپ کے حسن کی تعریف  
 بیان کرنا ممکن نہیں۔ دریں صورت کہ عالم کا پیدا کرنے والا خود آپ کے  
 جمالِ باکمال پر شیدا ہے۔

یک کفِ خاک از درِ پر نورِ او  
 ہست مارا بہتر از تاج و نگین  
 آپ کے روضہ پر نور کی ایک مٹھی خاک ہمارے لئے تاجِ شہی اور  
 قیمتی نگینوں سے بہتر ہے۔

خرمن فیضِ ثرا اے ابرِ فیض  
 ہم زمیں و ہم زماں شد خوش چیں  
 اے جو دو کرم کی بارش کرنے والے بادل، آپ ہی کے فیض کے  
 کھلیان سے کیا زمین کیا زمین میں بسنے والے سبھی فیضیاب ہوتے ہیں۔

از جمالِ تو ہی بیستم مسار  
 جلوۂ در آئینہ عین الیفتیں

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے جمال باکمال کے پر تو سے ہم  
صبح و شام عین البیقین کے آئینہ میں پر تو جلوہ ذات دیکھ رہے ہیں۔

خلق را آغاز و انجام از تو هست

اے امّام اوّلین و آخرین

آپ کائنات میں آنے والے کیا اوّلین کیا آخرین کے امام ہیں۔ آپ کے  
تشریف لانے کے باعث اس جہان کی پیدائش کا آغاز ہوا اور آپ ہی کے  
تشریف لے جانے کے بعد اس جہان کا خاتمہ بھی ہوگا۔

غیر صلوة و سلام و نعت تو

بوعسلی رانیست ذکر دلنشیں

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ پر صلوة و سلام پڑھنے اور

آپ کی نعت شریف لکھنے پڑھنے کے سوا اور کوئی ذکر ہمارے دل کو خوش  
کرنے والا نہیں ہے۔

امن حضرت مجد و الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سرسندی

ہر دم خدا را یاد کن دلہائے عمگیں شاکن

بلبل صفت فر یاد کن مشغول شو در ذکر حقو

اے مخاطب ہر وقت اللہ تعالیٰ کی یاد کر اور اس کی یاد سے اپنے دل کو خوش کر۔

بلبل کے مانند اس کی یاد میں فر یاد کر اور ہمہ وقت اس کی یاد میں لگ جا۔

در روز باشی صائمًا در لیل باشی قائمًا  
 در ذکر باشی دائمًا مشغول شودر ذکر مہم  
 دن میں روزہ رکھ، بوقتِ شب اس کی یاد میں کھڑا رہ۔ ہمہ وقت زبان  
 اس کی یاد سے تر رکھ اور اس کی یاد میں لگ جا۔



ان مقالہ حضرت امیرِ حسن رحمۃ اللہ علیہ

## لَعْنَتُ شَرِيفٍ

حُسنِ یوسف دمِ عیسیٰ بد بیضا داری  
 اُنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری  
 یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ حُسنِ یوسف، دمِ عیسیٰ اور بد بیضا سے  
 ممتاز ہیں۔ الغرض دیگر حضرات کو جو کمالات تنہا تھا حاصل تھے آپ کی ذات  
 مقدسہ کو منجملہ وہ کمالات حاصل ہیں۔

شیدوہ شکل و شمائل حرکات و سکنات

خطِ سبز و لعل و رخِ زیباداری

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک محبوب میں جو خوبیاں بدرجہ اتم ہو سکتی  
 ہیں بطور شکل و صورت بروئے حُسنِ اخلاق و عادات بقدر حرکات و سکنات

وہ سب آپ کے اندر موجود ہیں۔ آپ خط سبز (نوجوانی) و لیل (حسن گفتار) اور چہرہ زیبا سے بھی ممتاز ہیں۔

سنبل و یاسمین و نسترن و سرو وہی

از سر زلف و عذار و قد بالاداری

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ دماغ کو معطر کر دینے والے گلہائے سنبل و یاسمین اور سرو وہی کے مانند ہیں اور آپ زلف دراز، چہرہ خوب اور قد و لحو رکھتے ہیں۔

تا تبسم نہ کنی عقل نگوید ہرگز

کاندریں آبِ خضر لولوئے لالہ داری

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ جب تک تبسم نہیں فرماتے عقل تسلیم نہیں کرتی مگر تبسم فرماتے ہی عقل بخوبی سمجھ لیتی ہے کہ آپ کا تبسم مانند آبِ خضر اور دندانہائے مبارک گہرا بیدار صفت ہیں۔

دل و دین بردے و ہوش منخرد و صبر قرار

دگر از خسرو بے دل چہ منتاداری

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کے دیدار نے خسرو کے دل، دین، ہوش و عقل اور صبر و تراسر سب کو چھین لیا۔ اب اس مسکین کے پاس اور کیا ہے جو آپ پر نثار کر سکے۔

## مُعْتَمَد

کردہ سنبل را پریشاں روئے تو  
 سحر دار دنگس جادوئے تو  
 اے محبوب من آپ کے چہرے کے حسن نے سنبل و ریحان کے حسن کو  
 بیکار و مات کر دیا ہے اور آپ کی جادو بھری نرگسی آنکھوں میں سحر کا کمال  
 پایا جاتا ہے۔

ترک من این مہ غلام روئے تو  
 حسن تُرکانِ جہاں ہندوئے تو  
 اے ترک محبوب من آپ کے حسن کے روبرو یہ چاند باعتبار حسنِ خوبی  
 بیکار ہے اور تمام جہان کے ترکوں کا حسن و جمال آپ کا دنی غلام ہے۔  
 در فراق تو نہادم جان و دل  
 ہر دو بر طاقِ خم ابروئے تو  
 اے محبوب من آپ کے دونوں جمیل ابروؤں کے فراق میں ہم نے  
 اپنی جان و دل کو کھو دیا ہے۔ لِّلّٰہِمْ پَر رَحْمِ فَرَمَیْے۔

خونِ من گر ریخت در کویت چہ پاک  
 خونہائے ماست اندر کوئے تو  
 اے محبوب اگر تیری گلی میں مجھ کو قتل کیا گیا تو مجھ کو کوئی خوف و ڈر نہیں ہے  
 کیونکہ تیری گلی ہم سب کی جاتے خونہا ہے۔



چند می پرسی کہ خسرو را کہ گشت  
 غمزنہ تو چشم تو ابروئے تو  
 اے محبوب آپ یہ کیوں پوچھ رہے ہیں کہ خسرو کو کس نے قتل کیا ہے۔ میں  
 خود بتا رہا ہوں کہ آپ کے ناز و ادا نے۔ آپ کی جادو بھری آنکھوں نے۔ آپ کے  
 سحر آفریں خم ابرو نے۔

## نعت

نمی دائم چہ منزل بود شب جائیکہ من بودم  
 بہر سو رقص لبم بود شب جائیکہ من بودم  
 مجھے یقینی طور پر معلوم نہیں کہ وہ کونسا مقام تھا جہاں رات کے  
 وقت میں گیا تھا۔ ہاں اتنا معلوم ہے کہ وہاں ہر طرف جاں نثار عاشقوں کا  
 رقص ہو رہا تھا۔ رات جہاں میں گیا تھا۔

پری سپیکر نگارے سرو قدے لالہ رخسارے  
 سراپا آفت دل بود شب جائیکہ من بودم  
 ایک نہایت حسین و جمیل محبوب۔ دل آویز قد۔ نور برستا ہوا چہرہ دکش  
 مکھڑے والا وہاں تھا جہاں رات کے وقت میں گیا تھا۔  
 رقیباں گوش بر آواز او در ناز و من ترساں  
 سخن گفتن چہ مشکل بود شب جائیکہ من بودم  
 دشمن اس محفل مبارکہ کی روئیداد معلوم کرنے کی گھات میں لگے ہوئے تھے،

یعنی شیطان اس حقیقت کے معلوم کرنے کے درپے تھا تاکہ راز فاش کر دے۔  
دریں صورت حال وہاں کچھ کہنا اور بولنا کس قدر مشکل تھا جہاں رات کے وقت  
میں گیا تھا۔

خدا خود میرے محفل بود اندر لامکان خسرو

محمد شمع محفل بود شب جائیکہ من بودم

اے خسرو اس واقعے کا ما حاصل سن۔ وہ مقام لامکان تھا یعنی اللہ تعالیٰ  
کے رہنے کی جگہ۔ اس وقت خود رب تبارک و تعالیٰ اُس محفل کا صدر نشین تھا  
اور اس محفل کو منور کرنے والے شمع صفت حضرت جناب روحی فدواہ مُحَمَّدٌ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے جہاں رات کے وقت میں گیا۔

انما مقالاً حضرت عراقی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ

یاری حقیقی کی یاد کے سوا جملہ خیالات کو خیر باد کہہ دے

مبند اے دل بجز در یادِ خودِ دل

امید از ہر چہ جز یاری است گسل

اے مخاطب تجھ پر واجب ہے کہ اپنے دل کی نگہداشت کے سوا کسی  
اور طرف اپنے دل کو نہ لگائے اور یاری حقیقی کی یاد کے سوا ہر قسم کی امیدوں کو  
دل سے نکال کر پھینک دے۔

زمنزل گاہِ دوناں رخت بر بند

ورائے ہر دُعا عالم جوئے منزل

اے مخاطب طلبگار دنیا کی صحبت سے کنارہ کش ہو جا اور ان  
دونوں جہانوں سے ہٹ کر اپنی منزل تلاش کر یعنی منزل گاہِ حق (کامکان)  
تک پہنچنے کی کوشش کر۔

بروں کن از دروں سودائے گیتی  
کمزیں سودا بجز سودا چہ حاصل  
اے مخاطب اپنے دل سے دنیا کے لگاؤ کا جنون نکال دے۔ کیونکہ  
اس در دوسری سے کچھ حاصل حصول ممکن نہیں ہے۔

قدم برفسرقِ عالم نہ عسراقے  
منانے تا دریں جا پائے در گل  
اے عرافی اس دنیا کے سر پر قدم رکھ دے یعنی سب کو نیست سمجھ لے  
تا کہ تو اس کیچڑ میں پھنس نہ جائے۔

اے دوست آجا کہ ہماری جان تجھ پر نثار ہے

اے دوست بیا کہ ما فدا ایم  
بیگانہ مشوکہ آشنا ایم  
اے دوست آجا کہ ہماری جان تجھ پر نثار ہے۔ بیگانگی اختیار نہ کر  
ہم تیرے طلبگاروں میں سے ہیں۔

رُخ باز نمائی تا بہ بنیم  
در باز کشائی تا در آئیم

اے محبوب من ذرا اپنا چہرہ زیبا ظاہر فرما تاکہ ہم تیرا دیدار حاصل  
کر سکیں اور اے محبوب دروازہ کھول دے تاکہ ہم اندر آسکیں۔

ہر چند نہ ایم در خورِ تو  
لیکن چہ کنیم مبتلا ایم

اے محبوب اگرچہ ہم تیرے دیدار کے لائق نہیں ہیں لیکن کیا کریں  
ہم تیرے عشق میں مبتلا ہیں۔

آں کس کہ نہ دیدارِ توئے خوبت

وز حسرتِ او بگرد ما ایم

اے دوست وہ شخص کہ جو تیرے چہرہ زیبا کو نہ دیکھ سکا یا تیرے

حسرت دیدار میں مر گیا وہ صرف میں ہوں۔

مائیم کنوں و نیم جانے

بپذیر زما کہ بے نوا ایم

اے دوست اب ہم ہیں اور ہماری ادھ مری جان ہے یعنی ہمارے

پاس کچھ بھی باقی نہیں ہے۔ مجھ مشتاق کو قبول فرما لے کیونکہ ہم بالکل غریب

و محتاج ہیں۔

بس لائق و در خوری تو مارا

ہر چند کہ ما ترانہ شائیم

اے دوست تو میرے لئے بیجا پسندیدہ و محبوب ہے۔ اگرچہ حقیقت

یہ ہے کہ میں تیرے لئے ہرگز مناسب و سزاوار نہیں ہوں۔

آنچہ از تو سزد جان ماکن  
 نہ آنچہ کہ ما ورا سزا ایم  
 اے دوست جو کچھ تیری شان کے لائق ہے وہ ہماری جان کے  
 ساتھ کراخارا وہ نہ کر کہ ہم جس کے لائق ہیں۔

از عشقِ رُخ تو چوں عسراقی  
 ہر دم غنزلے دگر سرائیم  
 اے دوست تیرے حسین و جمیل چہرے کے عشق میں ہم مانند عراقی  
 نئی نئی غزلوں کے ساتھ نغمہ سرائیں۔

## یادِ حق کرتا کہ زندہ جاوید ہو جائے

بگذر اے غافلِ زیادِ ایں و آں  
 یادِ حق کن تا بسا نی جسا وداں  
 اے مردِ غفلت شعارِ غیرِ حق کی یاد کو دل سے نکال دے، اور یادِ حق  
 میں تن من دھن سے لگ جاتا کہ تجھ کو ہمیشگی کی زندگی حاصل ہو جائے۔

تا فراموشت نگر دو غیرِ حق  
 در حقیقت نیستی ذاکرِ بدراں

جب تک تیری یہ حالت نہ ہو جائے کہ غیرِ حق مطلق فراموش ہو جائے۔ اچھی  
 طرح سمجھ لے ابھی تک تو صحیح معنوں میں ذاکر نہیں بن سکا۔

چوں فراموش شد آنچه دُونِ اوست  
 ذاکری گرچہ نخبانی زباں  
 اللہ تعالیٰ کے سوا جو کچھ ہے۔ جب تو سب کو بھول گیا۔ اچھی طرح  
 جان لے اب تو ذکر کرنے والا ہے اگرچہ زبان نہ ہلائے۔  
 خود نیسانی چاشنی ذکر دوست  
 تا کنی یاد خود و سود و زیاں  
 اے مخاطب یہاں پر ایک نکتہ ہے اگر اچھی طرح سمجھ لے جب تک اپنے بناؤ  
 سنگھار کا خیال باقی ہے یا نفع و نقصان کی فکر میں مبتلا ہے دوست کے ذکر  
 کی چاشنی ہرگز نہ پاسکے گا۔

چوں زخود و زغیر خود فارغ شری  
 شاہد مذکور گردی بے گماں  
 جب تو اپنی یاد اور اپنے غم کی یاد سے نجات پا گیا۔ یقیناً مذکور کا  
 منظر بن جائے گا کیونکہ اس راستے میں ذکر، ذاکر اور مذکور تینوں ایک ہی ہیں۔  
 جب ذکر سے گذر گیا مذکور تک پہنچ گیا۔

والہ ومد ہوشش گردی از نفس  
 در جمال لایزال بے نشان

اُس وقت اے سالک تو حقیقی معنوں میں اپنے سے گذر کر اللہ تعالیٰ کے  
 حُسنِ لایزال میں وارفتہ و مد ہوشش ہو جائے گا۔

ہر چہ خواہی آں زماں یابی ازو  
 خود کسے خود را نخواهد آں زماں  
 اے مخاطب تو جو کچھ بھی طلب کرے گا اُس سے پائے گا مگر یاد رکھ  
 اس حالت کے حصول کے بعد کوئی شخص اپنی خودی کو دیکھنا اور قائم رکھنا پسند  
 نہیں کرتا بلکہ سراپا استغراق چاہتا ہے۔ اور وہ اُس کو میسر ہوتا ہے۔

ایں چنین دولت نیابی تو مگر

برکنی دل را زیادِ این و آں

اے مخاطب ایسی لازوال دولت تجھ کو ہرگز نہیں مل سکتی جب تک  
 تو اپنے دل کو اس کی اور اُس کی یاد سے خالی نہ کر دے۔

اے عراقی یادِ غیرے او ممکن

تا مگر یادست کند بادِ یگراں

اے عراقی اسکے سوا دوسرے کی یاد نہ کر ممکن ہے وہ اپنے اور دوستوں کے ساتھ کھلو بھی دگر۔

کیا اچھا ہو کہ تو میرا دوست بن جائے

چہ خوش باشد کہ دلدارم تو باشی

ندیم و مونس و یارم تو باشی

کیا ہی اچھا ہو کہ اے اللہ تعالیٰ تو میرا دوست بن جائے۔ تو ہی میرا ساتھی

ہو، تو ہی میرا غمخوار ہو اور تو ہی میرا ہمدم ہو۔

دلِ پُر درد را درمساں تو باشی

شفاءِ جانِ بیمارم تو باشی

اے دوست تو ہی میرے بے چین دل کی دوا ہو۔ اور تو ہی میری بیمار  
جان کی شفا ہو۔

ز شادی درہم عالم ننگم  
اگر یک لحظہ غمخوارم تو باشی

اے دوست پھر تو میرا حال یہ ہوگا کہ خوشی و شادی کے باعث عالم  
میں سمانہ سکوں گا۔ اے کاش اگر تو ایک لمحہ کے لئے میرا ہمنشین و غمخوار ہو جائے۔

اگر جملہ جہانم خصم گردند  
نترسم چون نگہ دارم تو باشی  
اے دوست اگر سارا جہاں میرا دشمن ہو جائے۔ مجھ کو کوئی خوف و خطر  
نہ ہوگا۔ دریاں حالت کہ تو میرا نگہبان ہو جائے۔

اگر چہ سخت دشوار است کارم  
شود آساں چو در کارم تو باشی  
اے دوست اگر چہ میرا کام جس میں میں الجھا ہوا ہوں نہایت ہی مشکل ہے  
مگر مجھ کو یقین کا بل ہے کہ میرا کام بالکل آسان ہو جائے گا بشرطیکہ تیری مدد  
مجھ کو حاصل ہو جائے۔

اگر نام تو گویم ورنہ گویم  
مراد از جملہ گفتارم تو باشی  
اے دوست اگر میں اپنی زبان پر تیرا نام لاؤں یا نہ لاؤں مگر میری تمام  
گفتگو کا لب لباب اور مقصد تیری ذات ہوتی ہے۔



ازاں دل در تو بندم چوں عراقی  
 کہ می خواہم کہ دلدارم تو باشی  
 اے دوست میں نے مانند عراقی اپنے دل کو تیری طرف اس لئے  
 لگا رکھا ہے کہ کاش تو میرا محبوب اور دوست بن جائے۔

کس قدر خوش نصیب وہ آنکھ ہے جو تجھ کو دیکھ لے

خوشا دردے کہ درمانش تو باشی  
 خوشا راہیکہ پایانش تو باشی  
 اے دوست وہ درد کس قدر اچھا ہے کہ جس کی دوا تو ہو۔ وہ راستہ  
 کس قدر اچھا کہ جس کی انتہا تو ہو۔

خوشا چشمے کہ رخسار تو بیند  
 خوشا جانے کہ جانانش تو باشی  
 کس قدر خوش نصیب ہے وہ آنکھ کہ جو تیرے چہرے کو دیکھ لے۔ اور  
 کس قدر خوش قسمت وہ جان ہے کہ جس کا محبوب تو ہو۔

خوشی و خرمی و کامرانی  
 کسے یابد کہ خواہانش تو باشی

حقیقی خوشی و خرمی مقصدیابی و کامیابی اُس خوش نصیب انسان کو  
 نصیب ہوتی ہے کہ جس کا چاہنے والا اور دوست تو ہوتا ہے۔

ہمہ نشادی و راحت باشرایے دوست  
 دریاں خانہ کہ ہمائش تو باشی  
 اے دوست اُس گھر میں خوشی ہی خوشی راحت ہی راحت ہوتی  
 ہے کہ جس گھر کا مہمان تو ہو۔

گل و گلزار خوش ناید کسے را  
 کہ گلزار و گلستانش تو باشی  
 اے دوست اُس شخص کو گل و گلزار سے کیا خوشی ہو سکتی ہے کہ  
 جس شخص کا دل گل و گلزار تو بن گیا ہو۔

پیرس از کفر و ایمان کسے را  
 کہ ہم کفر و ہم ایمانش تو باشی  
 اے محبوب اُس شخص کے کفر اور ایمان کے متعلق کیا پوچھتے ہو کہ جس کا  
 کفر اور ایمان خود تو ہے۔

عراقی طالب درد است دائم  
 بہ بوئے آن کہ درمائش تو باشی

اے دوست ہمہ وقت اور ہمہ آن عراقی تیرے درد و غم کا طلبگار ہے۔ اس  
 اُمید پر کہ ممکن ہے تو اس کے درد کی دوا بن جائے یعنی تو اس کو مل جائے۔

جب میں کعبہ شریف گیا تو مجھ کو حرم کے اندر جانے کی

اجازت نہ ملی

صنمارہ قلندر سزا رہ من نمائی

کہ دراز و دور با شدرہ و رسم پارسائی

اے میرے صنم (میرے مرشد) کیا ہی اچھا ہو کہ آپ مجھ کو عشق و محبت  
کے راستے کی تلقین فرمائیں کیونکہ میں نے دیکھ لیا دوست تیکت پہنچنے کے لئے زہد و  
پارسائی دور و دراز کا راستہ ہے اور اس پر چل کر میں اپنے دوست تک  
نہیں پہنچ سکتا۔

چو بسوئے کعبہ رفتم بحرم رہم نہ دادند

کہ برون در چہ کردی کہ درون خانہ آئی

کعبہ شریف پہنچ کر جب میں نے حرم شریف کے اندر داخل ہونا چاہا تو  
مجھ کو اندر جانے کی اجازت نہ ملی بلکہ آوازیں آنے لگیں کہ تم نے باہر ہی کونسا  
اچھا کام کیا ہے کہ اندر آنا چاہتے ہو۔

بہ زمیں چو سجدہ کردم ز زمیں ندا بر آمد

کہ مرا خراب کردی توبہ سجدہ ریائی

جب میں نے زمین پر سجدہ کیا تو زمین نے پکارا کر کہا کہ اے شخص تو نے  
اپنے ریائی سجدوں سے مجھ کو خراب کر دیا۔ الغرض مجھ کو کہیں سکون نہ ملا اور مجھ کو  
کسی نے قبول نہ کیا۔

درِ دیر چوں زدم من ز دروں نِدا بر آمد

تو بیا بیاعِ عراقی کہ ز خاصگان مائی

جب میں نے بتکدرے (عارفانِ حق) کا دروازہ کھٹکھٹایا تو اندر سے  
آوازیں آنے لگیں۔ اے عراقی بے تکلف آجا تو ہمارے خواص میں سے ہے۔  
تشریح جائے قیامِ عارفانِ حق کو علماءِ ظاہر بتکدرہ کہتے ہیں کیونکہ یہ حضرات  
اہلُ اللہ تصور و رابطہٴ شیخ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتے ہیں جو کہ  
اقرب طُرقِ اِلٰی اللہ ہے مگر اہلِ ظاہر اس سے نا آشنا ہوتے ہیں جب میں نے  
ان حضرات کا دروازہ کھٹکھٹایا اور ان کے حضور پہنچا تو ان حضرات نے مجھ کو  
سینے سے لگا لیا اور ایسی گرم نوازی فرمائی کہ حد اور بس اور ایسا کیوں نہ ہو جبکہ  
ان کی شان یہ ہے۔

چوں تو پیوندی بد اں شہ شہ شوی

ذرۂ باشی و لیکن مہ شوی

جب تو اہلُ اللہ حضرات سے ملے گا تو یہ ایسے شہنشاہ ہوتے ہیں کہ تجھ کو  
بھی بادشاہ بنا دیں گے، اگرچہ تو مانند ذرہ ہوگا تو بھی تجھ کو چاند صفت بنا دیں گے۔

مَقَالَةُ قَدَّةِ الْعَاشِقِينَ جَهْرَ شَمْسِ الدِّينِ مُحَمَّدِ مَلَقْتَبِهَا فَظًا شِيرَازِي

## اے ساقی شرابِ محبتِ پیلا

أَلَا يَا أَيُّهَا السَّاقِي أَدْرِكْنَا وَسَاوِنَا وَنَاهَا

کہ عشقِ آساں نمود اول وے افتاد مشکھا

اے ساقی (مرشدِ کامل) شرابِ محبت کا دور فرما اور اس سے بیکس کو ایک جامِ عطا فرما کیونکہ ابتداءً راہِ عشق میں چلنا بہت آسان معلوم ہوا مگر اب سخت مشکلات کا سامنا ہے۔

شبِ تاریک و بیمِ موج و گردِ بے چینی ہائل

کجا دانند حالِ ما سبکسارانِ ساحلہا

رات اندھیری ہے۔ لہرائی موجوں کا مقابلہ درپیش ہے۔ طغیانی کے باعث پے درپے بھنور کی لپیٹ میں ہوں۔ میرے ان خطرناک حالات کا اندازہ دریا سے دور رہتے ہوئے دریا کے کنارے بسنے والوں کو کیونکر ہو سکتا ہے۔

بے سجادہ رنگیں کن گرت پیرمغاں گوید

کہ سالک بے خبر بود ز راہ و رسمِ منزلہا

اگر تجھ کو پیرمغاں (مرشدِ کامل) حکم دے کہ اپنی جائے نماز کو شراب میں تر کر دے تو بلا خوف اس کے حکم کی تعمیل کر کیونکہ مرشدِ کامل راستے کے نشیب و فراز سے بخوبی واقف ہوتا ہے۔

یہاں پر حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک مرید کا واقعہ خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ قبلہ حضرت مرزا صاحب نے ایک روز اپنے مرید سے جو عالم بھی تھے، فرمایا یہ تلو روپے لو اور آج طوائفوں کے محلے میں چلے جاؤ۔ اور جا کر یہ کہنا مجھ کو ایسی چاہتے جس کے پاس کوئی نہ گیا ہو۔ الغرض وہاں پہنچ کر ایسا موقع بن گیا جب مولانا نے ہاتھ بڑھانا چاہا تو مستماتہ نے بہ الحاح و زاری کہا میں فلاں مولانا کی بیوی ہوں میں میکے سے رخصت ہو کر سسرال جا رہی تھی مجھ کو ڈاکوؤں نے یہاں پہنچا دیا۔ مولانا نے نشانی طلب کی انہوں نے اپنی انگوٹھی پیش کر دی مولانا کو یقین ہو گیا کہ حقیقتاً یہ میری بیوی ہے۔ وہاں اُن کو لے کر گھر آگئے اور پیر مرشد کی قدم بوسی فرما کر ان کا شکر یہ ادا کیا یہ ہے بے سجاد و رنگیں کن۔

ہمہ کارم ز خود کامی بہ بدنامی کشید آخر

نہاں کے ماند آں رازے کز و سازند محفلہا

میرا تمام کام اپنی خود رانی و خود غرضی کے سبب حد بدنامی تک پہنچ گیا اور

میں اپنے مقصد میں ناکام رہا۔ اب اگر میں اس بدنامی کو چھپانا بھی چاہوں تو

کیونکر چھپ سکتا ہے جبکہ یہ واقعہ طشت از بام ہو گیا۔

حضور کی گریہ خواہی از و غافل مشو حافظ

متی من تلق من تہوی دغ الزیبا و اہلبا

اے حافظ اگر تم چاہتے ہو کہ مجھ کو اللہ تعالیٰ کی حضوری حاصل ہو جائے

تو پھر تمہیں چاہئے کہ ایک آن بھی اس کی یاد سے غافل مت ہو۔ اور اگر تم واقعی

دوست کے وصل کے طلبگار ہو تو دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب کو خیر باد کہو۔

اے انسان یہ جہانِ ناپائیدار تیری عیش گاہ نہیں ہے

بیا کہ قصرِ امل سخت سُست بنیاد است

بیار بادہ کہ بنیادِ عمر برباد است

اے مخاطب ذرا دھیان کر امیدوں کا محل بے بنیاد ہوتا ہے اس پر

بھروسہ نہ کر۔ خدا و رسول کے محبت کی شراب سے اپنے دل و جان کو آشنا کر

کیونکہ عمر کی بنیاد ہوا پر ہے۔ اور وہ کبھی ٹھہرتی نہیں۔

غلامِ ہمتِ آن زندِ عافیت سوزم

کہ ہر چہ رنگِ تعلق پذیر و آزاد است

میں اس مردِ دانا کا غلام ہوں جو کہ آرام و آسائش کے ساز و سامان

دستکش ہو گیا ہے اور ہر اس چیز سے کہ خلا و ملا پیدا ہو آزاد ہے۔

چہ گوئمت کہ بمیخانہ دوش مست خراب

سروشِ عالمِ غیبم چہ مزد ہا داد است

میں تجھ کو کیا بتاؤں کہ کل رات جبکہ میں مستی کی حالت میں میخانے

(حلقہ درویشاں) میں تھا مجھ کو عالمِ غیب کے فرشتے نے کس قدر عمدہ خوشخبری سنائی۔

کہ اے بلند نظر شاہبازِ سدرہ نشین

نشیمن تو نہ اس کج محنت آباد است

کہ اے دُور بین شاہبازِ تجھ کو اپنی قدر معلوم نہیں ہے تو تو سدرہ نشین ہے

یہ محنت سمرائے دنیا تیرے رہنے کی جگہ نہیں ہے تو اس سے آزادی حاصل کرنے کی کوشش کر۔

تراز کنگرہ عرش می زند صغیر

نہا نمت کہ دریں دامگہ چہ افتاد است

تجھ کو تیرے ساتھی پرندے عرش کے کنگروں سے مسلسل آوازیں دے

رہے ہیں۔ نہ جانے اس دنیا کے جال میں تجھ کو کیا نظر آ رہا ہے کہ تو ادھر

منہمک ہے اور اپنے ساتھیوں کی آواز کو نہیں سنتا۔

مجدورستی عہد از جہان سست نہاد

کہ این عجز عروس ہزار داماد است

اس بے بنیاد دنیا کے وعدوں پر دھوکہ نہ کھا کیونکہ یہ بڑھیا عورت

تجھ جیسے ہزاروں دامادوں کی دلہن بن چکی ہے اور سب کو دھوکہ دے چکی ہے۔

فریب عشوہ حسن از جہان پیر مخور

کہ ہر کہ کرد بوے اختلاط ناشاد است

اس بوڑھی عورت دنیا کے حُسن و جمال سے دھوکہ نہ کھا کیونکہ میرا تجربہ ہے

کہ جس کسی نے اس سے دوستی کی پریشان ہی رہا۔

رضا بدادہ بدہ و از جہیں گرہ بکشانای

کہ بر من و تو در اختیار نکشاد است

جو کچھ خدا کی طرف سے آئے اس پر راضی ہو جا اور پیشانی پر بل تک نہ آنے دے

کیونکہ ہم پر اور تم پر اختیار کا دروازہ بند ہے یعنی ہم تم با اختیار نہیں ہیں کہ



جو چاہیں کریں اور جو چاہیں نہ کریں۔

دلائل سال زبے داد و جور یار کہ یار

ترا نصیب ہمیں کردہ اسٹ این دا دست

اے مخاطب دوست کے ظلم و زیادتی پر شور و غوغا نہ کر بلکہ یہ خیال کر

کہ اس نے تیرے نصیب میں یہی لکھا ہے اور تجھ کو یہی دیا ہے۔

حسدِ چہ می بری اے سست نظم بر حافظ

قبول خاطر و لطف سخن خدا داد است

اے بدمزد نظم لکھنے والے شخص حافظ کے ساتھ تو حسد کیوں کرتا ہے۔ ار

بھائی اشعار کے اندر لطف پیدا کرنا اور دلوں میں جاذبیت پیدا کرنا یہ خدا داد

بات ہے۔ ہمارے اور تمہارے کسی کے بس کی بات نہیں۔

یہ وہ بارگاہِ عالی ہے کہ یہاں حاجتِ بیان کرنیکی ضرورت نہیں

خلوت گزیدہ را بتماشہ چہ حاجتست

چوں کوئے دوست ہست بجز چہ حاجت

جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے لئے سب کو چھوڑ کر تنہائی اختیار کر رکھی ہے،

اسکو اب کسی تماشہ گاہ میں جانیکی ضرورت نہیں کیونکہ اب اس کو دولتِ قرب کے

عجائبات سے ہی فرصت نہ ملے گی اور جسے دوست کے کوچہ تک رسائی

حاصل ہو گئی اس کو جنگوں میں ادھر ادھر پھرنے کی

حاجت نہیں۔

جاناں بجا جتے کہ تراہست باخدا  
 آخر دے پیرس گدارا چہ حاجت است  
 اے دوست دریں صورت کہ تجھ کو دربارِ خداوندی میں شرف و بزرگی  
 حاصل ہے۔ للہ اپنے اس چاہنے والے گدا سے بھی پوچھ کہ سوالی تجھے کیا چاہئے۔  
 اربابِ حاجتم و زبانِ سوال نیست  
 در حضرتِ کریم تقاضہ چہ حاجت است  
 میں ایک ضرورت مند شخص ہوں مگر سوال کرنے کی زبان نہیں رکھتا  
 اور اپنا حالِ دل کسی پر آشکارا کرنا مناسب نہیں سمجھتا۔ اے دوست تو کریم  
 ہے اور کریم کے دربار میں حاجت پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی پس کرم فرما۔  
 جامِ جہاں نما است ضمیرِ منیرِ دوست  
 اظہارِ احتیاج خود آنجا چہ حاجت است  
 اے دوست آپ کا دل جامِ جہاں نما (دنیا کی ہر چیز کو بتا دینے والا آئینہ) ہے  
 پس یہاں احتیاج کے اظہار کی کوئی حاجت نہیں ہے۔  
 اے پادشاہِ حسنِ خدا را بسوختیم  
 آخر سوال کن کہ گدارا چہ حاجت است  
 اے مملکتِ حسن کے شہنشاہ تجھے معلوم ہے کہ میں تباہ ہو چکا ہوں۔ خدا را  
 نظرِ کرم فرما کر پوچھتے کہ اے منگتا کیا چاہتا ہے۔  
 اے مدعی برو کہ مرابا تو کار نیست  
 احبابِ حاضر اند باعدا چہ حاجت است

اے دشمن تو ہمارے پاس سے چلا جا مجھ کو تجھ سے کوئی سروکار نہیں۔  
 جب ہمارے دوست حاضر ہیں تو تجھ دشمن سے میرا کیا کام۔  
 حافظ تو ختم کن کہ بہتر خود عیاں شود  
 بامدعی نزاع و محابا چہ حاجت است  
 اے حافظ بات ختم کر۔ تمہارا بہتر و کمال خود ظاہر ہو جائے گا۔ دشمن سے  
 نزاع و جھگڑنے کی حاجت نہیں۔

## عزتِ احترام کا حصول عارفانِ حق کی خدمت پر موقوف ہے

روضہ خلد بریں ہمت درویشان است  
 مایہ محنتی خدمت درویشان است  
 عارفانِ حق کی توجہ اور ہمت کا ما حاصل اور لب لباب حصولِ استغناء  
 جو کہ خلد بریں کا لطف پیدا کرتا ہے۔ عزت و احترام کا حصول ان درویشوں  
 کی خدمت پر موقوف ہے۔

کنجِ عزلت کہ طلسماتِ عجائب دارد  
 فتح آں در نظرِ رحمت درویشان است  
 اللہ تعالیٰ کی ہمیشہ کی لئے گوشہ تنہائی جو کہ طلسمات (جادو) کے مانند  
 عجائبات کا مخزن ہے اسکا حصول عارفانِ باللہ کی نظرِ رحمت سے تعلق رکھتا ہے۔  
 قصرِ فردوس کہ رضوانش بدر بانی رفت  
 منظرے از چمنِ نزہت درویشان است

جنت الفردوس کہ جس کی درباری پرفرشتہ رضوان مامور ہے۔ درحقیقت  
وہ جنت درویشوں کے چمن کی بہاروں کا ایک معمولی سا منظر ہے۔

اے دل آنجا بادب باش کہ سلطانی ملک

ہمہ از بندگی خدمت درویشان است

اے مخاطب عارفان باللہ کے حضور نہایت ہی ادب کا لحاظ رکھ۔ کیونکہ  
ملکوں کی بادشاہت ان حضرات کی خدمت اور بندگی سے حاصل ہوتی ہے۔

انچہ زرمی شود از پر تو آں قلب منیر

کیمیائے است کہ در صحبت درویشان است

اے مخاطب وہ کیمیا جو کہ ان روشن دل حضرات کے عکس اور پرتو سے

سونا بنا دیتا ہے۔ وہ دراصل ان حضرات کی ہم نشینی سے حاصل ہوتا ہے۔

حافظ از آب حیات ابدی می طلبی

منبعش آں ز خاک در درویشان است

اے حافظ اگر تم کو ہمیشگی کی زندگی کے لئے آب حیات کی تلاش ہے تو ذرا  
کان کھول کر سن لو وہ آب حیات تم کو عارفان حق کے دروازے کی خاک سے نصیب ہوگا۔

کیا ہی اچھا ہو کہ میں خواب میں دوست کے جمال کا منظر دیکھ لوں

صبا اگر گزرے افتدت یہ کشور دوست

بیار نفخہ از کیسویئے معنبر دوست

اے صبا اگر تیرا گذر دوست کے شہر کی جانب ہو تو دوست کی  
عنبر نیز زلفوں سے ایک پھایہ میری جان اور میرے دل کی تازگی کیلئے لے آ۔

بجان او کہ بشکرانہ جاں برافشانم

اگر بسوئے من آری پیامے از برد دوست

مجھے اپنے دوست کی جان کی قسم، اے صبا اگر تو میرے دوست کے  
پاس سے کوئی پیغام میرے لئے لے آئے تو یقین کر اس کے شکرے میں اپنی  
جان تجھ پر نثار کر دوں گا۔

وگر چہاں کہ دراں حضرتش نباشد بار

برائے دیدہ بیاور غبارے از در دوست

لو فرضنا اے صبا اگر تجھ کو دوست کے حضور تک پہنچنے کی اجازت  
نہ مل سکے اور دوست کی زلفوں سے معطر پھایہ لانے سے قاصر رہے تو پھر میری  
آنکھوں کے لئے تھوڑا سا غبار ہی در دوست سے لے آنا۔

من گدا و تمنائے وصل او ہیہات

مگر بخواب بہ بنیم جمال منظر دوست

میں ایک کمتر گدا اور بیچون و بے چگون (بے مثل و بے مانند) دوست  
کے وصل کی تمنا کیا اچھا ہو کہ میں خواب ہی میں اپنے دوست کے جمال کا  
منظر دیکھ لوں۔

چہ باشد ارشود از بند غم دلش آزاد

چو ہست حافظ کمتر غلام چاکر دوست

کیا اچھا ہو کہ حافظ کا دل غموں کی قیود سے آزاد ہو جائے۔ کیونکہ وہ دوست  
کے غلاموں کا غلام ہے۔

بادشاہ لوگ فقیروں کی جانب بہت کم التفات فرماتے ہیں

آناں کہ خاک را بہ نظر کمیہ کنند  
آیا بود کہ گوشہ چشمتے بہا کنند  
وہ مخیر و بالکمال حضرات جو کہ ایک ادنیٰ توجہ سے مٹی کو کمیہ بنا دیتے  
ہیں کیا ایسا ممکن ہے کہ اپنی کنکھیوں ہی سے سہی ایک نظر مجھ غریب کی طرف  
بھی دیکھ لیں۔

در دم نہ ہفتہ بہ ز طیبیان مدعی  
باشد کہ از خزانہ غیبش دو کنند  
جھوٹے طیبیوں سے درد کو چھپا کر رکھنا ہی بہتر ہے۔ اور اپنے درد کو  
کسی کے سامنے بیان نہیں کرنا چاہئے کیونکہ ایسا کرنے سے بہت زیادہ امید  
باقی رہتی ہے کہ اپنے خزانہ غیب سے دو اعنایت فرما دیں۔

چوں حسن عاقبت نہ بہ رندی زاہری است  
آں بہ کہ کار خود بعنایت رہا کنند  
جب یہ معلوم ہے کہ حسن خاتمہ کے لئے گمراہی اور پارسائی کی قید نہیں ہے  
یعنی بہت سے لوگ بظاہر گمراہ ہوں گے مگر جنت میں جائیں گے اور بہت سے لوگ  
بظاہر پارسا ہوں گے مگر دوزخ میں جائیں گے! اپنے معاملہ کو اللہ تعالیٰ کی عنایت کے سپرد کر دینا  
لج ہی بہتر ہے۔

بے معرفت مباشش کہ اندر فریاد عشق  
 اہل نظر معاملہ با آشنا کنند  
 اے مخاطب اللہ تعالیٰ کی معرفت اور پہچان حاصل کرنے میں سُستی  
 نہ کر کیونکہ راہ عشق میں ہمیشہ اہل نظر حضرات دوستوں کے ساتھ اچھا معاملہ  
 کرتے ہیں۔

حافظ مدام وصل میسر نمی شود  
 شاہاں کم التفات بحال گدا کنند  
 اے حافظ ایام وصال کو دوام حاصل نہیں ہے۔ اس کا خیال نہ کر کیونکہ  
 بادشاہ لوگ فقیروں کی طرف کم توجہ فرماتے ہیں۔

تیرے بادۂ لعل کے دیوانے ہی حقیقتاً عقلمند ہیں

غلامِ نرگس مست تو تاجدارِ انند  
 خراب بادۂ لعل تو ہوشیارِ انند  
 اے محبوب جو لوگ تیرے نرگس مست (آنکھوں) کے غلام و دیوانے ہیں  
 وراصل وہی بادشاہ ہیں اور جو لوگ تیرے بادۂ لعل (ہونٹھوں کی سرخی) کے  
 شیدائی ہیں وہی عقلمند اور سمجدار ہیں۔

نصیب ماست بہشت اے خدا شناس بڑ  
 کہ مستحق کرامت گناہگارِ انند

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے کرم و فضل سے بہشت ہماری قسمت میں لکھ دی ہے

اے واعظ ہمارے پاس سے چلا جا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے مستحق سب سے زیادہ گنہگار ہی لوگ ہیں۔

بیابیکہ و چہرہ ارغوانی کن  
مرو بصومعہ کا نجا سیاہ کارا نند

اے مخاطب اللہ والوں کے میکرے (مجلس توجہ) میں آ اور اپنے چہرہ کو ارغوانی (سرخ) بنائے۔ ظاہر پرستوں سے پرہیز کرو کیونکہ وہ سب گنہگار اور مکار لوگ ہیں۔

تو دستگیر شوائے خضر پے نختہ کہ من

پیادہ می روم و ہمرہان سوارا نند

ای مرشد مبارک قدم خضر صفت آپ للہ میری مدد فرمائیے کیونکہ میں ایک غریب اور پاپیادہ مسست رفتار انسان ہوں اور میرے ساتھی گھوڑوں پر سوار ہیں اور اڑے چلے جا رہے ہیں۔

رقیب درگذر و بیش ازین ممکن نخت

کہ ساکنان در دوست خاکسارا نند

اے مدعی شیطان اپنی بزرگی کی بڑبڑتی میرے روبرو بیان نہ کر بلکہ سامنے سے چلا جا۔ کیونکہ دوست کے دروازے پر رہنے والوں کے لئے عاجزی خاکساری ہی بہتر ہے۔

خلاص حافظ ازاں زلف تابدار مباد

کہ بستگان مکند تورستگارا نند



اے حافظ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زلفِ تابدار کی غلامی و استغی  
 کبھی بھی دور نہ ہو کیونکہ جو لوگ آپ کی زلفوں (غلامی) کے اسیر ہیں دراصل  
 وہی لوگ نجات پانے والے ہیں۔

## اے صبا نہایت ادب کے ساتھ میرا حال میرے محبوب پہنچاؤ

صبا بلطف بگواں غزالِ رعنا را  
 کہ سر بکود و سیاہاں تو دادہ مارا  
 اے بادِ صبا اگر تیرا گزر میرے نوجوان ہرن صفت محبوب (پیائے مرشد)  
 کی جانب ہو تو نہایت ادب و احترام سے کہنا کہ تیرا دیوانہ تیرے عشق و محبت  
 میں جنگلوں میں مارا مارا پھر رہا ہے۔

غرورِ حسنِ اجازت مگر نہ داداے گل  
 کہ پرستے بکنی عندلیبِ شیدا را  
 اے خوش رنگ گلاب صفت محبوب نہایت ہی تعجب ہے کہ تیرے حسن  
 کے غور نے اتنی بھی اجازت نہ دی کہ ایک بار ہی سہی اپنے عاشقِ بلبلِ شیدا کا  
 حالِ زار معلوم کرتا۔

شکر آں کہ توئی پادشاہِ کشورِ حسن  
 بیاد آر عنریبانِ دشت و صحرا را  
 اے محبوب حسن و جمال کے ملک کا تو ہی بادشاہ ہے اسکے شکرے میں ہم  
 جیسے غریبوں، جنگلوں، بیابانوں میں مارے مارے پھرنے والوں کی خبر لے۔

## تو اپنا کام اللہ تعالیٰ کی مرضی پر چھوڑ دے اور بے فکر ہو جا

دلا بسوز کہ سوز تو کارہا بکند

دُعائے نیم شبی دفعِ صد بلا بکند

اے دل اپنے اندر حصولِ مقصود کے لئے تڑپ پیدا کر۔ یہ تیری تڑپ تیرے کاموں کو باسانی بنا دے گی۔ اور آدھی رات کے بعد اٹھ کر دعا میں مشغول ہو یہ تیری دعا تیری صد ہا بلاؤں کو دور کر دے گی۔

عتابِ یارِ پری چہرہ عاشقانہ بکیش

کہ یک کرشمہ تلافیِ صد جفا بکند

اے مخاطب اپنے حسین دوست (مرشد) کی سختیوں کو برداشت کر کہ اس کا ایک کرشمہ (فیضِ روحانی) تیری سینکڑوں سختیوں اور تمنائوں کے لئے تلافی کا سبب بن جائے گا۔

طیبِ عشقِ میحاجم است و مشفق و لیک

چو درد در تونہ بیند کرا دو ابکند

اے مخاطب یقیناً عشق کا طیب (مرشد) میحاجم صفت ہے اور نہایت مہربان لیکن جب تک تیرے اندر درد پیدا نہ ہو وہ بیچارہ کس چیز کا علاج کرے

زمین نام ملکوتش حجاب بردارند  
 ہر آن کہ خدمتِ جامِ جہاں نکالکند  
 ہر اس شخص کے جسم سے لے کر عالمِ ملکوت (عالم فرشتگان) تک  
 جس قدر حجابات ہیں سب کو اٹھا دیں گے۔ جو کہ جامِ جہاں ہیں (اہلِ دل) حضرات  
 کی خدمت کرے گا۔

تو باخداے خود انداز کار و دل خوش باش  
 کہ رحم اگر نکند مدعی خدا بکند  
 اے مخاطب تو اپنے کاموں کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دے اور دل خوش رکھ  
 اگر تیرا دشمن (نفس) تجھ پر رحم نہیں کھاتا نہ کھائے۔ پرواہ نہ کر۔ یقیناً تجھ پر اللہ تعالیٰ  
 رحم کھائے گا اور تیری تمام مشکلات آسان فرما دے گا۔

## دوش دیدم کہ ملائک در میخانہ زدند

دوش دیدم کہ ملائک در میخانہ زدند  
 گلِ آدم بسرشتند و بہ پیمیانہ زدند  
 کل رات میں نے دیکھا کہ ملائکہ نے میخانہ کا دروازہ کھولا اور حضرت آدم  
 علیہ السلام کی پیدائش کے لئے مٹی اور پانی کو گوندھ کر حضرت آدم علیہ السلام کے  
 پتلے کو تیار کیا گیا۔ یعنی روز اول حکیم خداوندی عشق و محبت کے بازار کو فروغ  
 دینے کے لئے حضرت آدم علیہ السلام کو عرصہ وجود میں لایا گیا۔

ساکنانِ حرمِ سترِ عفافِ ملکوت  
 بامِنِ راہِ نشیںِ بادۂ مستانہ زدند  
 عالمِ ملکوت کے رہنے والے پاک اور طاہر فرشتوں نے مجھ دیوانے کے ساتھ  
 بادہ نوشی کی اور ہمارے ساتھ دوستی و محبت کا اظہار کیا۔  
 شکرِ ایزد کہ میانِ من و او صلح فتاد  
 حوریاں رقص کناں ساغرِ شکرانہ زدند

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہمارے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان صلح واقع ہو گئی  
 یعنی اس نے ہمارے سامنے اپنی امانت پیش کی ہم نے اس کے اٹھانے کا اقرار  
 کیا۔ اس بات پر دنیا اور آخرت کے کاروبار کا راستہ کھل گیا اس خوشی میں حورانِ جنت  
 نے رقص کیا اور شکرانے کی محفلیں سجائیں۔

آسماں بارِ امانت نتوانست کشید  
 فتر عرقال بنامِ من دیوانہ زدند  
 اللہ تعالیٰ کی اس امانت (اوامر و نواہی کی تعمیل) کا بوجھ کہ جس کو آسمان،  
 زمین اور پہاڑ نہ اٹھا سکے اور انکار کر دیا۔ اس فال کی قرعہ اندازی میں مجھ دیوانے  
 کا نام نکل آیا۔ اور مجھ کو اس بوجھ کے اٹھانے کا ذمہ دار قرار دیا گیا۔

جنگِ ہفتاد دولت ہم را عذر بنہ  
 چوں ندیدند حقیقت رہِ افسانہ زدند  
 بہتر فسقوں کی جنگ کو معاف کر دو اور اس طرف زیادہ توجہ کرنے کی  
 ضرورت نہیں کیونکہ راہِ حقیقت سے وہ لوگ آشنا نہیں ہو سکے اور افسانے کے طریق پر گامزن ہیں۔

ما بصد خرمین پندار زرہ چوں نرویم  
 چوں رہ آدم بیدار بیک دانہ زوند  
 ہم غرور اور تکبر کے سینکڑوں خرمین (کھلیان) رکھتے ہوئے اگر راستے سے  
 بہک جائیں تو جائے تعجب نہیں۔ جبکہ حضرت آدم دانا سے ایک دانے کے  
 باعث لغزش واقع ہو گئی۔

کیمیا نیرت عجب بندگی پیرمغاں  
 خاک اوگشتم و چندیں درجا تم دادند  
 پیرمغاں (مرشد) کی خدمت عجیب و غریب کیمیا ہے۔ میں بسلسلہ خدمت  
 ان کے پیروں کی خاک بن گیا۔ انہوں نے مجھ کو صد ہا مراتب عطا فرمادے۔

**علی الصبح باد صبا سے اپنی دلی پریشانیوں کو بیان کر رہا تھا**

سحر بادی گفتم حدیث آرزو مندی  
 خطاب آمد کہ واثق شو بالطف خداوندی

اے مخاطب بوقت صبح میں اپنی آرزوں کے متعلق حضور الہی میں عرض پڑا  
 تھا بار الہا مجھ کو یہ چاہئے مجھ کو وہ چاہئے۔ حضور خداوندی سے حکم آیا اے فلاں  
 ذرا سوچ۔ جو کچھ ہم نے تجھ پر لطف و مہربانی کر رکھی ہے ابھی اس کا بھی شکر  
 تجھ سے ادا نہیں ہو سکا۔ لہذا اللطافِ خداوندی پر راضی ہو جا۔

دعائے صبح و آہ شرب کلید گنج مقصود است  
 بایں راہ و روش می رو کہ باد لدار پیوندی

اے مخاطب علی الصبح کی دعا اور نصف رات کے وقت کی گریہ و زاری  
اپنے مقصود کے خزانے تک پہنچنے کی چابی ہے۔ تو اس طور و طریقے پر چلتا رہنا کہ  
اپنے دلدار (مقصود) کو پالے۔

دل اندر زلفِ لیلیٰ بندو کائے عشقِ مجنوں کن

کہ عاشقِ رازیاں دار و مقالاتِ خرد مندی

اے مخاطب اپنے دل کو لیلیٰ (مرشد) کی زلفوں میں باندھ لے اور مجنوں جیسا  
کام کر یعنی اپنے مقصود کے حصول کے لئے یکسو ہو کر کام کر کیونکہ طالبِ کیلئے عقلمندی  
کی باتیں نقصان دہ ہیں۔

جہانِ پیرِ عنارِ مرآت درجبت نیست

زمہراو چہ می خواہی دروہمت چہ می بندی

اس جہانِ پیر (دنیا) کی سرشت و عادت میں وفاداری اور مرآت  
نہیں ہے۔ تو اس کی محبت سے کیا چاہتا ہے۔ اور اس کی جانب تو ہمہ تن  
کیوں متوجہ ہے۔

میں تجھ سے بہت دُور ہوں اور خدا کرے کوئی تجھ سے دُور ہو

ہر چند دورم از تو کہ دور از تو کس مباد

لیکن ہنوز وصل تو ام عنقریب ہست

اے مولائے من اگرچہ میں تجھ سے دُور ہوں اور خدا کرے کوئی بھی تجھ سے  
دُور نہ ہو مگر چونکہ تیری طرف سے یہ مشرہ حاصل ہے کہ اے بندے میں تیرے قریب ہوں۔

لہذا عنقریب ہی میں تیرے وصل کا امیدوار ہوں۔

عاشق کہ شد کہ یار بجالش نظر نہ کرد

اے خواجہ درد نیست و گرنہ طیب ہست

یہ امر حق ہے کہ عاشق کون ہو کہ اس کے یار نے اس پر نظرِ کرم نہیں فرمائی

اس حقیقت سے یہ بات روشن ہو جاتی ہے کہ درد ہی نہیں ہے ورنہ طیب

ضرور ہے۔ بقول اقبالؒ

میں تو مائل بہ کرم ہوں کوئی سائل ہی نہیں :؎ راہ دکھلاؤں کسے رہ و منزل ہی نہیں

در عشق خانقاہ و خرابات فرق نیست

ہر جا کہ ہست پر تو روئے حبیب ہست

جو شخص در حقیقت اللہ تعالیٰ کے عشق کا دیوانہ ہے اس کے لئے خانقاہ

اور بتخانے میں کوئی فرق نہیں ہے۔ کیونکہ اس کی دور بین نگاہوں میں جو کچھ بھی

ہے دوست کے چہرے کے پر تو سے خالی نہیں ہے۔

بہر سو جلوۂ دلدار دیدم۔ توجہ میں نے ہر طرف دوست کا جلوہ دیکھا

بہر چیزے جمال یار دیدم۔ توجہ میں نے ہر چیز میں دوست کا جمال دیکھا

فریاد حافظ ایں ہمہ آخر ہرزہ نیست

ہم قصہ عجیب و حدیثے غریب ہست

حافظ کی پکار محض بیکار و بیودہ نہیں ہے بلکہ حقیقت رکھتی ہے۔ تم ادھر غور کرو یا نہ

کرو۔ سن لو جو کچھ میں بیان کر رہا ہوں نہایت ہی عجیب معاملہ اور سوچنے کا قصہ ہے۔

## جَبْ تَاکْ جَانِ دُوْگے دِوَسْت تَاکْ پھنچے گے

تا صد ہزار خار نئی روید از زمیں  
از گلبنے گلے بہ گلستاں نئی رسد

جب تک اس زمین کے کسی خطے سے لاکھوں کانٹے نہیں اُگتے کسی گلاب  
کے پودے سے ہنستا ہوا گلاب کا پھول نہیں کھلتا یعنی ہزاروں کوششوں کے  
بعد کامیابی و کامرانی کا دن دیکھنا نصیب ہوتا ہے۔

حافظ صبور باشش کہ در راہ عاشقی

بہر کس کہ جاں نداد بجاناں نئی رسد

اے حافظ صبر سے کام لے کیونکہ راہ عشق میں کوئی بھی اپنے معشوق کو حاصل  
نہیں کر سکا جب تک اس نے اپنی جان کی بازی نہ دگادی ہو۔

## جَبْ تَاکْ خُوْد بِنِی میں گرفتار ہو گے معرفت حاصل ہوگی

تا فضل و علم بینی بے معرفت نشینی

یک نکتہ ات بگویم خود را میں کہ رستی

جب تک تو اپنے فضل اور علم کے نشے میں رہیگا معرفتِ خداوندی تھے بہرہ

رہیگا میں تجھ کو ایک نکتہ بتلاتا ہوں اپنی خودی کے لبادے کو اتار کر پھینک دے،

تا کہ

تجھ کو معرفت کی محرومی سے نجات مل جائے۔



باضعف ناتوانی بچوں نسیم خوش باش  
 بیماری اندریں رہ خوشتر ز تندرستی  
 اے مخاطب اگر تو کمزور اور بے طاقت ہے فکر نہ کر بلکہ نسیم سحری کے مانند  
 خوش و خرم رہ کیونکہ راہ درویشی میں بیماری تندرستی سے بہتر ہے۔

### حصولِ کمال بہ مشکل نصیب ہوتا ہے

بنال بلبیل اگر بامنت سرریاری است  
 کہ مادو عاشق زاریم و کار مازاری است  
 اے مخاطب اگر تو میرے ساتھ دوستی کا خیال رکھتا ہے تو تجھ کو چاہئے کہ  
 نالہ وزاری میں لگ جا۔ کیونکہ ہم اور تم دونوں دوست کے طلبگار ہیں پس ہم دونوں  
 کا کام آہ وزاری کے سوا کچھ بھی نہیں۔

دراں چمن کہ نسیم وزد ز طرہ دوست  
 چہ جائے دم زدنِ نافہ ہائے تاناری است  
 اے مخاطب جس چمن میں دوست کی زلفوں سے معطر ہو کر ہوا میں چل رہی  
 ہیں تو پھر اس باغ میں مشکِ تانار کی کیا وقعت ہو سکتی ہے یعنی جس صاحبِ دل  
 کو اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل ہے اس کے نزدیک کسی ایسی ویسی چیز کی کیا قدر و قیمت۔

بیار بادہ کہ رنگیں کنیم جامہ زرق  
 کہ مست جامِ غروریم و نام ہشیاری است  
 اے ساقی (مرشدِ کامل) مجھ کو شرابِ محبت عنایت فرماتا کہ میں اس مکاری والے

لباس کو لباسِ حقیقت سے بدل دوں۔ ورنہ میرا حال تو یہ ہے کہ سرِ پا مغرور ہوں  
اور کہتا یہ ہوں کہ بڑا پارسا ہوں۔

برآستانِ تو مشکل تو اس رسید آری  
عروجِ برفلکِ سروری بدشواری است

اے دوست تیری بارگاہِ عالی تک رسائی حاصل کرنا بہت مشکل کام  
ہے۔ ہاں بیشک کامیابی کے آسمان تک پہنچنا بہت دشوار امر ہے۔

اے محبوبوں کے بادشاہِ غمِ تنہائی سے فریاد ہے

اے پادشہِ خوباں داد از غمِ تنہائی  
دل بے توجہاں آمد وقت است کہ باز آئی

اے محبوبوں کے محبوب (نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) آپ کے بغیر۔  
غمِ تنہائی سے میری فریاد ہے۔ دل کی حالت قریب المرگ ہے۔ کیا اچھا ہو کہ آپ  
تشریف لائیں۔

اے دردِ توأم درماں در بسترِ ناکامی  
وے یاد توأم مونس در گوشہٴ تنہائی

اے میرے محبوب آپ سے دُوری کی حالت میں آپ کی تڑپ میرے دل  
کی دوا ہے اور آپ کی یاد میری اس تنہائی میں میری غمخوار ہے۔

حافظ شبِ ہجران شد بوئے خوش صبحِ آمد  
شادیت مبارکباد اے عاشقِ شیرانی

اے حافظ ہجر کی کالی رات ختم ہوئی، کامیابی کی صبح کی مبارک خوشبو آنے لگی  
عاشق شنید! تجھ کو یہ خوشی مبارک ہو۔

انرا مقالاً حَضْرَتِ مَدْرِ مُحَمَّدٍ اَفْضَلُ خُدَا نِمَّا رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

## زندگی نام ہے محبوب کی بندگی کا

زندگی چسیت بگو بندہ جاناں بودن  
دل بدست دگرے دادن و جیراں بودن  
اپنے محبوب کا مکمل طور پر غلام بن جانا ہی زندگی ہے۔ اپنے دل کو محبوب کے  
سپرد کر دینا اور اس کے حضور بے اختیار ہو جانا حاصلِ زندگی ہے۔  
عاشق آنست کہ چوں یوسف کنعاں عشق  
غرق در چاہ شدن قیدی زنداں بودن  
عاشق اسے کہتے ہیں کہ جو مثلِ یوسف علیہ السلام راہِ عشق میں کنوئیں میں  
غرق ہونے اور قید زنداں سے دریغ نہ کرے۔

عاشق آنست کہ در عشق مثال منصور  
بر سر دار شدن بسمل و قترباں بودن

مردِ عاشق کی یہ شان ہے کہ حضرت منصور کے مانند بر سر دار ہونے اور جان دینے  
کی پرواہ نہ کرے۔

عشق آنست کہ در عشق بگوئے جاناں  
 خاک در خاک شدن بے سروساماں بون  
 عشق اسے کہتے ہیں کہ بحالتِ عشق محبوب کے کوچے میں خاک در خاک ہو جائے  
 اور بے سروساماں ہو جائے۔

ہست افضل بہ چنیں رسم بعشق جاناں  
 خویش را کشتن و جاں دادن بے جاں بون  
 اے افضل عشق محبوب میں یہی رسم چلی آرہی ہے کہ اپنے کو ہلاک کر دے جان  
 دے دے اور بے جان ہو جائے۔

نغمہ بلبیل شیرا تو سنا ہنس ہنس کر : اب جگر تھام کے بیٹھو مری باری آئی

## مَقَالَات

علامہ حضرت مولانا عبد الرحمن نور الدین جاکھی رحمۃ اللہ علیہ

## نعت شریف

تغم فرسودہ جاں پارہ زہجراں یارسول اللہ  
 ولم پردرد آوارہ ز عصیاں یارسول اللہ  
 یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کے غم ہجرت میں میرا تن ناکارہ اور  
 میری جان پارہ پارہ ہو گئی۔ میرا دل گناہوں کے سبب غم و اندوہ میں مبتلا ہو کر  
 بالکل بیکار ہو گیا۔

چوسوئے من گذر آری من مسکیں ز ناداری  
فدائے نقش نعلینت کنم جاں یا رسول اللہ

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگر میرا نصیبہ بیدار ہو جائے اور آپ  
مجھ ناوار مسکین کی طرف تشریف لے آئیں، میرے پاس تو کوئی شے ایسی نہیں کہ جسکو  
حضور عالی کے روبرو پیش کر سکوں مگر ہاں جس مقام پر آپ کے نعلین پاک کا  
نشان پڑے گا میں ضرور اس پر اپنی جان مشتاق نثار کروں گا۔

ز کردہ خویش خیر نم سیہ شد روز عصیانم  
پشیمانم پشیمانم پشیمانم یا رسول اللہ

جو کچھ میں نے کیا ہے اس پر سخت پریشان ہوں۔ گناہوں کے باعث میرا چہرہ  
سیاہ ہو گیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بحد شرمندہ ہوں میں نہایت ہی  
شرمندہ ہوں، میں از حد شرمندہ ہوں۔

ز جامِ حُبِّ تو مستم بہ زنجیر تو پابستم  
نمی گویم کہ من ہستم بخندراں یا رسول اللہ

میں آپ کی شرابِ محبت سے مست ہوں اور آپ کی زنجیرِ غلامی  
کا پابند ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، میں یہ نہیں کہتا کہ مجھ کو کچھ آتا  
ہے یا میں کسی کام کے لائق ہوں۔

چو بازوئے شفاعت اکتائے برگنہکاراں  
مکن محروم جامی رادراں دم یا رسول اللہ

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب آپ گنہگاروں کی شفاعت کیلئے

محضور پروردگار کمرِ سمیت باندھیں تو جاتی گنہگار کی آپ سے یہ التجا ہے کہ اُس  
حالت پریشانی میں مجھ کو فراموش نہ فرمائیں۔

## زِرحمتِ یکِ نظرِ برِحالِ زارمِ یا رسول اللہ

زِرحمتِ یکِ نظرِ برِحالِ زارمِ یا رسول اللہ

غریبم بے نواہم۔ خاکِ زارمِ یا رسول اللہ

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے حالِ زار کی طرف ایک نظرِ کرم  
فرمائیے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بے سہارا ہوں۔ میں مفلس ہوں۔  
میں بے وقعت ہوں۔

توئی تسکینِ دلِ آرامِ جاں صبرِ قرارِ من

رُخِ پر نورِ بنما بے قرارمِ یا رسول اللہ

آپ ہی میرے دل کے لئے باعثِ تسکین ہیں۔ آپ ہی میرے لئے  
آرامِ جان ہیں۔ آپ ہی میرا صبر و قرار ہیں۔ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
میں نہایت ہی بے چین ہوں۔ اپنے چہرہ مبارک کی زیارت سے مشرف فرمائیے۔

وہمِ آخرِ نمائیِ جلوۂ دیدارِ جاہِ حُضریٰ

زِ لطفِ توہمی امیدوارمِ یا رسول اللہ

بوقتِ نزعِ اپنے دیدارِ پاک سے جاہی کو مشرف فرمائیے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم آپ کے لطف و کرم سے ہم ایسی ہی امید رکھتے ہیں۔

## اے خاکِ رہِ تو عرشِ راتاج

اے خاکِ رہِ تو عرشِ راتاج  
یک پایہ ز فترتست معراج  
یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ ہی کے پائے مبارک کی خاک  
عرشِ معلیٰ کی عزت افزائی کے لئے تاج کے مانند ہے اور واقعہ معراج آپ کی  
رفعتِ شان کا ایک ادنیٰ سا حصہ ہے۔

تو دُرِّ یَسیمی و تراجائی  
برتر ز ہمہ چو دُرِّ السّجاج

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ یگانہ موتی کے مانند ہیں اور آپ کا مقام  
تمام نبی نوعِ انساں میں بلند و بالا ہے جس طرح تاج شاہی میں منقش کیا ہوا ایک لوتھرتی  
فخر تو بہ فترت و تاجِ داراں  
آوردہ بہ فترق بردرت باج  
الْفَقْرُ فِخْرِيْ اَبِيْ كِي عَلِيْ شَانِ كِي لِيْ هَدُوْبَسْ هِيْ مَكْرَمْتَام  
بادشاہانِ وقت اپنے سروں پر خراج لئے ہوئے آپ کے دروازے کے سامنے  
کھڑے ہیں۔

درتیرہ شبِ ضلالِ خدلاں  
نورِ توشد سراج و تاج

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گمراہی و تباہی کی رات کی تاریکی

میں آپ کا نور جگمگاتے ہوئے روشن آفتاب کی مانند جلوہ گر ہوا۔

بر روئے زدہ کفِ نجات

با جودِ کفِ تو بحرِ مَوَّاج

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ آپ کے جُود و سخا والے ہاتھوں کو دیکھ کر

ٹھا کھٹیں مارنے والے سمتِ رنے شرمندہ ہو کر اپنے چہرے کو چھپا لیا ہے۔

مشتاقِ رہِ ترا مغیلاں

در زیرِ قدمِ حریر و دیباج

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کی زیارت

کرنے والوں کے راستے میں ببول کا کانٹا بھی ایسا ہے، جیسے ریشم و دیباج

جامی کہ زئند بادِ عصیاں

شد خرمین طاعتش بتاراج

بیچارہ جامی کہ جس کی طاعت و عبادت کے خرمین (کھلیان) کو معصیوں

کی بادِ صر (آندھی) نے تباہ و برباد کر دیا ہے۔

اکنون رہِ معذرت گرفتہ

مسکین بہ شفاعتِ تو محتاج

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیچارہ جامی اب ایسی مشکلات میں کھنسے

ہوئے ہزار ہا معذرت کے ساتھ مسکین کے مانند آپ کی شفاعت اور عنایت

کا محتاج ہے۔



## مارِ معینِ چسیتِ خاکِ پائے محمدؐ

مارِ معینِ چسیتِ خاکِ پائے محمدؐ  
جبلِ متینِ رقبہِ ولائے محمدؐ

مارِ معین وہ پانی جو خاک کی گہرائی سے نکل کر پیاسوں کی پیاس کو بجھاتا ہے۔ تم جانتے ہو وہ کیا چیز ہے۔ سنو وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خاکِ پا ہے۔ اور جبلِ متین (مضبوط رسی) کیا ہے۔ سنو وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے۔

خَلَقْتَ عَالَمَ بَرِّ لِنُوعِ بَشَرٍ شَد

خَلَقْتَ نُوعَ بَشَرٍ بَرِّ لِنُوعِ مُحَمَّدٍ

تمام جہان کی پیدائش بنی نوعِ انسان کے لئے ہوئی اور بنی نوعِ انسان

کی پیدائش محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہوئی۔

سودہ ہمہ قدسیاں جبینِ ارادت

برتہ نعلینِ عرشِ سائے محمدؐ

عالمِ ملکوت کے تمام فرشتوں نے اپنی ارادت (گرویدگی) کی پیشانی کو

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عرش پر جانے والے نعلینِ پاک (جوتیوں) پر ملا

عروہ و ثقی بس است دین و دل ا

ریشہ از گوشہ ردائے محمدؐ

اے جامی دین اور دل کی مضبوطی کے لئے حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کی ردائے مبارک (چادر) کے گوشے کا ایک تار ہی کافی دوانی ہے۔

حدثنائش بجز خدا کہ شناسد  
 من کہ و اندیشہ شنائے محمد  
 آپ کی تعریف و توصیف کی حد کو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کون جانتا ہے۔  
 میں کون ہوتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کے لئے سوچوں۔

جانِ محمد درونِ خلوتِ جانِ است  
 نیست مرادِ دیگرے بجائے محمد  
 میری جان کی خلوت گاہ میں حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جان ہے۔  
 اب مجھ کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بجائے کسی اور کی حاجت نہیں ہے۔

## حرزِ امانِ چسپتِ نعت و نامِ محمد

حرزِ امانِ چسپتِ نعت و نامِ محمد  
 صلِّ علی سیدِ الانامِ محمد  
 اے دوستو وہ تعویذ کہ جو تمام بلاؤں اور مصیبتوں سے نجات دلا دے  
 تم جانتے ہو وہ کیا ہے سن لو وہ حضرت جناب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعتِ پاک  
 اور آپ کا نامِ پاک ہے۔ اے اللہ تعالیٰ دونوں جہاں کے سردار حضرت محمد صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم پر رحمتیں بھیج۔

بہرہ نیابی ز ذوقِ مشربِ ممتاں  
 تازہ چشبی جُرعۂ زجامِ محمد  
 اے مخاطبِ عشقِ رکھنے والوں کے مشرب سے تجھ کو کوئی ذوقِ حاصل

نہ ہوگا جب تک حضرت جناب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مینخانہ معرفت سے ایک گھونٹ نہ پی لے۔

چرخِ بریں باہمہ مدارجِ رفعت

ہست کمیں پایہ از مقامِ محمد

یہ آسمان باوجود اس قدر بلند و بالا ہونے کے حضرت جناب محمد صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم کے مقاماتِ علیا کے مقابل ایک بالکل معمولی سا مرتبہ رکھتا ہے۔

پیکِ نسیمِ شمال لے شدہ محرم

در حرمِ جاہ و احترامِ محمد

اے شمال کی جانب سے صبح کے وقت چلنے والی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا

تو ہمارا بہترین قاصد ہے جب جناب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہِ عالیہ تک تجھ کو رسائی ہو۔

بہرِ خدا چوں بعزّ عرضِ رسائی

از قبلِ بیدلانِ سلامِ محمد

خدا کے واسطے جب تو حضرت جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقوں کا

سلام حضور کے دربار میں پیش کرے۔

شرح کنی افتتار و عجز رہے را

با کرمِ خاص و لطفِ عامِ محمد

اے نسیمِ شمال خدا را جب تو حضرت جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کا لطفِ عام اور کرمِ خاص دیکھے تو اس وقت اس بارگاہِ عالی میں نرم نرم لہجوں میں

ہم جیسے فقیروں اور عاجزوں کا حالِ زار بھی بیان کر دے۔  
 ہو کہ در آیم بدیں وسیلہ دولت  
 در کنفِ ظلِّ اہتمامِ محمد  
 بہت ممکن ہے کہ تیرے وسیلے کی بدولت چونکہ کریمِ خاص اور لطفِ عام  
 ہو رہا ہے حضرت جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اہتمام کے سائے میں ہم بھی  
 دولتِ حاضری سے مشرف ہونے میں کامیاب ہو جائیں۔

## صبحِ ہدی تافت از جبین محمد صلی اللہ علیہ وسلم

صبحِ ہدی تافت از جبین محمد  
 عرصہ دنیا گرفت دین محمد  
 حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک سے ہدایت کی صبح  
 طلوع ہوئی۔ تمام دنیا کے میدان کو آپ کے دین نے اپنی گرفت میں لے لیا۔  
 گشتہ بفحوائے ما رمیئت ہویدا  
 سَرَّ بید اللہما ز آستین محمد  
 ما رمیئت اذ رمیئت وَلَکِنَّ اللہَ اَرَّہِی رَہِیئِ کُنکری پھینکی جب کُنکری  
 پھینکی آپ نے اس کا بھید آپ کی آستین مبارک سے ظاہر ہو گیا کہ حضرت محمد  
 صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے۔

از پس و پیش ہر چہ بودہ و باشد  
 دیدہ عیال چشم تیز بین محمد

جو کچھ پہلے ہو چکا یا جو کچھ بعد میں ہو گا حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کی تیسزبین (دور ہیں) نگاہوں نے ظاہر و باہر طور پر دیکھ لیا۔

نفتد ہمہ کائنات آمدہ قاصر  
از ثمن گوہرِ ثمینِ مُحَمَّد

تمام جہان کے نفتد کی کوئی وقعت نہیں حضرت جناب محمد صلی اللہ  
علیہ وسلم کے وجود پاک بیش بہا گوہر کے سامنے۔

تخت نشینانِ تاج بخش کشیدہ  
باج گدایانِ رہ نشینِ مُحَمَّد

تاج بخشنے والے بادشاہوں سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے راتے  
میں بیٹھنے والے آپ کے گداؤں نے خراج وصول کیا۔

غیر جہاں آفریں کس نہ شناسد  
در دو جہاں حد آفرینِ مُحَمَّد

دنیا کے پیدا کرنے والے اللہ تعالیٰ کے سوا دونوں جہاں میں حضرت  
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حد کما لیبہ کو کوئی نہیں جانتا پہچانتا۔

لیس کلامے یفی بنعتِ مکّالہ  
صل الہی علی النبی وآلہ

میرا کلام آپ کی صفات کما لیبہ کو پورا نہیں کر سکتا۔ اے اللہ تعالیٰ رحمتیں بھیج  
محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پاک پر۔

## مطلع صبحِ صفاست رُوئے محمدؐ

مطلع صبحِ صفاست رُوئے محمدؐ

منبع احسان و لطف خوئے محمدؐ

حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چہرہ انور بزرگی کے ظہور کا اولین مقام ہے اور آپ کے شمائل (خو و خصلت) کرم و احسان کے منبع ہیں۔

سلسلہ کائنات را سبب نیست

جز شکن زلف مشکبوئے محمدؐ

تمامی کائنات کی پیدائش کا کوئی سبب اس کے سوا نہیں ہے کہ حضرت

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مشکبوزلفوں کی خوشبو سے تمام جہان کو معطر کیا جائے۔

بادِ صبا اے رسولِ یثرب و بطحا

خیز و قدم نہ بہ جست و جوئے محمدؐ

اے یثرب و بطحا کی جانب پیغام لے جانے والی بادِ صبا اٹھ اور

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں قدم آگے بڑھا۔

بر رخم از خونِ دلِ دُور رواں ہیں

تحفہ رسالِ این درود سوئے محمدؐ

بادِ صبا اے قاصدِ یثرب و بطحا اس دلِ دُور سے میرے چہرے پر خون بہتا ہوا

دیکھ اسکی اطلاع اور میرے اس درود کا تحفہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پہنچا دے

چشمِ رمد دیدہ برہست کرم کن  
 کحلِ جلالی ز خاکِ کوئے محمد  
 اے باد صبا میری دکھتی ہوئی بیماری آنکھ تیرے راستے پر نگاہ جمائے  
 ہوئے منتظر ہے کرم کرا اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کوچے  
 کی خاک کا سرمہ ضیاء بخش میری آنکھوں کے لئے آ۔  
 مرہمِ راحتِ جراحاتِ دگراں را  
 جانِ من و داغِ آرزوئے محمد  
 زخموں سے آرام دلانے والا مرہم اور لوگوں کو مبارک ہو۔ میری جان کے  
 لئے تو حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آرزو کا داغ اور زخم کافی ہے۔

دولتِ جامی بس اس کی گذاراند  
 عمرِ گرامی بگفت و گوئے محمد

اس مسکینِ جا آقی کی دولت تو بس اس قدر کافی ہے کہ اس کی عمر حضرت  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف میں گذر جائے۔

لیس کلامی یفی بنعت کمالہ  
 صل اللہ علی التبی وآلہ

میرا کلام آپ کی صفاتِ کمالیہ کو پورا نہیں کر سکتا۔ اے اللہ تعالیٰ رحمتیں بھیج  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر۔

سَلَامٌ بِحَضْرَةِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سَلَامٌ عَلَيْكَ اے نبی مکرم  
مکرم تر از آدم و نسلِ آدم

اے نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ پر ہزار ہا درود اور سلام ہوں  
آپ حضرت آدم اور کل نسلِ آدم سے مکرم تر ہیں۔

سَلَامٌ عَلَيْكَ اے زآبائے علوی  
بصورتِ مؤخرِ معنی مقدم

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر اہل آسمان کی طرف سے سلام ہو۔  
آپ بظاہر مؤخر ہیں مگر سب پر مقدم ہیں۔

سَلَامٌ عَلَيْكَ زآبائے فطرت  
طفیل وجود تو ایجا دعالم

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر تمامی کائنات کی مخلوقات کی طرف سے  
سلام ہو کیونکہ آپ کی بدولت ہی اس عالم کی ہر شے ظہور میں آئی ہے۔

سَلَامٌ عَلَيْكَ اے زآسمائے حسنی  
جمال تو آئینہ اسم اعظم

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر باری تعالیٰ کے اسمائے حسنی کی طرف  
سے سلام ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے اسمِ گرامی کے جمال کی رہنمائی کے لئے آپ ہی آئینہ ہیں



سَلَامٌ عَلَيْكَ اے بملکِ رسالت  
 ترا خاتم المرسلین نقشِ خاتم  
 یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر ہزار ہا درود اور سلام ہوں کیونکہ  
 مملکتِ رسالت میں خاتم المرسلین کا نقش آپ ہی کو ملا ہے۔

سَلَامٌ عَلَيْكَ اے شناسا بصدیر  
 کہ رُوحِ الایمین دریکے نیست محترم  
 یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہی کو ایسی رفعتِ شانی حاصل ہے  
 کہ اللہ تعالیٰ کے ہزاروں رازوں سے آپ واقف ہیں اور حضرت جبریل باوجود  
 مقربِ بارگاہ ہونے کے ان میں سے کسی سے بھی باخبر نہیں۔

سَلَامٌ عَلَيْكَ اے زارِ برنوالست  
 مرا کشت زارِ امل سبز و خرم  
 یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی جود و بخشش کے سبب ہماری امیدوں کا  
 کھیت سرسبز و شاداب ہے۔

ہزاراں تحیتِ زحقی باد فائض  
 بروح تو و آل و صحب تو ہر دم

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاکھوں درود اور سلام حق سبحانہ و تعالیٰ  
 کی طرف سے آپ کی روح مبارک۔ آپ کی آل پاک۔ آپ کے اصحاب کرام پر  
 ہر دم و ہر آن فائض ہوں۔

# اِحْنُ شَوْقًا إِلَى دِيَارٍ لَقِيتُ فِيهَا جَمَالَ سَلْمَى

احن شوقاً الی دیار لقیّت فیہا جمالِ سلمی  
کہ می رساں دازاں نواحی نوید لطف بجانب

میرا شوق بے چین کئے ہوئے ہے اس شہر کی جانب جہاں پر میں نے اپنے  
محبوب کا جمال دیکھا ہے۔ کیونکہ اس طرف سے ہر آن لطف و محبت کے پیغام  
کی خوشبو تیں چلی آرہی ہیں۔

بوادی غم منم فتادہ زمامِ فکر تے دستِ اودہ  
نہ بخت یاور نہ عقل رہبر نہ تن تو انا نہ دل شکیا

میں غم کی وادی میں آکر پھنس گیا ہوں۔ سوچ اور سمجھ کا دامن ہاتھ سے  
جاتا رہا ہے۔ اب اس وقت میرا یہ حال ہے کہ نہ نصیب ساتھ دے رہا ہے نہ  
تن میں سکت باقی ہے نہ دل میں صبر رہ گیا ہے۔

زہے جمال تو قبلہ جاں حریم کوئے تو کعبہ دل  
فان سجدنا الیک نسجد وان سيعنا الیک نسعی

کیا خوب آپ کا جمال پاک ہماری جان کا قبلہ ہے۔ آپ کی گلی ہمارے دل کا  
کعبہ ہے۔ اگر ہم سجدہ کرتے ہیں تو آپ کی طرف سجدہ کرتے ہیں اور اگر کوشش  
کرتے ہیں تو آپ کی طرف۔

بکت عیونی علی شیبونی فسار حسالی ولا ابالی  
کہ داغم آنر طبیب و صلت مریض خود را کندید او

میری آنکھیں میری حالت پر روتی ہیں۔ میرا بُرا حال ہو گیا ہے لیکن مجھے پرواہ نہیں کیونکہ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ تیرے وصل کا طبیب اپنے مریض کا یقیناً علاج کرے گا۔

اگر بجزوم بر آوری جاں و گریہ تنغم بے فیکنی سر

قسم بجاننت کہ بر ندرام سر ارادت ز خاکِ آں پا

اے میرے محبوب خواہ تو میری جان پر ظلم کرے یا اپنی تلوار سے میرا سر

جدا کر دے مگر اے دوست تیری جان کی قسم میں اپنی ارادت (گرویدگی) کا سرتیرے آستانے سے باہر نہ رکھوں گا۔

بہ ناز گفتی فلاں کجائی چہ بود حالت دریں جدائی

مرضت شوقا و میت ہجر ا فکیف اشکوا الیک شکوا

اے دوست تو نے ناز کے ساتھ دریافت کیا کہ اے فلاں تم کہاں تھے

اور اس جدائی میں تمہارا کیا حال تھا۔ سچ جانو تمہارے شوق میں بیمار ہوا۔ ہجران کے باعث مر گیا۔ پس کس طرح تجھ سے تیری شکایت کروں۔

بر آستانت کمینہ جراحی مجال بودن ندرید ازاں رو

بکنج فرقت نشستہ محزوں بکوئے محنت گرفتہ ماوی

اے دوست تیرے آستانے پر میں نے ٹھہرنے کی طاقت نہ پائی اس وجہ سے فرقت کے گوشے میں غمگین ہو کر محنت کی گلی میں آپڑا ہوں۔

## رُوحِي فِدَاكَ اے صنمِ ابطحی لَقَبِ

رُوحِي فِدَاكَ اے صنمِ ابطحی لَقَبِ  
آشوبِ ترک - شورِ عجم - فتنہِ عرب

اے یثربِ بطحا کے بدرِ منیرِ محبوب - میری روحِ آپ پر قربان - آپ  
کی شانِ جلالت - آپ کی شانِ شوکت - آپ کے دیدہٴ عظمت نے آشوبِ ترک  
شورِ عجم - فتنہٴ عرب سب کو قصہٴ پارینہ بنا دیا -

کس نیست در جہاں کہ ز حُسنِ عجبِ نماند  
اے در کمالِ حُسنِ عجبِ تر نہ ہر عجب

دنیا میں ایسا کوئی بھی نہیں ہے جس نے آپ کے حُسنِ لامتناہی پر تعجب نہ  
کیا ہو - بیشک آپ کمالِ حُسن میں ابوالعجب کہلانے کے مستحق ہیں -  
ہر کس نیافت جرعہٴ از جامِ وصلِ تو  
زیں بزمِ گاد تشنہٴ جگر رفت خشک لب

جس شخص کو آپ کے جامِ وصل سے ایک گھونٹ بھی پیسرنہ ہو سکا یقیناً  
یہ سمجھنا چاہئے کہ وہ شخص اس جہان سے تشنہٴ جگر اور پیاسا ہی گیا -

تاز لِفِ تُو شَبِ اسْتِ وَ رُخْتِ اَقْتَابِ چاشت  
وَاللَّيْلِ وَالضُّحَى اسْتِ مَرَاوِرِ دَرُوزِ وَ شَبِ

جب سے مجھ کو پتہ چلا ہے کہ رات کا حُسنِ آپ کی زلفوں کے حُسن سے  
مستفاد ہے اور اَقْتَابِ نِصْفِ النَّهَارِ کا نورِ آپ کے چہرہٴ انور سے اخذ کیا ہوا ہے

جب سے رات اور دن میرا وظیفہ سورہ وَاللَّیْلِ وَالضُّحٰی ہے۔

رفتن بسر طریق ادب نیست در ریت

ما عاشقیم و مست نیاید ز ما ادب

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے حضور میں حاضر ہونے کے لئے سمر

سے بھی چلنا میرے نزدیک ادب کے خلاف ہے مگر ہم معذرت خواہ ہیں کہ ہم

عاشق اور مست ہیں ہم سے طریق ادب مکمل طور پر عمل نہیں ہوتا۔

دل باد منزلِ غم و سرِ خاکِ مقدمت

کایں موجب شرف بود آں مایہ طرب

بہتر تو یہ ہو کہ میرا دل آپ کے غم کا مقام بنا ہو اور میرا سر آپ کے

درِ پاک کی خاک پر رکھا ہوا ہو کیونکہ اگر میرا دل آپ کے غم کی منزل بن گیا تو

یہ میہے لئے موجب شرف ہے اور اگر میرا سر آپ کی چوکھٹ پر نثار ہو گیا تو

یہ عمل بھی سید خوشی کا باعث ہوگا۔

مطلوبِ جامی از طلبم گفتہ کہ چسیت

مطلوب او ہمیں کہ دہ جاں دین طلب

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ نے میری عرض اور طلب پر فرمایا کہ

اے جامی تمہارا مطلوب کیا ہے سوائے عالیجاہِ روحی فداکِ مطلوب اس کا یہی

ہے کہ آپ کی راہِ طلب میں جان دے دے اور بس۔

اے وہ مُتَقَدِّس ذات کہ جس کی پیشانی مُبارک سُوْرَةُ الْاَضْحٰی

کی تفسیر ہے —————

اے وَاَضْحٰی وَالضُّحٰی جبینت

وَاللَّیْلِ نَقَابِ عَنَبْرِیْنِ

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کی پیشانی مبارک سے سُوْرَةُ الْاَضْحٰی  
کی پوری وضاحت ہو رہی ہے اور آپ کا نقاب عنبریں سُوْرَةُ وَاللَّیْلِ کی تفسیر ہے۔

طَهَّ الْعَتَبِ زَاآسْتَانِ

یٰسَ عَلٰی بَرَاَسْتِیْنِ

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سُوْرَةُ طَهَّ آپ کی آستانِ عالیہ کی

ادنیٰ ترجمان ہے اور سُوْرَةُ یٰسَ آپ کی آستین مبارک کا ادنیٰ نشان ہے۔

جَنَّتْ اَثْرَے زَفِیضِ مِهْرَتِ

دُوْرَخِ شَرَارِے زِرْزَلْفِ کِیْنَتِ

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنت آپ کے لطف و کرم کے فیض کی

ادنیٰ سی علامت ہے اور دُوْرَخِ آپ کے غصے کی چنگاریوں میں ایک چنگاری ہے۔

اَسْرَارِے وِجُوْدِ رَاکْمَاے

وِیْدِے نَظَرِے خَدَاةِیْ بِنِیْتِ

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خدا کے وجود کے اسرار کو جیسا کہ چاہیے

آپ کی خدا میں نگاہ شریف نے ملاحظہ فرمایا۔

پیش تو سپہر چوں زمیں پست  
عالم ہمہ رُوئے بر زمینت

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی عظمت و شان کے رُو برو آسمان ایسا بے وقتاً  
ہے جیسے زمین۔ اور سارا جہان آپ کے سامنے رُوئے بر زمین ہے یعنی جھکا ہوا ہے۔

تو صاحب کان کنت کثرًا  
اعیان رسل ترا عندہ چینت  
یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ صاحب کان کنت کثرًا  
ہیں یعنی آپ حق تعالیٰ کی ذات و صفات کے مظہر اتم ہیں اور جملہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ  
والسلام آپ کے دسترخوان کے ریزہ چیں ہیں۔

چوں بر تو خدائے آفریں گفت  
جامی چہ سزائے آفرینت

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب خود باری تعالیٰ نے آپ کی تعریف  
فرمائی ہے تو پھر جامی بیچارے کی کیا بساط ہے کہ آپ کی تعریف بیان کرے۔

موتّر در وجود اللہ ایک نیست  
دریں حرف شکر ف اصلا شے نیست

تمامی وجود کے اندر ایک ذات کے سوا دوسری کوئی اثر کرنے والی ذات  
نہیں ہے۔ اس قیمتی اور بامعنی بات کے اندر ہرگز کوئی شک نہیں ہے۔

ولے جزیر کاں این راندا نند  
 درینا زیر گردوں زیر کے نیست  
 لیکن عقلمندوں کے سوا کوئی اس بات کو نہیں جانتا۔ افسوس کہ اس  
 جہان میں اس بات کے سمجھنے والے نہیں ہیں۔

جمالِ اوست تاباں ورنہ بُردن  
 دل از مردانِ دل ہر کوہ کے نیست  
 صرف اسی موثر کا حُسن چمک رہا ہے ورنہ اربابِ دل کا دل موہ لینا کسی  
 بے بنیاد بچے کا کام نہیں ہے۔

بکوئے نیستی جاہی و سرور  
 کہ سالک را ازین بہ مسلکے نیست  
 اے جاہی فنا حاصل کرنے کی کوشش کر۔ کیونکہ راہِ حق کے سالک کیلئے اس سے بہتر  
 اور کوئی راستہ نہیں ہے۔

إِنْسَانٌ نُورٌ لِحَمِيْزِكَ كَالْإِكْسِ هُوَ

کُلُّ مَا فِي الْكُوْنِ وَهَمٌّ اَوْ خِيَالٌ  
 اَوْ عَكْسٌ فِي الْمَرَايَا اَوْ ظَلَالٌ  
 جو کچھ اس دنیا میں ہے محض وہم یا خیال ہے۔ یا آئینہ میں عکس (تصویر)  
 ہے یا سائے ہیں یعنی بے حقیقت ہیں۔

کیست آدم عکس نور لہم نزل  
 چہیت عالم موج بحر لا یزال



انسان کون ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے نور کا ایک عکس ہے اور یہ دنیا کیا ہے۔ یہ  
 اللہ تعالیٰ جو کہ نہ مٹنے والا سمندر ہے۔ اس کی ایک موج ہے۔  
 عکس را کے باشد از نور انقطاع  
 موج را چوں باشد از بحر انفصال  
 بھلا عکس اپنے نور سے الگ کیونکر قائم رہ سکتا ہے اور موج اپنے سمندر  
 سے کیونکر جدا ہو سکتی ہے۔

گفتگو تا چند جامی لب بہ بند  
 حال می باید چه سود از قبیل و قال  
 اے جامی عشق و محبت کی باتیں کب تک کرتے رہو گے، خاموش ہو جاؤ۔  
 یہاں حال درکار ہے قبیل و قال سے کچھ فائدہ نہیں۔

اپنے لالہ رُخ محبوب کے جُدارہ کر بہار کو کیا کروں

جُدارِ لالہ رُخِ خود بہارِ را چہ کنم  
 ہزارِ داغِ بدلِ لالہ زارِ را چہ کنم

اپنے خوب و محبوب سے جُدارہ کر بہار کو لیکر کیا کروں۔ ہزاروں داغِ دل میں سوتے  
 ہوئے لالہ زار کی سیر سے مجھ کو کیا واسطہ۔

زخون دیدہ کنارِ پرست بے لب یار  
 کنارِ گشتِ لبِ جو بہارِ را چہ کنم

دوست سے جدائی کے باعث میرا دامن خون سے بھرا ہوا ہے۔ ایسی حالت میں دریا کے کناروں کی سیر و تفریح سے میرا کیا کام۔

گر فتم آنکہ کنم دیدہ را بہ گل مشغول  
درون جان و دل این خار خار را چنم

یہ ہو سکتا ہے کہ میں اپنی آنکھوں کو گل و گلاب کے نظارے میں لگا لوں۔ مگر میری جان اور میرے دل کے اندر یہ جدائی کے کانٹے جو ہر دم چبھ رہے ہیں انکو کیا کروں۔

بطوفِ باغِ غم روز را برم بیروں

بلا و محنت شبہائے نار را چہ کنم

یہ امر ممکن ہے کہ میں باغ کی سیر سے دن کے غم کو اپنے سے دور کر دوں مگر میں اپنی تاریک راتوں کی مصیبتوں اور صعوبتوں کو کیا کروں۔

غبارے از رہ آں مشکبوغزال رسید

بجز عجیب کفن آں غبار را چہ کنم

اگرچہ میرے اُس مشک بوغزال (دوست) کا غبار مجھ تک پہنچ گیا اور مجھ کو مل گیا مگر دور و دوری کے باعث قریب المرگ ہوں اب اس غبار کو اپنے کفن میں بطور عجیب مسکنے کے اور کیا کروں۔

شکافِ سینہ تو انم کہ بندم از مرہم

تراوشش مژہ اشکبار را چہ کنم

یہ ہو سکتا ہے کہ جدائی کے سینے میں پڑے ہوئے شکافوں (درازوں) کو مرہم استعمال کر کے علاج کر لوں مگر میری روتی ہوئی آنکھوں کی پلکوں سے جو ہر دم و ہر آن آنسو ٹپک رہے ہیں ان کو کیا کروں۔

ملولم از دو جہاں بے جمال او جآمی  
 چویار نیست بدست این دیار را چہم  
 لے جآمی دوست کے جمال سے محروم ہوتے ہوئے میں دونوں جہاں سے  
 بیزار ہوں۔ جب مجھ کو یہاں اپنے دوست کی لقا حاصل نہیں ہے تو میں اس دیار  
 (ملک شہر) کو لے کر کیا کروں۔

میں ایک اونی غلام ہوں اور تو میرا سلطان عالی جاہ ہے

من بندۂ حقیر و تو سلطان محترم  
 گر در غم تو زار بمیسم ترا چہ غم  
 میں ایک ناچیز غلام ہوں اور اے دوست تو ذی حشم بادشاہ ہے اور قبول  
 شاہاں کم التفات بجا لگدا کنند۔ اگر میں تیرے غم میں خوار و زار ہو کر مچاؤں، تجھے  
 میری کیا پرواہ۔

رنجور گشتہ ام ز تمنائے مقدمت  
 بہر خدا پیریش من رنجہ کن قدم  
 لے دوست تیری آرزوئے ملاقات میں بیمار ہو گیا ہوں اللہ بیمار پرسی کیلئے آئیے۔  
 برجائیم از تو ہر چہ رسد جائے منت است  
 گر ناوک جفاست و گر خنجہ ستم  
 اے دوست میری جان پر تیری طرف سے جو کچھ آئے میں اس کا شکر گزار  
 ہوں، خواہ وہ ستم کا تیر ہے یا ظلم کی تلوار۔

عمر لیت جرعہ خوارِ سفالِ سگانِ تست  
 جامی کہ آبِ خضرِ نخوردی ز جامِ جم  
 ایک طویل عمر گزر گئی کہ تیرے کتوں کے برتنوں کا پانی پینے والا ہے۔ یہ جامی جو کہ  
 آبِ خضرِ جامِ جم سے پینا پسند نہیں کرتا تھا یعنی یہ بیچارہ صرف تیری عنایتوں کا محتاج ہے۔

اے دوست اگر تو غمِ خواری فرمائے تو پھر غم کی کچھ پڑاہ نہیں

توجانِ پاکی سر بسر نہ زابِ خاک لے نازیں  
 واللہ زجاں ہم پاک تر روحی فداک لے نازیں  
 اے محبوب تو سترِ پا پاک جان ہے اور تجھ کو پانی اور مٹی سے کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ  
 خدا کی قسم اے محبوب توجان سے بھی بڑھ کر پاک ہے میری جان تجھ پر قربان ہو۔

پا کاں ندیدہ روئے توجاں دادہ اندر بوئے تو  
 اینک بگرد کوئے تو صد جان پاک لے نازیں  
 پاک لوگوں نے اگرچہ آپ کا چہرہ انور نہیں دیکھا مگر آپ کے حسن بے بہا پر اپنی  
 جانیں قربان کرتے رہے۔ اے محبوب آج بھی ہزاروں پاک لوگ آپ کے کوچے کے  
 گرد اپنی جانیں لئے ہوئے حاضر ہیں۔

گردشِ چولالہ سپریم غرقہ بخوں کے غمِ خورم  
 ایں بس کہ برول می برمِ واعث بخاک لے نازیں  
 اگرچہ میرا جسم مانند لالہ خون میں غرق ہو کر مٹرخ ہو رہا ہے میں اس غمِ حیر کو کب تک  
 برداشت کروں گا۔ میرے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ اے محبوب تیرے داغِ غم کو دلیں لیکر خاک میں  
 جا رہا ہوں۔

دارم زغم بیماریاے بیماریاے غم رایاے  
 گر تو کنی غمخواری از غم چه باک لے نازنین  
 لے محبوب میں اپنے دل میں تیرے بچر کے غم کی بیماری رکھتا ہوں۔ خدا را آپ اپنے  
 بیماریاے غم کی دستگیری فرمائیے اور اے محبوب اگر تو غمخواری کرے تو پھر غم کی کچھ پروا نہیں۔

باآں کہ دردم شد قوی خواہم فغانم بشنوی  
 ترسم کہ بہر من شوی اندیشہ ناک لے نازنین  
 باوجودیکہ میرا درد غم بہت بڑھ گیا۔ اور میں چاہتا ہوں کہ نالہ و فغان کروں تاکہ  
 تو سنے مگر میں ڈرتا ہوں کہ اے محبوب مبادا تو میرے لئے فکر مند ہو لہذا نالہ و زاری سے  
 باز رہتا ہوں۔

جامی کہ دارد با تو خوہر گزنت اید از تو رو  
 گر خود نہی بر فرق او تیغ ہلاک لے نازنین  
 یہ بیچارہ جامی جو کہ تیری غلامی کا خوگر ہے ہرگز تجھ سے منہ نہ پھیرے گا۔ اگرچہ  
 لے محبوب تو خود اس کے سر پر ہلاک کر دینے والی تلوار ہی چلائے۔

آپ کا لقب رَحْمَةُ الْعَالَمِينَ

اے زلعلت کام جو رُوحُ الْاٰمِیْنَ

خَطِّ سَبْرَتِ رَحْمَةِ الْعَالَمِیْنَ

اے محبوب جبرئیل امین باوجود مقرب بارگاہ ہونے کے آپ کی عنایتوں کے  
 محتاج ہیں اس وجہ سے کہ آپ کا لقب اعظم رَحْمَةُ الْعَالَمِیْنَ ہے۔

در رسم گر گوئی از سر کن قدم  
 پایم از شادی نیاید بر زمین  
 اے محبوب اگر اپنے در پاک تک پہنچنے کیلئے آپ فرمائیں کہ اے جامی  
 سر کے بل چل کر آؤ۔ بخدا کمال خوشی کے باعث میرا پیر زمین پر نہ پڑے گا۔  
 گر نہ بینم ہفتہ ماہ رخت  
 بگذرد آہم ز چرخ ہفتہیں  
 خدا کی قسم اگر میں اپنے ماہ رخ محبوب کو ایک ہفتہ نہ دیکھوں تو میرا یہ  
 حال ہوتا ہے کہ میری آہیں ساتوں آسمانوں سے اوپر نکل جاتی ہیں۔

یہ کہاں جائز ہے کہ دوست اپنے دوست کے ساتھ ایسا کرے

نور چشم من چہ واقع شد گناہ من چہ بود  
 کز نظر انداختی مارا بیک بار ایس چنیں  
 اے میرے پیارے ایسی کونسی غلطی واقع ہوئی اور مجھ سے کونسا گناہ سرزد  
 ہوا کہ تو نے مجھ بیچارے کو اچانک نظر انداز کر دیا۔  
 در خور مہر و وفا گریستم بہر خدا  
 از جفا ہائے خودم محروم مگذار ایس چنیں  
 اے دوست اگر میں اس لائق نہیں ہوں کہ میرے ساتھ محبت کا برتاؤ  
 کیا جائے پھر بھی خدا را مجھ کو اپنی جفاؤں سے محروم نہ رکھئے۔

ہرگز م روزے نپرسیری کہ احوال تو چھپت  
 کے روا باشد کہ باشد یار بایار ایس چنیں  
 لے دوست تو نے کسی دن بھی مجھ سے نہ پوچھا کہ تیرا کیا حال ہے۔ یہ کہاں  
 مناسب ہے کہ ایک دوست اپنے دوست کے ساتھ ایسا کرے۔

## میں کون ہوں کہ دوست کی طرف خط لکھوں

بایار کوچ کردہ کہ گوید پیام من  
 وانجا بجز صبا کہ رساند سلام من  
 مجھ سے جدا ہو کر روانہ ہو جانے والے میرے دوست تک میرا پیام  
 کون پہنچائے۔ اور وہاں بجز باد صبا میرا سلام کون لے جائے۔  
 من کیستم کہ نامہ فرستم بسوئے او  
 در نامہ سگانش نویسنده نام من  
 میں کون ہوں اور میری کیا حقیقت ہے کہ دوست کی طرف خط لکھوں۔  
 اے دوستو، اس کے کتوں کے نام لکھے ہوئے خطوں میں میرا نام لکھ کر  
 بھیجو۔

عمرے زاشک دانہ فشاندم ولے چہ سود  
 چوں نامداں کبوتر رحمت بدام من  
 ایک زمانہ گذر گیا میں اپنے آنسوؤں کے دانے بکھیر رہا ہوں مگر کیا فائدہ۔  
 جبکہ وہ کبوتر رحمت (میرا محبوب) میرے جال میں نہ آیا۔

اے صید پیشہ چارہ چہ سازم خدائے را  
 کاں آہوئے رمیدہ شود صید دام من  
 اے شکار یوللڈ مجھ کو بتلاؤ میں کون سی تدبیر اختیار کروں تاکہ وہ میرے  
 ہاتھ سے گیا ہو امیر اغزال رعنا (نوجوان ہرن بمعنی محبوب) میرے جال میں آپھننے  
 جامی لگوئے کایں ہمہ مستی و شور چسیت  
 کز خم عشق پر نرنگ افتاد جام من  
 اے جامی اس بات کا تذکرہ مت کرو کہ یہ مستی اور شور کیا چیز ہے سنو! میرا  
 جام عشق کے ٹٹکے سے حاصل کیا ہوا ہے جو نہایت ہی شان و شوکت والا ہے۔

## میں تیری جستجو میں خاک و خون میں لوٹوں گا

من کیستم کہ چشم کشایم بروئے تو  
 ایں بسکہ میکنم بزباں گفتگوئے تو  
 میں کون ہوں کہ تیرے چہرہ انور کی طرف نظر کر سکوں۔ بس میرے لئے اتنا ہی  
 کافی ہے کہ میں اپنی زبان سے تیری گفتگو کرتا رہوں۔

اے آرزوئے جاں نظرے کن بحال من  
 زان پشتہ کہ جاں دہم از آرزوئے تو

اے میری جان کی آرزو مجھ غریب کے حال زار کی طرف بھی ایک نظرِ کرم  
 فرمائیے۔ قبل اسکے کہ میں تیری آرزو میں اپنی جان دے دوں۔



پایم چو سودہ شد بہت بعد ازین چو اشک  
 غلظم بخون و خاک پے جستجوئے تو  
 اے دوست تیرے راستے سے گذرتے ہوئے اگر کہیں میرا پیر تیرے قدم نازک  
 کے نشانوں سے مس ہو گیا تو میں تیری تلاش میں اشک کے مانند خاک خون میں لوٹوں گا۔

من اہلِ خوان و صلِ نیم کاش چوں سگاں  
 سنگے خورم بہ سرز مقیمانِ کوئے تو  
 اے دوست مجھے معلوم ہے کہ میں تیرا وصل حاصل کرنے والوں میں سے  
 نہیں ہوں بلکہ میں تو اس انتظار میں ہوں کہ کاش کتوں کے مانند تیرے کوچے میں  
 رہنے والوں کی طرف سے اپنے سر پر ایک پتھر کھا لوں۔

خدا کی قسم میری نظروں میں تیرے خیال کے سوا کچھ باقی نہیں رہا

زینیاں کہ خو گرفت دلم با وصالِ تو  
 اے وائے آں زماں کہ نہ بنیم جمالِ تو  
 جس شدت کے ساتھ میرے دل میں تیرے وصال کا خیال جاگزیں ہوا  
 ہے۔ ایسی حالت میں اے محبت میرے لئے بہت سخت مشکل ہے اگر ایک لفظ بھی  
 تیرا جمال نہ دیکھوں۔

تارفتہ چو خوابِ خوش از چشم اشکبار  
 حقا کہ نیست در نظرم جز خیالِ تو  
 اے دوست جب سے میٹھی میٹھی نیند میری روتی آنکھوں سے غائب

ہو گئی ہے۔ خدا کی قسم میری نظروں میں تیرے خیال کے سوا کچھ بھی باقی نہیں رہا

دارم سرے نہادہ براہت کہ مست ناز

ناگاہ دررسی و شود پائیمال تو

اے دوست میں نے اپنا سر تیرے راستے میں بچھا رکھا ہے کہ جس وقت

بھی تو مستی و ناز کے ساتھ ادھر سے گذرے فی الفور تیرے پائے ناز پر قربان ہو جائے

جامی چہ حاجتت بگفتن کہ زد رقم

بر لوح چہرہ کلک مژہ حسب حال تو

اے جامی کچھ کہنے کی حاجت نہیں ہے۔ تیرا تمامی حال تیری مژہ کی قلم

نے تیرے چہرے پر لکھ رکھا ہے۔ دوست خود پڑھ لے گا۔

## نظارہ ہمہ اوست

اے جاوداں بصورت اعیان در آمدہ

گاہے نمودہ ظاہر و گاہے منظر آمدہ

اے ذات باقی ظاہری صورت میں جلوہ گر کہیں بے پردہ ظاہر اور کہیں

منظر (جائے ظہور)

از روئے ذات ظاہر و منظر یکیت لیک

در حکم عقل این دگر آں دیگر آمدہ

خود ذات کے اعتبار سے ظاہر اور منظر ایک ہی ہے مگر عقل کے نزدیک یہ

کچھ اور ہے وہ کچھ اور ہے۔

بے صورتت عشق ولے عشق صورتش  
 غالب شدہ بکسوت صورت برآمدہ  
 اگرچہ عشق کی کوئی صورت نہیں ہے مگر اس کی صورت کے ولولے نے  
 غالب ہو کر صورت کا لباس اختیار کر رکھا ہے۔

معروف عارفان است بہر صورتی کہ ہست  
 در چشم منکراں چہ غم از منکر آمدہ  
 دل کی آنکھ رکھنے والوں کے نزدیک یہ بات بالکل واضح ہے کہ صورت  
 میں جو کچھ ہے وہی ہے اور اس بات کا کوئی غم نہیں کہ جو لوگ اس بات کے انکاری  
 ہیں۔ اور انکار کر رہے ہیں۔

در موطن ظہور و بطون نیست غیر او  
 ہر چند کہ ظہور و بطون برتر آمدہ  
 ہر شے کے ظاہر اور باطن میں اسکے سوا کوئی دوسرا نہیں ہے اگرچہ اس کی  
 ذات عالی ظاہر اور باطن سے بھی بزرگ و برتر ہے۔

گاہش کشیدہ جاذبہ عاشقی عیاں  
 باداغ عاشقان بلا پرور آمدہ  
 کسی مقام پر جذبہ عاشقی لے ہوئے عاشقوں کے لباس سو و ساز کیسا جلوہ گر ہے  
 گاہش گرفتہ جلوہ معشوق آستیں  
 بر شکل دل براں پری پیکر آمدہ  
 اور کہیں لباس معشوقی میں حسین و جمیل صورتوں میں متشکل ہے۔

یجانشستہ برسر صدر جلال و جہاہ  
 وز جملہ سرورانِ جہاں برسر آمدہ  
 ایک جگہ جلال و جاہ کے ساتھ کسی صدر پر جلوہ گر ہے اور جہاں کے تمام  
 سرداروں کا سردار بنا ہوا ہے۔

یجافگندہ خرقہ فقر و فنا بدوش  
 محتاج و ارحلقہ زناں بر در آمدہ  
 اور ایک دوسری جگہ فقیرانہ لباس کندھے پر ڈالے ہوئے محتاجوں کے  
 مانند کاسہ گدائی لئے ہوتے دروازے پر کھڑا ہے۔

ہمراہ وحی گشتہ و روح القدس شدہ  
 پیغامِ خود رساندہ و پیغمبر آمدہ  
 کہیں خود ہی وحی کے ہمراہ ہو کر جبرئیل کی صورت میں ہے۔ اور کہیں اپنا  
 پیغام پہنچانے کے لئے پیغمبر کے لباس میں ہے۔

بحریت متفق کہ زاو صاف مختلف  
 باران و قطرہ و صدف و گوہر آمدہ  
 بہر حال وہ ذات پاک ایک بحرِ عظیم ہے اور مختلف شکلوں میں کہیں بارش  
 کہیں قطرہ۔ کہیں صدف اور کہیں قیمتی موتی ہو کر جلوہ گر ہے۔  
 نشگفتہ است جز گلِ وحدت بباغِ عشق  
 ہر چند گاہ اصفرو گہ احمر آمدہ  
 الغرض باغِ عشق میں ذاتِ واحد کے سوا کوئی پھول نہیں کھلا اگرچہ وہ

پھول کہیں سفید اور کہیں سرخ نظر آ رہا ہے۔

جب تک زمین کی گرفتاری سے نہ چھوٹے گا آسمان پہ نہ پہنچے گا

ز شہر تن نکنی دل بملکِ جہاں نرسی

بدیں جہاں نہی پابداں جہاں نرسی

جب تک تن کے شہرے نہ نکلے گا جان کے ملک میں نہ پہنچے گا۔ جب تک

اس جہاں کو نہ چھوڑے گا اس جہاں میں نہ پہنچے گا۔

حضیضِ نفسِ زمین و آسمان ست در رہِ عشق

توپلے بستِ زمینی با سماں نرسی

اے مخاطبِ راہِ عشق میں نفسانی کدورتیں اور کثافتیں ہی سدا رہیں جب تک

تو زمین سے نہ چھوٹے گا آسمان پر نہ پہنچے گا یعنی جب تک نفس کو جملہ خواہشوں سے  
پاک نہ کرے گا عروج نہ دیکھے گا۔

دور روزہ جسِ قفسِ سہل باشد اے بلیل

ازاں بترس کہ دیگر بوستاں نرسی

اے خوش نوا بلیل دور روز اس پتھرے کی صعوبت کو جھیل لینا آسان ہے۔

اس بات سے ڈر کہ کہیں تو اس پتھرے ہی میں گھبرا کر مرجائے یعنی بے ایمان مرے

تو پھر تجھ کو باغِ جنّت میں پہنچنا نصیب نہ ہوگا۔

نشانِ عشق چہ پرسی زہرِ نشانِ بگسل

کہ تا اسیرِ نشانی بہ بے نشانِ نرسی

اے مخاطب مجھ سے نشانِ حق کیا پوچھتا ہے بسُن لے۔ ہر نشان سے جدا ہو جا۔ یعنی تمام دل بستگیوں کو چھوڑ دے کیونکہ جب تک تو کسی نشان کا گرفتار ہے وہ ذات جو بے نشان ہے۔ اس تک نہ پہنچے گا۔

صدائے بانگِ جرس می رسد لے از دور

بَرۂ مُخِیْبِ مَبَادِ اِبْكَارِ وَاں نَرَسِی

اے مخاطب تیرا قافلہ دُور نکل گیا۔ ابھی قدرے اسکے گھنٹے کی آواز آرہی ہے

اگر تو چاہتا ہے کہ اس قافلے میں پہنچ جائے تو اب تجھ کو راستے میں ہرگز سونا نہ چاہیے ورنہ تو قافلہ میں نہ پہنچے گا یعنی حصولِ تقربِ الٰہی اللہ میں تو پھیر رہ گیا ہے۔ عمر بہت گزر چکی ہے کوشش کر۔ سونا چھوڑ دے ورنہ اس دولت سے محروم ہو جائے گا۔

حِجَابِ نَرِّ حَقِیْقَتِ ہِمِیْنِ تَوَّءِ جَامِی

گماں مبرکہ ازیں بگزری باں نرسی

اے جامی اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے رازوں میں درحقیقت تیری خودی ہی

حجابِ اکبر ہے اس کو دُور کرنے اور اس سے رہائی حاصل کرنے میں کوشش بلیغ کر، اور اس بات کا خیال ہرگز نہ کر کہ اس سے نجات پانے کے بعد بھی تو اس تک نہ پہنچے گا نہیں نہیں ہرگز نہیں تو یقیناً اس تک پہنچ جائے گا۔

وہ مقدّس ذات جو کہ جمالِ لایزال کی منظر ہے

اے منظرِ حسنِ لایزالی

مَرَاتِ جَمَالِ ذُو الْجَلَالِ

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کی ذات مقدسہ حسن لایزال کی  
منظر آتم ہے اور آپ جمال ذوالجلال کی رونمائی کے لئے مثل آئینہ ہیں۔

انوار تجلی قدم را  
رخسار تو احسن المحبالی

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کا رخسار مبارکہ تجلیات ذاتیہ  
کے انوار کے لئے بہترین جلوہ گاہ ہے۔

در شان کمال تست نازل

آیات مکارم و معالی

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کی علو شان کمالیہ کے بیان  
کے لئے اللہ تعالیٰ نے مثل سورہ طہ و سورہ یس و سورہ مزمل نازل فرمائی ہیں۔

رُویت طرف من النہار است

زُلفت زلف من اللیالی

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کا چہرہ مبارکہ مانند آفتاب نصف النہار  
ہے (ٹھیک دوپہر کے وقت کا سورج) اور آپ کی زلف مبارکہ سیاہ تر  
رات کے مثل ہے۔

احرام حریم آن نہ بندند

جز درد کشان لا ابالی

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کے حریم پاک کی زیارت کے  
لئے احرام نہیں باندھتے ہیں مگر صرف اور صرف آپ کے میکدے کی تلچھٹ

پینے والے دیوانے۔

جامی بہ وظائفِ تضرع  
مشغول بود علی التّوالی

جامی بھی ان تلچھٹ پینے والے دیوانوں میں سے ہے حاضری کے لئے رات  
اور دن گریہ و زاری کے وظیفے میں مشغول ہے۔

باشد بحوالہ عنایت

روزی برسد باں حوالی

بہت ممکن ہے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم محض آپ کی  
عنایت و مہربانی سے یہ جامی بھی آپ کے مقدس دیار پاک تک پہنچنے میں  
کامیاب ہو جائے۔

خدا کی قسم جب تک تم نہ چکھو گے اس شراب کے لطف کو نہ پہچانو گے

لیٰ حبیب۔ قرشی۔ مدنی۔ عربی

کہ بود درد و غمش مایہ شادی و خوشی

میرا محبوب قرشی۔ مدنی اور عربی ہے۔ وہ اس قدر جاذبِ نظر اور دلنشین

ہے کہ اس کا درد و غم ہزار ہا خوشی و شادمانی کا سرمایہ ہے۔

ہم رازش نکم او عربی من عجبی

لاف یاری چہ ز نم او قرشی من حبشی

میں اپنے اس محبوب کے رازوں کو کما حقہ سمجھنے سے عاجز ہوں کیونکہ



وہ عربی ہے اور میں عجمی ہوں! میں اس کے ساتھ اپنی دوستی کی کیا بات کروں کیونکہ وہ عالی نسب، خوب شکل ہے اور میں بد شکل حبشی ہوں۔

گرچہ صد مرحلہ دور، است ز پیشِ نظرم  
جُعدنی نظری کُلِّ غداةٍ وَّ عَشی

اگرچہ میرا محبوب میری نظروں سے سینکڑوں میل دور ہے مگر میری وابستگی کا یہ عالم ہے کہ اس کی مشکبوز لہیں رات اور دن ہر وقت میری نظروں میں ہیں۔

صفتِ بادهٔ عشقش ز منِ مستِ پیرس

ذوقِ این مے نہ شناسی بخدا تا نہ چشی

میرے محبوب کے عشق کے شراب کی خوبی مجھ دیوانے سے مت پوچھو۔ خدا کی قسم اس شراب کے لطف کو ہرگز نہ سمجھ سکو گے جب تک کہ پی نہ لو۔

مصلحت نیست مرا سیری ازاں آبِ حیات

ضاعف اللہ بہ کُلِّ زمانِ عطشی

اس محبوب کی محبت کے آب حیات سے سیر اور لا تعلق ہونا میرے لئے ہرگز

مناسب نہیں بلکہ خدا کرے میری پیاس میں ہر دم و ہر آن اضافہ ہوتا رہے۔

جامی اربابِ وفا جزرہٗ عشقش ز روند

سر مبادت گرازیں راہِ قدم باز کشتی

اے جامی سچے عاشق اس محبوب کے عشق میں اضافے کے سوا دوسرا

راستہ اختیار نہیں کرتے۔ خدا نخواستہ اگر اس راستے سے قدم پیچھے ہٹے تو پھر

موت ہی بہتر ہے۔

## جال میں پھنسے ہوئے پرندے کے دکھ درد کو تو کیا جانے

آسودہ دلا حالِ دلِ زار چہ دانی  
خونخواریِ عشاقِ جگر خوار چہ دانی

اے عیش میں رہنے والے محبوب! حیران و پریشان رہنے والوں کے دل کا حال  
تو کیا جانے اور خونِ جگر پینے والے عاشقوں کے حالتِ زار سے تجھ کو کیا واسطہ۔  
ہرگز نخلیدہ کفِ پائے تو خارے  
آزردگیِ سینہ افگار چہ دانی  
اے محبوب جبکہ تیرے پیر میں کبھی کوئی کانٹا نہیں چھبھا تو پھر تجھے ان لوگوں  
کی مصیبتوں کا اندازہ کیوں کر ہو سکتا ہے کہ جن کے سینے غم و اندوہ کے سبب پارہ پارہ  
ہو گئے ہیں۔

شب تابہ سحر خفتہ بخلوت گہ نازی  
بیخوابیِ این دیدہ بیدار چہ دانی

اے محبوب رات سے لیکر صبح تک جبکہ تو خلوت گاہِ ناز میں محو خواب  
ہے اس رات بھر جاگنے اور بے نیند والی آنکھوں کا حال تجھ کو کیا معلوم۔

اے فاختہ پرواز کناں بر سرِ سروی  
دردِ دلِ مرغانِ گرفتار چہ دانی

اے آزاد فاختہ جبکہ تو سرو کے درختوں پر بے خوف و خطر مشغولِ پرواز ہے  
جال میں پھنسے ہوئے پرندے کے دلی دکھ درد کو تو کیا جانے۔

جامی تو و بیہوشی و جامِ مے و مستی  
 راہ و روشِ مردم ہشیار چہ دانی  
 اے جامی تیرا تو یہ حال ہے کہ تو ہمہ دم بے خبری۔ مے نوشی و سرِ مستی  
 سے ہمکنار ہے تجھے دنیوی دانائی و فرزانگی والوں کے طور طریقے سے کیا تعلق۔

کیا اچھا ہوتا میں تیرے در کے کتوں میں سے ہوتا

کاش من بیدل از سگانِ تو بودے  
 ناز مقیمانِ آستانِ تو بودے  
 اے محبوب کیا اچھا ہوتا میں بیچارہ تیرے دروازے کے کتوں میں سے  
 ہوتا۔ تاکہ مجھ کو بہ آسانی تیرے آستانِ عالیہ پر رہنے کا موقع ملتا۔  
 زاہد اگر قبلہٴ جمالِ تو دیدے  
 و ردِ زبانش دعائے جانِ تو بودے  
 زاہد خشک اگر تیرے حقیقی جمال کے کعبے کو دیکھ لیتا تو یقیناً ہر وقت اس  
 کی زبان کا وظیفہٴ دُعا تیرے جان کی سلامتی کے سوانہ ہوتا۔

غنیۂ اقبال ما کجا بہ شکفتہ  
 گرنہ نسیم ز گلستانِ تو بودے

ہماری اقبال مندی اور نصیبے کا پھول کیونکر کھلتا۔ اے محبوب اگر تیرے  
 گلستان سے نسیم عنایت ہماری طرف نہ آتی۔

جامی اگر یافتے قبولِ غلامیت  
 غاشیہ بردوش در عنان تو بودے  
 ترجمہ :- یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگر جامی کو آپ کی غلامی کی قبولیت  
 کا شرف حاصل ہو جاتا تو ہر وقت حضور والا کا غاشیہ (بیگ) کندھے پر لئے  
 ہوئے ہمراہ ہوتا۔

## اے مملکتِ حُسن کے شہنشاہ خدارا رحم فرمائیے

دارند جان و دل تو ہر یک تظلّمے  
 اے بادشاہِ حسن خدارا ترحمے  
 ترجمہ :- ہماری جانیں اور ہمارے دل تیرے عشق و محبت کے باعث پر درد ہیں  
 اے مملکتِ حسن کے شہنشاہِ اللہ رحم فرمائیے۔

آہستہ راں سمند خدارا کہ در رہت  
 صد سرفتادہ پیش بود زیر ہر سمے  
 ترجمہ :- اے محبوبِ اللہ اپنے سمند ناز (گھوڑے) کو آہستہ دوڑائیے کیونکہ تیرے آستے  
 میں ہم جیسے ہزاروں لوگ شوقِ زیارت میں ہرٹاپ کے نیچے سروں کو بچھائے ہوئے  
 پڑے ہیں۔

گر می کنیم نالہ ز شوقِ رُخستِ مرغ  
 کہ شوقِ گل خوش است ز بلبل ترنمے

ترجمہ :- اے محبوب اگر میں تیرے چہرے کی زیارت کے شوق میں نالہ کر رہا ہوں تو تو اس

سے رنجیدہ نہ ہو کیونکہ شوقِ گل میں بلبل کا ترنم یقینی امر ہے۔

جامی بجاں رسید ز بس گریہ ہائے تلخ

برگزندید از اں لب شیریں تبسمے

جامی کثرتِ گریہ و زاری کے سبب جو کہ امید دیدار ہے اب

جاں بلب ہے مگر افسوس و صد افسوس کہ ابھی تک محبوب کے لب شیریں سے ایک

تبسمی دیدار سے محروم ہے۔

اے دوست اتنا کر کہ اپنا چہرہ زیبا مجھ کو دکھلا دے

طال شوقی ایک یا مولائے

بُنا آں رُخ جہاں آرائے

اے دوست تیری ملاقات کا شوق بہت بڑھ گیا۔ کرم فرما اور تمام عالم

کو منور کر دینے والا اپنا چہرہ زیبا مجھ کو دکھلا دے۔

رفت عمرم بدر دِحِ رماں آہ

سوخت جانم بداغِ جہراں وائے

اے دوست میری تمام عمر تیرے غم اور محرومی میں گزر گئی۔ ہائے افسوس میری

جاں تیرے سحر کی طپش میں سوخت ہو گئی۔

گو مرا عمر جاودانہ مباش

گو مرا دولت زمانہ مپائے

اے دوست مجھ کو ہمیشہ باقی رہنے والی عمر کی تلاش نہیں۔ دنیوی

دھن و دولت کی فکر نہیں۔

جملہ اینہا طفیلِ نست اے دوست

تو ہمیں کن کہ روئے خود بنسائے

اے دوست یہ سب چیزیں تیری بدولت مجھ کو بیسٹر ہو جائیں گی تو صرف

اتنا کر کہ اپنا چہرہ زیبا مجھ کو دکھلا دے۔

کز دو عالم ہمیں وصالِ تو بس

بلکہ یک پر تو از جمالِ تو بس

کیونکہ میرے نزدیک دونوں جہان سے بڑھ کر صرف تیرا وصال کافی ہے

بلکہ تیرے جمالِ جہاں آرا کی ایک جھلک ہی میرے لئے بس ہے۔

اگر مرنے کے بعد میرے سر سے تیرا گذر ہو

من غلام تو ام و لے نہ چناں

کہ ز بیداد و جور بگریزم

اے دوست میں تیرا صادق اور با وفا غلام ہوں۔ نہ اس طرح کہ تیرے

جور و ظلم سے گھبرا کر تیرے در کو چھوڑ کر بھاگ جاؤں۔

نخورم بے تو شربتِ آبے

کہ بخونِ جگر نیا میزوم

اے دوست تجھ سے جدا ہوتے ہوئے جب میں پانی پیتا ہوں تو ایک

گھونٹ بھی خونِ جگر کی آمیزش سے خالی نہیں ہوتا۔

گر پس از مرگ بر سرم گزری  
 مست و بجنود ز خاک بر خیزم  
 اے دوست اگر مرنے کے بعد میرے سر سے تیرا گذر ہو تو میں مست اور  
 بے خود ہو کر کھڑا ہو جاؤں گا۔

آستین بر دو عالم افشام  
 دست در دامن تو آویزم  
 اے دوست میں دونوں جہان کو خیر باد کہہ دوں گا اور تیرے دامن سے  
 وابستہ ہو جاؤں گا۔

کز دو عالم ہمیں وصال تو بس  
 بلکہ یک پر تو از جمال تو بس  
 کیونکہ میرے نزدیک دونوں جہاں سے بڑھ کر صرف تیرا وصال کافی ہے  
 بلکہ تیرے جمال کی ایک جھلک ہی میرے لئے حد اور بس ہے۔

چہ غم از محنتِ اہ است چو ہمراہ توئی

نازنینا ز نیازِ شبم آگاہ توئی

واقفِ آہ و دمِ مردِ سحر گاہ توئی

اے دوست بوقتِ شب میری سجدہ ریزی اور نیاز مندی سے صبر  
 تو ہی آگاہ ہے اور صبح کے وقت کی میری آہ و زاری اور عاجزی و انکساری کے  
 اظہار سے تو ہی باخبر ہے۔

ماہ را اینہہ آئینِ شبِ افروزی نیست  
 گرنہ نمودہ رخ از آئینہ ماہ توئی  
 اے دوست چاند کورات بھر جگمگانے کی تاب ہرگز حاصل نہ ہوتی اگر  
 نورِ قدیم کے آئینے سے تجھ جیسے دشن چاند کا ظہور نہ ہوتا (لولاک کما خلقت الافلاک)  
 در رہِ عشق تو جز محنت و غم نیست ولے  
 چہ غم از محنت را بہت چو ہمراہ توئی  
 راہِ عشق میں محنت و غم سے مفر نہیں ہے۔ مگر راستے کی صعوبتوں کی کچھ  
 پروا نہیں جبکہ تو خود ہمراہ ہے۔

حاجت قبلہ صورت بنودِ جامی را  
 قبلہ حاجتِش المنتہ للہ توئی  
 اے دوست جامی کے لئے ظاہری قبلے کی حاجت نہیں ہے۔ درسِ صورت  
 کہ بحد اللہ تعالیٰ تو اس کا قبلہ حاجت ہے۔

## خطاب آمد کہ از پیرمغاں خواہ انچہ می خواہی

بہ فکرِ خواستم کز سرِ وحدت یا ہم آگاہی  
 خطاب آمد کہ از پیرمغاں خواہ انچہ می خواہی  
 میں نے اپنے دل سے مخاطب ہو کر کہا مجھ کو وحدت (اللہ تعالیٰ) کے  
 اسرار سے آگاہ کر۔ فی الفور خطاب آیا کہ جو کچھ طلب کرتے ہو پیرمغاں (مرشد)  
 سے طلب کرو۔



کشمِ رخت از دیارِ بردِ پیرِ مغاں رونے  
 اگر دولت کند مسازی و توفیق ہمراہی  
 اے دل ہوشیار ہو جا اب میں ایک روز ضرور پیرِ مغاں (مرشد) کے دروازے  
 پر اپنا سامان لے جاؤں گا۔ اگر کرم خداوندی اور توفیق الہی کی تائید مجھ کو حاصل ہی۔  
 شد از دیوانِ قسمت ہر کسے رانا مزخیرے  
 من و جامِ صبوحی زاہد و وردِ سحر گاہی  
 مقدر کے دفتر سے ہر کس و ناکس کو مشغولیت کی ہدایت ملی میں تو جامِ صبوحی  
 (عشق الہی کی مستی) میں مستغرق ہوں اور زاہد صبح کے ورد اور وظائف میں غرق ہے  
 چہ سودائے شیخ ہر ساعت فرودنِ خرمنِ طاعت  
 چوتوانی کہ یک جواز وجودِ خویشتن کا ہی  
 اے شیخ ظاہر میں طاعت اور عبادت کے کھلیان کو ہر وقت افزوں کرنے  
 کی فکر سے کیا فائدہ جبکہ تجھ سے یہ نہیں ہو سکتا کہ اپنی خودی و خود بینی کے مرض کو ایک جو  
 کے برابر ہی کم کرنے کی فکر کرے۔

## یا شافعِ روزِ جزا پُرساں توئی پُرساں توئی

یا شافعِ روزِ جزا پُرساں توئی پُرساں توئی  
 رشکِ ملکِ نورِ خدا انساں توئی انساں توئی

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بروزِ جزا (قیامت) ہمارے پرساں حال  
 آپ ہی ہیں آپ ہی ہیں۔ فرشتوں کو رشک دلانے والے اللہ تعالیٰ کے نور انساں آپ ہی ہیں اور بس۔

روشن ز رویت دوجہاں عکس رخت خوشید جا  
اے نور ذات کبریا رخشاں توئی رخشاں توئی

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کے چہرہ مبارک کی چمک سے دونوں  
عالم منور ہیں اور آپ کے رُخ زیبا کا عکس ہماری جانوں کے لئے مثل آفتاب ہے۔ اے  
اللہ تعالیٰ کے نور و حقیقت آپ ہی رخشندہ و تابندہ ہیں۔

یا مصطفیٰ یا مجتبیٰ ارحم لنا  
دست ہمہ بیچارہ را داماں توئی داماں توئی

اے مصطفیٰ اور اے برگزیدہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سب پر رحم فرمائیے ہم سب  
پر رحم فرمائیے۔ ہم سب مجبوروں کے لئے آپ ہی پناہ گاہ ہیں اور بس۔

من عاصیم من عاجزم من بکسیم از خود مراں  
یا شافع روز جزا پرساں توئی پرساں توئی

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں گناہگار ہوں میں مجبور ہوں میں  
بے سہارا ہوں یا شافع روز جزا میرے پرساں حال آپ ہی ہیں آپ ہی ہیں۔

جامی رود از جان خود جلوہ نما بہر خدا  
جاں و دلم ہر دو فداجاناں توئی جاناں توئی

جامی قریب المرگ ہے اللہ اپنا دیدار عطا فرمائیے میری جان اور دل  
دونوں آپ پر قربان ہوں میرے محبوب آپ ہی ہیں آپ ہی ہیں۔

تَبَّحَضْرَجَنَا مَرْزَا مَطْهَرِ جَانِ جَانَانُ شَهِيدَ رَحْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْهِ

خدا در انتظارِ حمدِ نیست  
محمدِ چشمِ در راهِ ثنا نیست

اللہ تعالیٰ ہماری حمد و ثناء کا منتظر نہیں ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہماری تعریف کے محتاج نہیں ہیں۔

خدا مدحِ آفرینِ مصطفیٰ بس

محمد حامدِ حمدِ خدا بس

اللہ تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریف بیان کرنے کے لئے کافی ہے

اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنے کے لئے کافی اور وفا ہیں

مناجاتے اگر باید بیجاں کرد

بہ بیتے ہم قناعت می توں کرد

اگر مناجات بیان کرنا چاہتے ہیں تو صرف ایک شعر پر اکتفا کر سکتے ہیں۔

محمد از تو می خواہم خدا را

الہی از تو حُبِّ مصطفیٰ را

اے دونوں جہان کے تاجدار محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ سے اللہ تعالیٰ کو مانگتا

ہوں اور اے ربُّ العزت میں تجھ سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا طالب ہوں۔

وگر لب و امکانِ منظرِ فضولی است

سخن از حاجت افزوں تر فضولی است

اے منظر اس کے سوا اور کسی بات کے لئے منہ نہ کھولو کیونکہ بیکار ہے اور مقصد کے سوا زیادہ بولنا اچھا نہیں ہے۔

## از حضرت ابوالمعالی رحمۃ اللہ علیہ

اے بذات تو مزین مسند پیغمبری  
 لے نخل گشتہ ز رویت آفتاب خاوری  
 آپ کی وہ مقدس ذات ہے کہ جس کے سبب تخت پیغمبری کو زینت  
 حاصل ہوئی اور آپ کے چہرہ مبارک کے سامنے آفتاب جہاں تاب شرمندہ  
 ہو کر رہ گیا۔

سید الکونین۔ ختم الانبیاء والمرسلین  
 مطلع نور ہدایت ماہِ اوجِ سروری  
 آپ کی ذات مقدس دونوں جہاں کے لوگوں کی سردار ہے اور آپ ہی  
 نبیوں اور رسولوں کے خاتم ہیں۔ آپ نور ہدایت کے مطلع (طلوع ہونے کی جگہ)  
 اور سرداری کے آسمان کے چاند ہیں۔

در گروہ سرورانِ ملک دین سرور توتی  
 برقد زیبائے تو زبید کلاہِ سروری  
 یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ ہی تمامی علمائے دین اور تمامی  
 شاہان جہاں کے سردار ہیں اور درحقیقت آپ ہی کی ذات مقدس پرتاج شہنشاہی  
 زیب دہ ہے۔

گر بنودے یا رسول اللہ ذاتِ پاکِ تو  
بیچ پیغمبرِ نذیرِ دے دولتِ پیغمبری

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگر آپ کی ذاتِ پاکِ ظہورِ پذیرِ نہ  
ہوتی تو کسی بھی پیغمبر کو دولتِ پیغمبری حاصل نہ ہوتی۔

ذاتِ پاکتِ آمدہ سترے زاسرارِ الہ  
عقلِ ہر کس کے رسد آنجا بفہمِ سرسری

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کی ذاتِ پاکِ اللہ تعالیٰ کے  
رازوں میں سے ایک رازِ خاص ہے۔ ہر کس و ناکس کی عقل باوجود اپنی کوتاہی کے  
وہاں تک کیونکر پہنچ سکتی ہے۔

ایں جہاں و آن جہاں فارغ نہ ای از امت  
بیچ پیغمبرِ نکرده چون تو امت پروری

یا رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خواہ یہ جہاں ہو خواہ وہ جہاں۔ آپ اپنی امت  
کو نہیں بھولے اور حقیقت تو یہ ہے کہ کسی بھی پیغمبر نے آپ کے مثل امت پروری  
نہیں فرمائی۔

## میرزا اسد اللہ خاں غالب دہلوی

حق جلوہ گر، زطرزِ بیانِ محمدؐ است  
آرے کلامِ حق، بزبانِ محمدؐ است  
آئینہ دارِ پر تو مہر است، ماہتاب  
شانِ حق آشکار، زشانِ محمدؐ است  
تیرِ قضا، ہر آئینہ در ترکشِ حق است  
امّا، کشاد آں زکمانِ محمدؐ است  
ہر کس، قسم بہ آنچه عزیز است، می خورد  
سوگندِ کردگار، بحبانِ محمدؐ است  
واعظِ حدیثِ سایہِ طوبیٰ و سر و گزار  
کاینجا، سخن ز سرورِ روانِ محمدؐ است  
بنگزد و نیمہ، کشتنِ ماہِ تمام را  
آں نیز نامور، ز نشانِ محمدؐ است  
غالبِ شنائے خواجہ، بہیزداں گزاشتم  
کاں ذاتِ پاک مرتبہ دانِ محمدؐ است

## سر سید احمد خاں آہی

فلاطون طفلکے با شہ بہ یونانے کہ من دارم  
میسکار شک می دارد بہ در مانے کہ من دارم  
ز کفر من چہ می خواہی ز ایمانم چہ می پرسی  
ہماں یک جلوۂ عشق ست ایمانے کہ من دارم  
خدا دارم، دل پرتاب ز عشق مصطفیٰ دارم  
نہ دارد ہیچ کافر ساز و سامانے کہ من دارم  
ز جبریل امین تراں بہ پیغامے نمی خواہم  
ہمہ گفتار معشوقیت تراں کہ من دارم  
فلک یک مطلع خورشید دارد با ہمہ شوکت  
ہزاراں این چنین دارد گریبانے کہ من دارم  
ز برہاں تا بہ ایماں سنگ ہا دارد رہ و اعظ  
نہ دارد ہیچ واعظ ہیچو برہانے کہ من دارم

اَنْحَضْ سَيِّدَ مُحَمَّدٍ شِفَاءَ الصَّعْدِ الْمَآبَادِي رَحْمَةً اللّٰهِ عَلَيْهِ

## بہ تہنیت ماہِ ربیعِ الاولِ شریف

از ربیعِ اولیں سرسبز شد دشتِ چین  
عندلیبِ خوشنوا بر شاخِ گل شد نغمہ زن

مرحبا صد مرحبا ماہِ ربیعِ الاولِ شریف (جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
جلوہ افروز ہوئے) کی برکتوں سے بہار آگئی، کیا جنگلات و کیا چمنستان سب کے سب  
سرسبز و شاداب ہو گئے۔ سرور میں آ کر بلبلِ خوشنوا نے گلاب کے درخت پر بیٹھ کر  
نغمہ خوانی شروع کر دی۔

مظہر آثارِ رحمت گشت در گلزارِ دہر  
زرگسِ شہلا و ورد و یاسمین و نسترن  
اس دنیا کے گلستان میں ہر طرف رحمت کے بادل چھا گئے۔ گلہائے زرگس

شہلا و گلاب و چمپلی و نسترن (جوہی) کھل گئے۔

ناقہ اہوی یثربِ عطر بیزی می کند  
در جہاں لبکست قد و قیمتِ مشکِ ختن

خطہ یثرب و بطحا کے ہرنوں کے مشک نے اس دنیا میں ختن کے مشک کی قدر و قیمت

کومات کر دیا۔



چوں نباشد عطر بیزی در سہ شست و چمن  
شد بہ ہر شے اندرین مفضل حق پر تو فگن

تمامی جنگلوں اور باغوں میں عطر کی خوشبو کیوں نہ پیدا ہو جائے جبکہ اس خاص  
مہینے میں اللہ تبارک و تعالیٰ کے فضل کا عکس پڑ رہا ہے۔

شیخ در صحن حرم در یاد خالق نعرہ زن  
بر در دست با وجد و مسرت برہمن

ماہ ربیع الاول شریف کی برکتوں سے مرد مومن اللہ تعالیٰ کی یاد میں محو ہو گئے  
اور بت خانے کے اندر غیر مسلم برہمن بھی خوشی و وجد میں لگن ہو گئے۔

اندرین ماہ مبارک جلوہ گراں بدر شد  
کز فروغ روئے او پر نور شد ہر انجمن

اس ماہ مبارک میں وہ بدرِ کامل (چودھویں رات کا چاند) جلوہ افروز ہوا۔ جسکے  
چہرے کے نور سے ہر محفل چمک اٹھی۔

بروئے و برال و اصحابش سلام بے عدد  
از فقیر قادری بادائے خدائے ذوالمنن

اُس بدرِ کامل یعنی حضرت جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اور  
آپ کی آل پاک پر اور آپ کے کل صحابہ کرام پر فقیر قادری کی طرف سے اے اللہ تعالیٰ  
ہزار ہا درود و سلام فایض ہوں۔

کامل الایمان نہ باید گفت آن را زینہار  
گر نباشد در دل او حب ایشاں موجزون

اس شخص کو کامل الایمان ہرگز نہیں کہہ سکتے جس کے دل میں آپ کی

محبت موجزن نہ ہو۔

اَعْتَنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

از اعلیٰ حضرت احمد رضا خان صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

بکارِ خویش حیرانم اغثنی یا رسول اللہ

پریشانم پریشانم اغثنی یا رسول اللہ

میں اپنے کام کے ضمن میں حیران ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فریادرسی

فرمائیے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سخت پریشان ہوں کرم فرمائیے۔

ندارم جز تو ملجائے ندانم جز تو ماوائے

توئی خود ساز و سامانم اغثنی یا رسول اللہ

میں آپ کے سوا کوئی پناہ گاہ نہیں رکھتا۔ میرے لئے آپ کے سوا کوئی ٹھکانہ

نہیں۔ آپ ہی میری جملہ کائنات ہیں۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فریادرسی فرمائیے

شہا بیکس نوازی کن طبیباً چارہ سازی کن

مریضِ دردِ عصیانم اغثنی یا رسول اللہ

اے میرے بادشاہ مجھ غریب پر مہربانی فرمائیے۔ اے میرے طبیب میری فکر

کیجئے۔ گناہوں کے دکھ کا مریض ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فریادرسی فرمائیے

نرفتہ راہ بینایاں فتادم درتہ عصیاں  
 بیالے جبل رحمانم اغثنی یا رسول اللہ  
 عارفوں کے راستے پر نہ چل سکا۔ گناہوں کے غار میں جا پڑا۔ اس غار سے  
 نکلنے کے لئے آپ میری مضبوط رستی ہیں۔ آئیے یا رسول اللہ میری فریادرسی فرمائیے۔  
 گنہ بر سر بلا بار و دلم درد ہوا دارد  
 کہ داند جز تو در مانم اغثنی یا رسول اللہ

گناہ سر پر بلا کی بارش برسا رہا ہے۔ میرا دل خواہشات کی طرف مائل ہے  
 ایسی حالت میں آپ کے سوا میرا کوئی علاج نہیں کر سکتا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 میری فریادرسی فرمائیے۔

اگر رانی و گر خوانی غلامم انت سلطانی  
 دگر چیزے نمی دانم اغثنی یا رسول اللہ  
 چاہے آپ مجھ کو اپنے دروازے سے بھگادیں خواہ اپنی جانب آنے کی اجازت  
 مرحمت فرمادیں۔ میں آپ کا غلام ہوں اور آپ میرے بادشاہ ہیں اسکے سوا میں اور  
 کوئی بات نہیں جانتا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری فریادرسی فرمائیے۔

بکہف رحمتم پرور ز قطیرم منہ کمتہ  
 سگ در گاہ سلطانم اغثنی یا رسول اللہ  
 مجھ کو اپنی رحمت کی پناہ گاہ میں ٹھکانہ عنایت فرمائیے اور قطیر کتے سے مجھ  
 کو کم نہ سمجھئے۔ میں آپ جیسے بادشاہ کے در کا کتا ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 میری فریادرسی فرمائیے۔

گنہ درجانم آتش زد قیامت شعلہ می خیزد  
 مدد لے آبِ حیوانم اغثنی یا رسول اللہ  
 گناہوں نے میری جان میں آگ لگا دی۔ قیامت آگ برسا رہی ہے۔ اے  
 میرے آبجیات آپ کی مدد درکار ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری فریادرسی فرمائیے  
 چومرگم نخل جاں سوزد بہارم را خزاں سوزد  
 نہ ریزد برگِ ایمانم اغثنی یا رسول اللہ  
 جس وقت موت میری جان کے درخت کو جلا ڈالے اور میری بہار کو خزاں لوٹ  
 لے اس پریشانی میں میرے ایماں کا پتہ برباد نہ ہو۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 میری فریادرسی فرمائیے۔

چو محشر فتنہ انگیز دبلائے بے اماں خیزد  
 بجویم از تو در مانم اغثنی یا رسول اللہ  
 جب یومِ محشر اپنی فتنہ انگیزی دکھلائے اور بلاؤں کا ہجوم ہو جائے۔ میں  
 آپ ہی سے اپنا علاج تلاش کروں گا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری فریادرسی فرمائیے  
 گدائے آمد لے سلطان با امیدِ کرم نالاں  
 تہی داماں مگردانم اغثنی یا رسول اللہ  
 اے میرے بادشاہ آپ کے در پر گدا کھڑا ہے آپ کے نطف و کرم کی امید  
 لیکر آیا ہے ایسی حالت میں دامنِ خالی نہ لوٹائیے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری  
 فریادرسی فرمائیے۔

اگر می رانیم از در بن بنسادرے دیگر  
 کجا نام کرا خوانم اغثنی یا رسول اللہ  
 اگر آپ اپنے دروازے سے مجھ کو بھگاتے ہیں تو پھر آپ ہی بتلائیے میرے لئے اور  
 کونسا دروازہ ہے۔ کہاں روؤں، کس کو بلاؤں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری  
 فریادرسی فرمائیے۔

رضایت سائل بے پرتوئے سلطان لائتھر  
 شہابہرے ازیں خوانم اغثنی یا رسول اللہ  
 یہ رضا بے سہارا آپ کے در کا فقیر ہے اور نامراد نہ لوٹانے والے آپ ہی  
 بادشاہ ہیں۔ اے میرے بادشاہ میں آپ کی بھیک کی امید لے کر آیا ہوں یا رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم میری فریادرسی فرمائیے۔

از اعلیٰ حضرت عثمان علیٰ خان اصف خسر دکن رحمۃ اللہ علیہ

شہِ ملکِ رسالت صاحبِ تاج و سریرِ آمد

شہِ ملکِ رسالت صاحبِ تاج و سریرِ آمد

ضیا بار و جہاں افروز چوں مہرِ منیرِ آمد

مرحبا مملکت رسالت کے شہنشاہ اور صاحبِ تاج و تخت تشریف  
لے آئے۔ دنیا کو منور کرنے والے اور رونق بخشنے والے روشن چاند کے مانند سرکارِ  
دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوئے۔

امین و خازنِ رحمت معینِ شامعِ امت

وزیر و رازدار و نائبِ ربِّ قدیرِ آمد

آپ امین بھی ہیں رحمت الہی کے قاسم بھی۔ آپ سب کے مددگار بھی  
ہیں اور امت کے شفیع بھی آپ وزیر بھی ہیں اور رازدار بھی۔ مرحبا آپ  
قادرِ مطلق کے نائب ہو کر رونق افروز ہوئے

رسولِ ہاشمی خیر الوری صلی علیٰ احمد

کریمِ صادق۔ نور۔ نذیر و البشیرِ آمد

آپ خاندانِ بنی ہاشم کے چشم و چراغ اور رسول اللہ ہیں۔ آپ دونوں جہاں  
والوں سے بہتر ہیں ہزار ہا درود ہوں آپ کی ذاتِ مقدس پر۔ آپ کریم ہیں آپ  
صادق ہیں آپ نور ہیں مرحبا آپ نذیر اور بشیر ہو کر جلوہ گر ہوئے۔

چہ خوش چہ تھے کہ مازاع البصر نازل بشان او  
 ز قلب پُر صفا و ز دیدہ حق میں بصیر آمد  
 مرحبا صد مرحبا کس قدر مبارک وہ آنکھیں ہیں کہ جن کی شان اقدس میں  
 آیت مَازَا بَصْرُ وَاَطْعَى نازل ہوئی۔ حَبِّ احْبِذَا اَبِی مَصْفٰی و مَزِیُّ قَلْبِ حَقِّ بِنِ  
 نگاہ اور روشن دل لے کر تشریف لائے

خوشا پیغمبر برحق کہ بہر ما گنہ گاراں  
 رَوْفٌ وَاَلرَّحِیْمُ اَمْدٌ۔ کَفِیْلٌ وَاَلنَّصِیْرُ اَمْدٌ  
 کیا خوب سچے اور برگزیدہ رسول ہم گناہ گاروں کے لئے۔ بشان  
 رَوْفِ الرَّحِیْمِ۔ بتکریم کفیل (کفالت فرمانے والے) و النصیر (مدگار) جلوہ فگن ہوئے  
 نہ مانند تاجا بے جلوہ روتے حقیقت را  
 پئے کشف رموز غیب علام و خبیر آمد  
 تاکہ اللہ تعالیٰ کی ذات مقدس کے جلوے کے لئے کوئی پردہ باقی نہ رہے  
 اور مزید برآں ذاتِ علیم و خبیر کے چھپے ہوئے رازوں کے کھولنے اور بیان کرنے  
 والے بنکر تشریف لائے

بنام آن شہ لولاک صد جاں دلم قسرباں  
 کہ عثمان از طفیلش بر سلیماناں امیر آمد

اس شہنشاہ لولاک کے نام مقدس پر ہماری صد جانیں اور دل قربان ہوں  
 کہ آپ کے لطف و کرم کے صدقے عثمان مسلمانوں پر امیر بننے کے شرف سے مشرف ہوئے۔

# رُبَاعِيَاتُ

(از مولانا جامیؒ)

یارب برہانیم زجرماں چہ شود  
راہے دہیم بسوئے عرفاں چہ شود

اے میرے مولا اگر مجھ کو محرومی سے نجات دلا دے تو تیرے دریائے جود و کرم  
میں کیا کمی ہو جائے گی اور مجھ عاجز کو عرفان کا راستہ دکھا دے تو کیا حرج واقع ہو جائے گا۔

صد گبر چو از کرم مسلمان کر دی  
یک گبر دگر گری مسلمان چہ شود

اے مولائے من تو نے ہزاروں کافروں کو مسلمان کر دیا ہے۔ ایک اور کافر  
(یعنی مجھ کو) مسلمان بنا دے تو کیا کمی واقع ہو جائے گی

آنی تو کہ حالِ دلِ نالاں دانی  
احوالِ دلِ شکستہ بالال دانی

اے مولائے من تو وہ ہے کہ تڑپنے والوں کے دلوں کا حال جانتا ہے اور توجہ مجبوروں

کے دلوں کے حالات سے بھی بخوبی واقف ہے

گر خوانمت از سینہ سوزاں شنوی

وردم نہ زخمِ زبانِ لالاں دانی

اے مولائے من اگر میں تجھ کو سوزِ جگر کے ساتھ بلاؤں تو بھی تو سنتا ہے اور

اگر میں دم نہ ماروں تو بھی تو سنتا ہے کیونکہ تو گونگوں کی زبان بھی جانتا ہے۔



## حضرت سرمدؓ

سرمد گلہ اختصار می باید کرد  
یک کار ازیں دو کار می باید کرد  
اے سرمد شکایت مختصر کرنی چاہیے اور ان دو کاموں میں سے ایک کام کرنا چاہیے  
یا تن برضائے دوست می باید داد  
یا قطع منظر زیار می باید کرد  
یا تو اپنے جسم کو دوست کی مرضی کے سپرد کر دینا چاہیے یا پھر دوست سے  
علیحدگی اختیار کر لینی چاہیے۔

## اِلْحَادِ

باز آ باز آ ہر انچہ ہستی باز آ  
گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ  
اے مخاطب تو جس حال میں بھی ہے واپس آجا واپس آجا۔ اگرچہ تو کافر ہے۔  
آگ پرست ہے۔ بت پرست ہے واپس آجا۔  
ایں درگہ مادر گہ نومیدی نیست  
صد بار اگر توبہ شکستی باز آ  
یہ میری بارگاہ ناامیدی کی جگہ نہیں ہے۔ اگرچہ تو نے سینکڑوں بار توبہ کر کے  
توڑ دی ہے پھر بھی واپس آجا تیرے لئے میرے پاس جگہ باقی ہے۔

## رَاحِدٍ

شیخے بزن فاحشہ گفتامستی  
کز خیر گستی و بہ شر پیوستی  
ایک شیخ نے ایک فاحشہ عورت سے کہا کہ تو بے راہ رو ہے کیونکہ تو  
نے نیکی کے راستے کو چھوڑ کر شرارت کا راستہ اپنا رکھا ہے۔

زن گفت چنانکہ می نمائتم ہستم  
تو نیز چنان کہ می نمائی ہستی؟  
اس عورت نے جواب دیا میں جیسی دکھائی دے رہی ہوں ایسی ہی  
ہوں۔ اب بتلائیے آپ جیسے نظر آ رہے ہیں کیا واقعی ایسے ہیں؟

سرمد غم عشق بوالہوس راند ہند  
سوز و غم پروانہ لگس راند ہند  
اے سرمد عشق الہی کا غم مکاروں کو نہیں دیتے۔ پروانے کے سوز و غم کو  
لکھیوں کو نہیں دیتے۔

عمرے باید کہ یار آید بہ کنار  
دیں دولتِ سرمد ہمہ کس راند ہند  
ایک زمانہ چاہیے تاکہ دوست کا قرب نصیب ہو۔ اور حقیقت تو یہ ہے  
کہ اس لازوال دولت کو سب کو نہیں دیتے۔

آنکس کہ ترا تاج جہاں بانی داد  
 مارا ہمہ اسباب پریشانی داد  
 جس ذات نے اے بادشاہ تجھ کو بادشاہی تاج دیا ہے اسی نے ہمارے لئے  
 ان تمام پریشانیوں کے اسباب مہیا کئے ہیں۔

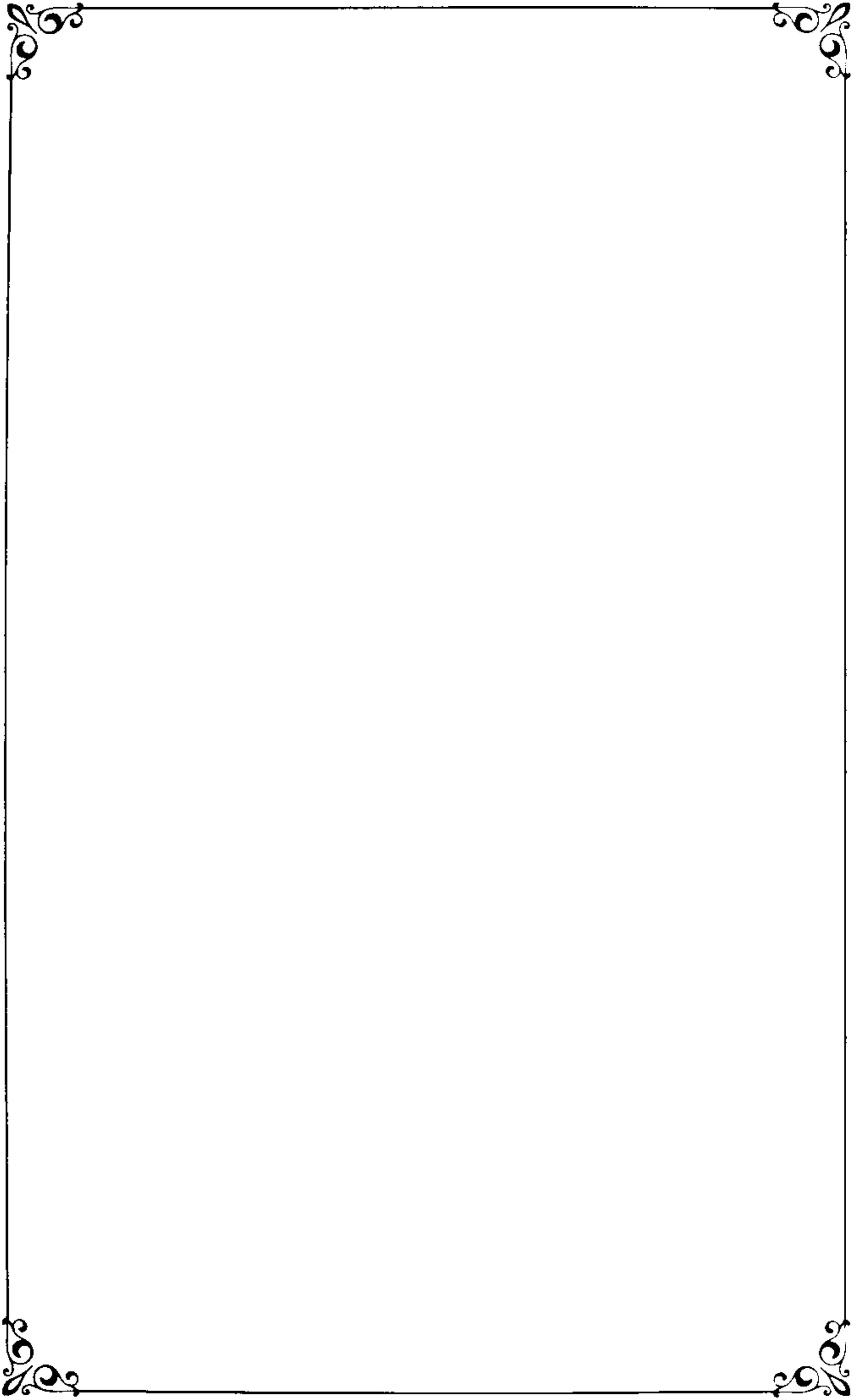
پوشانید لباس ہر کرا عیبے دید  
 بے عیباں را لباس عریانی داد  
 جن لوگوں کی نگاہوں میں اس نے عیب بینی دیکھی ان کو لباس پہننے کا حکم  
 دیا اور بے عیب ہیں کو عریانی (ننگا رہنا) کا لباس پہنایا۔

خواہی کہ رسد در دو جہانت بہبود  
 در بندگی رسول باشی بہ سجود

اگر تم چاہتے ہو کہ تم کو دونوں جہاں میں فلاح و بہبود حاصل ہو تو تم پر واجب  
 ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت میں جھک جاؤ۔

گر فہم کنی ورنہ فہمی بے شک  
 حق است ہماں ہر چہ پیمبر فرمود  
 اس حکم کو خواہ تم سمجھو یا نہ سمجھو مگر یقیناً واجب الاتباع وہی حکم حق ہے  
 جس کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اُردُو  
حمد باری تعالیٰ  
اور  
نعتیں



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## حمد باری تعالیٰ

جمیل نقوی

بندے سے تیری حمد خدا یا محال ہے  
کچھ کہہ سکوں زبان سے مری کیا مجال ہے  
واحد ہے کَم یَلِدُ ہے خود اپنی مثال ہے  
جس کا جواب ہونہ سکے وہ سوال ہے  
روحِ عظیم خالقِ ارض و سَمَآ ہے تو  
یہ بات طے شدہ ہے کہ بیشک خدا ہے تو

ہے تیری ذات مخزنِ اسرارِ کائنات  
 کس کا یہ منہ بھلا کہ گناہے تری صفات  
 اعراضِ عارضی ہیں تو جو ہر ہیں بے ثبات  
 فانی ہر ایک چیز ہے باقی ہے تیری ذات  
 مرگ و زوالِ حلقِ خود اس کا ثبوت ہے  
 جو خالقِ حیات ہے وہ لایموت ہے

تو ہے وہ کاف و نون کہ جس سے ہے کائنات  
 حتیٰ و قدیرِ خالقِ کلِّ جِسا وِداں حیات  
 مجموعہٴ محاسن و مستجمعِ صفات  
 بے انتہا صفات مگر سب ہیں عینِ ذات  
 وہ گل ہے جس کا جُسر و نہیں تجزیہ نہیں  
 ایسا اگر نہ ہو تو خودی ہے خدا، نہیں

کرسی و عرشِ انجم و افلاک ماہتاب  
 ایک ایک ہو ترے یقِ قدرت کے فیضیاب  
 روشن ترے جمال سے ہو قرصِ آفتاب  
 ہیبت سے تیری سینہ گیتی میں اضطراب  
 ظاہر ہے صاف رعب ترا ماہ و سال سے  
 گردش میں گلِ نظام ہو خوفِ جلال سے  
 قبضہ میں تیرے ہر یہ معمائے ہست و بود  
 تیری گرفت میں ہیں ہر اک شے کے تار و پود  
 تیرے لئے نہ کوئی زیاں ہے نہ کوئی سود  
 ظاہر ہر ایک شے ہے اس پر بھی بے نمود  
 ہر ذرہ اپنی اپنی جگہ کوہ طور ہے  
 عالم تمام عالمِ نور و ظہور ہے



یہ زندگی یہ موت یہ نیاے آب و رنگ  
یہ آسماں یہ چاند یہ تارے یہ کوہ و سنگ  
دریا میں موج موج میں خوابیدہ جل ترنگ  
سینہ میں قلب قلب میں یہ جوش یہ اُمنگ  
نقش و نگارِ دامن لیسل و نہار ہیں  
خلافت کا تیرے عجب شاہکار ہیں

بالا و پست میں ہے نہ خورشید و ماہ میں  
تو ہے اگر کہیں تو دلِ حق پناہ میں  
مخفی نظر سے فکر و نظر کی نگاہ میں  
رحمت کے اعتمادِ چشمِ گناہ میں  
آنکھوں سے دید کا جو کسی کو خیال ہے  
احمد کی ذاتِ آئینہ ذوالجلال ہے

# التَّجَابُحُ رَغْفُورٌ

عَلَّمَ مَا دَاكُرَ مُحَمَّدٍ اِقْبَالَ رَحْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْهِ

کبھی اے حقیقتِ منتظر نظر آ رہا بس مجاز میں  
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں مری جبینِ نیاز میں

نہ کہیں جہاں میں اماں ملی جو اماں ملی تو کہیں ملی  
مرے جرمہائے سیاہ کو ترے عفوِ بندہ نواز میں

نہ بچا بچا کے تو رکھ تو اسے ترا آئینہ بے وہ آئینہ  
جو شکستہ ہو تو عزیز تر ہے نگاہِ آئینہ ساز میں

کبھی بہر سجدہ جو جھک گیا تو حرم سے آنے لگیں صدا  
ترا دل تو ہے صنم آشنا تجھے کیا ملے گا نکار میں

نہ وہ عشق میں رہیں گرمیاں نہ وہ حُسن میں رہیں شوخیاں  
نہ وہ غرِ نومی میں مذاق ہے نہ وہ خم ہے زلفِ ایاز میں

## مُنَاجَاةٌ بِدَرَكَاةِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

خداوند! تو مجھ کو دولتِ ایساں عطا فرما  
 جو تیری یاد میں بے چین ہو وہ جاں عطا فرما  
 غبارِ بارِ عصیاں کو میرے یکسر جو دھو ڈالے  
 مرے مالک مجھے وہ دیدہ گریاں عطا فرما  
 مرا تن میرا دل تیری عبادت سے نہ غافل ہو  
 لکن اپنی عطا کر، سینہ بریاں عطا فرما  
 کچل ڈالا جو اں مردوں نے شہِ نفس و شیطاں کو  
 مجھے بھی اُن کے صدقے جراتِ مرداں عطا فرما  
 رگوں میں میرے حُبِ مُصْطَفٰی ہو موجزن یارب  
 سکونِ دل عطا فرما، تترارِ جاں عطا فرما  
 طریقِ اِحْمَدِ مُسْکَلُ پہ مجھ کو استقامت دے  
 مرے سینے میں یارب حکمتِ قرآن عطا فرما  
 اسیرِ نفسِ بمرشس ہوں، مرا ہر کام ناکارہ  
 دلِ بیمارِ کافل کے لئے درماں عطا فرما

## اُردو نعتیں

نعت بجزور خاتم الانبیاء ان سید جمیل احمد نقوی

میری جانب بھی ہواک نگاہ کرم اے شفیع الوری خاتم الانبیاء  
 آپ نورِ ازل آپ شمعِ حرم آپ شمسِ الصّحیٰ خاتم الانبیاء  
 اے بروں از سخن شاہدِ ذوالمنن فخر و شانِ زمن سَدِّ بابِ مَحَن  
 نورِ حقِ مِن وَعَنْ مایہِ جانِ و تنِ مَحَبَّامِ جَبَا خاتم الانبیاء  
 اے جمیلِ اشیم اے امامِ الامم آپ ہیں صاحبِ جود و ابرِ کرم  
 ہستیِ مَعْتَمِ قَبْلَہِ مَحْتَرَمِ، اے رسولِ خُدَا خاتم الانبیاء  
 اے فصیحِ البیاء، اے بلیغِ اللِّسَانِ، اے وحیدِ الزَّمَانِ ماورائے کماں  
 آپ کا نور ہے از کراں تا کراں، شاید کبیر یا خاتم الانبیاء  
 مُرْسِلِ مُرْسَلَانِ، سرورِ عرشیان، ہادیِ انس و جان، مقبلِ مقبلاں  
 آپ کی ذات ہے باعثِ کنِ فِکَاں رازِ ارض و سما خاتم الانبیاء  
 آپ ہیں حقِ نگر آپ ہیں حقِ رسا سدرۃِ المنتہیٰ آپ کے زیرِ پا  
 آپ ہیں منظرِ ذاتِ رَبِّ الْعُلَمَاءِ رہبرِ حقِ نَمَا خاتم الانبیاء  
 آپ فخرِ عجم آپ شانِ عرب آپ فضلِ اتم آپ فیضانِ ب  
 سرورِ ذی حشم شاہِ و الانسبِ مَرْتَضَا، محبتِ خاتم الانبیاء

آپ ہیں محرمِ رازِانی، انا، آپ بدر اللہ جے آپ کہف الوری  
 کس کو جرأت ہے یہ کوئی جانے گا کیا آپ کا مرتبہ خاتم الانبیاء  
 آپ ہیں وجہ تخلیق کون و مکان آپ کے دم سے ہیں یہ زمین و زمان  
 آپ ہیں بے نشانی کا بینِ نشاں اے شہِ دوسرا خاتم الانبیاء  
 آپ شاہد بھی ہیں اور مشہود بھی، آپ حامد بھی ہیں اور محسود بھی  
 آپ قاصد بھی ہیں اور مقصود بھی، اے حبیبِ خدا خاتم الانبیاء  
 آپ ناظر بھی ہیں اور منظور بھی، آپ ظاہر بھی ہیں اور مستور بھی  
 آپ شاکر بھی ہیں اور مشکور بھی، آپ صدر العلیٰ خاتم الانبیاء  
 آپ کے سر پہ لولاک کا تاج ہے آپ ہی کو فقط فخر معراج ہے  
 آپ کے ہاتھ اسلام کی لاج ہے یا نبی مصطفیٰ خاتم الانبیاء  
 آپ نور الہدیٰ کنزِ خلق و ادب آپ نطقِ خدا آپ اُمّی لقب  
 ہے جمیل آپ کے در کا ادنیٰ گدا، بحرِ جود و سخا خاتم الانبیاء

## تبرکات

خواجہ میر درد دہلوی رحمتہ اللہ علیہ

کیا مجھ کو داغوں نے سرو چراغاں	کبھو تو نے آکر تماشا نہ دیکھا
ندامت بمصیبتِ خجالتِ بلائیں	ترے عشق میں ہم نے کیا کیا نہ دیکھا
تجھی کو جو یاں جلوہ فرمانہ دیکھا	برابر ہے دنیا کو دیکھا نہ دیکھا

نعت بحضور سید کونین صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَلَّمَ مَا ذَاكَ مُحَمَّدٌ إِقْبَالَ رَحْمَةِ اللهِ عَلَيْهِ

روح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود کتاب  
گنبد آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حجاب  
عالم آب و خاک میں تیرے ظہور سے فروغ  
ذرّہ ریگ کر دیا تو نے طلوع آفتاب  
شوکت سنجو سلیم تیرے جلال کی نمود  
فقر جنید و بایزید تیرا جمال بے نقاب  
شوق ترا اگر نہ ہو میری نماز کا امام  
میرا قیام بھی حجاب میرا سجد بھی حجاب  
تیری نگاہ ناز سے دونوں مراد پا گئے  
عقل غیب و جستجو عشق حضور و اضطراب

وہ داناے سبل ختم الرسل مولائے کل جس نے  
غبارِ راہ کو بخشا فروغ وادی سینا  
نگاہِ عشق و مستی میں وہی اوّل وہی آخر  
وہی قرآن وہی فرقاں وہی یس وہی طا

## دینگا

نگاہ عاشق کی دیکھ لیتی ہے پردہ میسم کو اٹھا کر  
 وہ بزمِ یثرب میں آکے بیٹھیں ہزار منہ کو چھپا چھپا کر  
 جو تیرے کوچے کے ساکنوں کا فضائے جنت میں دل نہ پہلا  
 تسلیاں دے رہی ہیں حوریں خوشامدوں سے منامنا کر  
 شہیدِ عشقِ نبیؐ کے مرنے میں بانگین بھی ہیں سو طرح کے  
 اجل بھی کہتی ہے زندہ باشی ہمارے مرنے پہ زہر کھا کے  
 ترے ثنا گو عروسِ رحمت سے چھڑ کرتے ہیں روزِ محشر  
 کہ اس کو پیچھے لگا لیا ہے گناہ اپنے اپنے دکھا دکھا کر  
 بتائے دیتے ہیں اے صبا ہم یہ گلستانِ عرب کی بو ہے  
 مگر نہ اب ہاتھ لا ادھر کو وہیں سے لائی ہے تو اڑا کر  
 شہیدِ عشقِ نبیؐ ہوں میری لحد پہ شمعِ قمر جلے گی  
 اٹھا کے لائیں گے خود فرشتے چراغِ نور شید سے جلا کر  
 جسے محبت کا درد کہتے ہیں مایہِ زندگی ہے مجھ کو  
 یہ درد وہ ہے کہ میں نے رکھا ہے اس کو دل میں چھپا چھپا کر  
 اڑا کے لائی ہے اے صبا تو جو بونے زلفِ معنبریں کو  
 ہمیں سے اچھی نہیں یہ باتیں خدا کی رہ میں بھی کچھ دیا کر  
 خیالِ راہِ عدم سے اقبال تیرے در پر ہوا ہے حاضر  
 بغل میں زادِ عمل نہیں ہے صلہ مری نعت کا عطا کر

## میر تقی میر

جرم کی کھوشی گینے یا رسولؐ اور خاطر کی حسرتی یا رسولؐ  
کھینچوں ہوں نقصان دینی یا رسولؐ تیری رحمت ہے یقینی یا رسولؐ

رحمۃ للعالمین یا رسولؐ

ہم شفیع المذنبین یا رسولؐ

لطف تیرا عام ہے کرم رحمت ہے کرم سے تیرے چشم کرمت  
مجرم عاجز ہوں کر تک تقویت تو ہے صاحب تجھ سے ہے یہ مسلت

رحمۃ للعالمین یا رسولؐ

ہم شفیع المذنبین یا رسولؐ

نیک و بد تیرے سناخوان، ہم لطف تیرا آرزو بخش امم  
ملفت ہو تو، تو کا ہے کا ہے غم تو رحیم اور مستحق رحم ہم

رحمۃ للعالمین یا رسولؐ

ہم شفیع المذنبین یا رسولؐ



روؤں ہوں شرم و گنہ سے زارزار بے عنایت کچھ نہیں اسلوبِ کار  
دل کو جب ہوتا ہے اگر اضطرار زیرِ لب کہتا ہوں یہ میں بار بار

رحمۃً للعالمین یا رسولؐ

ہم شفیع المذنبین یا رسولؐ

روسیا ہی جسم سے ہے بیشتر روسفیروں میں نجل مجھ کو نہ کر  
ایک کیا آنکھیں ہیں میری ہی ادھر تجھ سے راجع بے بصراہل نظر

رحمۃً للعالمین یا رسولؐ

ہم شفیع المذنبین یا رسولؐ

جب تک تاثیر کا تھا کچھ گماں گہ قرآنِ خواں میرے گہے سمجھ خواں  
وقت یکساں تو نہیں اے دوستان اب یہی ہے ہر زماں و ردِ زباں

رحمۃً للعالمین یا رسولؐ

ہم شفیع المذنبین یا رسولؐ

## ظفر، سراج الدین ابو ظفر بہادر شاہ

اے سرور دو کون شہنشاہ ذوالکرمؑ  
 رنگِ ظہور سے ترے گلشنِ رخِ حدوث  
 تو تھا سریرِ اوجِ رسالت پہ جلوہ گر  
 صدقے زمین کے ہوتا نہ پھر پھر کے آسماں  
 محروم تیرے دستِ مبارک سے رہ گیا  
 واللہ تیرے گیسوئے مشکیں کی ہے ثنا  
 تیری جنابِ پاک میں ہے ظفر کی عرض  
 صیقل سے اپنے لطفِ عنایت کے دور کر  
 پہنچانہ آستانِ مقدس کو تیرے ہیں  
 سرخیلِ مرسلین و شفاعتِ گرِ اُمم  
 نور و جود سے ترے روشن دلِ قدم  
 آدم جہاں ہنوز پس پردہٴ عدم  
 رکھتا سرزین نہ اگر اپنا تو قدم  
 کیونکر نہ اپنا چاک گریباں کرے قلم  
 والشمس ہے ترے رخِ پُر نور کی قسم  
 صدقے میں اپنے آل کی اے شاہِ محترم  
 آئینہٴ ضمیر سے مہیکر غبارِ غم  
 اس غم سے مثلِ چشمہ ہوئی میری چشمِ غم

پر خاکِ آستان کو تری اپنی چشم میں

کرتا ہوں سرِ میلِ تصور سے دم بدم

## غلام ہمدانی مصحفی امر وہوی

جنا سے ہے یہ تری سُرخ، اے نگار، انگشت  
 کہ ہو نہ پنجنہٴ مرجاں کی زینہاں انگشت  
 ہلال و بدر ہوں یک جا عسرق فشانی کو  
 رکھے جبیں پہ جو تو کر کے تاب دار انگشت  
 بیاں ضرور ہے اب دست و تیغ کا اُس کے  
 نکل گئی سپرہ سے جس کی پار انگشت  
 محمدؐ عربی معجزوں کا جس کے کبھی  
 نہ کر سکے فلکِ پیر کا شمار انگشت  
 چمن ہیں اس کی رسالت کا جب کچھ آئے ہے ذکر  
 علم کرے ہے شہادت کی شاخسار انگشت  
 وظیفہ جس کا پڑھے ہے یہ دانہ شبنم  
 دُعا میں جس کی ہے کھولے ہوئے چنار انگشت  
 اگر ہو ہسرہ گہوارہ سنگِ فرش اُس کا  
 نہ چوسے اپنی کبھی طفلِ شیرخوار انگشت  
 اٹھاوے گر کفِ افسوس ملنے کی وہ رسم  
 نہ ہووے پھر کبھی انگشت سے دوچار انگشت  
 کرے جو وصف وہ اس تاجِ انبیاء کی رسم  
 قلم کی جوں نئے زگس ہوتا جدار انگشت

## انشاء اللہ خاں انشاء دہلوی ثم لکھنوی

آپ خدا نے جب کہا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍؐ کیوں نہ کہیں پھر انبیا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍؐ  
عرش سے آتی ہے صد اَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍؐ نورِ جمالِ کبریا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍؐ

صَلِّ عَلٰی نَبِيِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍؐ

عرش کے کچھ نہیں فقط قائمہ جلیل پر لوحِ جبین مہر پر چشمہ سلسبیل پر  
ثبت یہی نقوش ہیں عدن کی فصیل پر ہے خطِ نسخ سے لکھا شہ پر جبریں پر

صَلِّ عَلٰی نَبِيِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍؐ

لمعۃ ذاتِ کبریا، باعثِ خلقِ جزو کُلِّ فخرِ جمیعِ مرسلین رہبر و ہادی سُبُل  
نور سے جس کے ہو گئی آتشِ کفر بچھ کے کُلِّ بعدِ نماز تھا یہی ورد و وظیفہ مرسل

صَلِّ عَلٰی نَبِيِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍؐ

بھیجتے ہیں سدا درود، وحشِ طیور انس و جن واہِ عجب چیز ہے قلب ہو جس سے مطمئن  
حور و بہشتِ جاوداں کس کو ملے ہیں اس کے انشا اگر نجات تو چاہے تو پڑھ یہ رات دن

صَلِّ عَلٰی نَبِيِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍؐ

## مولینا قاسم نانوتویؒ

الہی کس سے بیاں ہو سکے ثنا اس کی  
 جو تو اُسے نہ بنا تا تو سارے عالم کو  
 تو فخر کون و مکاں زبده زمین و زماں  
 تو بوئے گل ہے اگر مثل گل ہیں اور نبی  
 حیات جان ہے تو، ہیں اگر وہ جانِ جہاں  
 جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں  
 اُمیدیں لاکھوں ہیں لیکن بڑی امید ہے یہ  
 جیوں تو ساتھ سگانِ حرم کے تیرے پھڑوں  
 جو یہ نصیب نہ ہو اور کہاں نصیب مرے  
 اُڑا کے باد مری مُشتِ خاک کو پس مرگ  
 کہ میں ہوں اور سگانِ حرم کی تیرے قطار  
 کرے حضور کے روضے کے آس پاس نثار  
 کہ جس پہ ایسا تری ذاتِ خاص کا ہو پیار  
 نصیب ہوتی نہ دولت و جود کی زہار  
 امیر شکر پیغمبر اراں شہ ابرار  
 تو نورِ شمس ہے گر اور نبی ہیں شمس نہ ہمار  
 تو نور دیدہ ہے گر ہیں وہ نور دیدہ بیدار  
 ترے کمال کسی میں نہیں مگر دو چہار  
 کہ ہو سگانِ مدینہ میں میرا شمار  
 مروں تو کھائیں مدینہ کے مجھ کو مرغ و مار  
 کہ میں ہوں اور سگانِ حرم کی تیرے قطار  
 کرے حضور کے روضے کے آس پاس نثار

ولے یہ رتبہ کہاں مُشتِ خاکِ قاسم کا

کہ جائے کوچہِ اطہر میں تیرے بن کے غبار

## مولینا امداد اللہ تھانوی مہاجر کی

کر کے نثار آپ پر گھر بار یا رسولؐ  
اب آپڑا ہوں آپ کے دربار یا رسولؐ  
عالم نہ مُتقی ہوں نہ زاہد نہ پارسا  
ہوں اُمّتی تمہارا گنہ گار یا رسولؐ  
دونوں جہاں میں مجھ کو وسیلہ ہے آپ کا  
کیا غم ہے گرچہ ہوں میں بہت یا رسولؐ  
ذات آپ کی تو رحمت و شفقت ہے ہر لہر  
میں گرچہ ہوں تمام خطاوار یا رسولؐ  
کیا ڈر ہے اُس کو شکرِ عصیان و جرم سے  
تم سا شفیع ہو جس کا مددگار یا رسولؐ  
ہو آستانہ آپ کا امداد کی جبیں  
اور اس سے زیادہ کچھ نہیں درکار یا رسولؐ  
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## خواجہ الطاف حسین حالی پانی پتی

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا      مرادیں غریبوں کی بر لاسنے والا  
مُصیبت میں غیروں کے کام آنے والا      وہ اپنے پرانے کا غم کھانے والا

فقیروں کا ملجا ضعیفوں کا ماوی

یتیموں کا والی غلاموں کا مولی

خطا کار سے درگزر کرنے والا      بد اندیش کے دل میں گھر کرنے والا  
مفاسد کو زیر و زبر کرنے والا      قبائل کا شیر و شکر کرنے والا

اُتر کر حرا سے سوئے قوم آیا

اور اک نسخہ کیمیا ساتھ لایا

مہس خام کو جس نے کُنڈن بنایا      کھرا اور کھوٹا الگ کر دکھایا  
عرب، جس پہ قرونوں سے تھا جہل چھایا      پلٹ دی بس اک آن میں اُس کی کایا

رہا ڈر نہ بیڑے کو موجِ بلا کا

ادھر سے ادھر پھر گیا رُخ ہوا کا

سبق پھر شریعت کا ان کو پڑھایا      حقیقت کا گر، ان کو اک اک بتایا  
زمانے کے بگڑے ہوؤں کو بنایا      بہت دن کے سوتے ہوؤں کو جگایا

کھلے تھے نہ جو راز اب تک جہاں پر

وہ دکھلا دیئے ایک پردہ اٹھا کر

سکھائی انھیں نوعِ انساں پہ شفقت      کہا، ہے یہ اسلامیوں کی علامت  
 کہ ہمسایہ سے رکھتے ہیں وہ محبت      شب و روز پہنچاتے ہیں ان کو راحت  
 وہ، جو حق سے اپنے لئے چاہتے ہیں  
 وہی ہر بشر کے لئے چاہتے ہیں  
 دیئے پھر دل ان کے مکر و ریاسے      بھرا ان کے سینے کو صدق و صفاسے  
 بچایا انھیں کذب سے افتراسے      کیا سُرخرو، خلق سے اور خداسے  
 رہا قولِ حق میں نہ کچھ باک ان کو  
 بس اک شوب میں کر دیا پاک ان کو  
 جب اُمت کو سب مل چکی حق کی نعمت      ادا کر چکی منرض اپنا، رسالت  
 رہی حق پر باقی نہ بندوں کی حجت      نبیؐ نے کیا خلق سے قصدِ رحلت  
 تو اسلام کی وارث اک قوم چھوڑی  
 کہ دنیا میں جس کی مثالیں ہیں تھوڑی

### شہیدی بریلوی

ہے سورۃ وَالشَّہِیْدِ اِذَا رُوئے مُحَمَّدٌ      وَاللَّیْلِ کِی تَفْیِیْرُ ہُوئے مُحَمَّدٌ  
 جب رُوئے مُحَمَّدٌ کِی نَظْرَ آئی تَجَلَّی      سَمَّہَا مِیْنِ شَبِّ قَدْرَہِے گِیْسُوئے مُحَمَّدٌ  
 ہر نخلِ بیابانِ عرب مجھ کو ہے طوبیٰ      ہوں شیفۃِ قامتِ دلجوئے مُحَمَّدٌ  
 رضوان کے لئے لے چلو سوغات شہیدی  
 گرا تھ لگے خار و خس کوئے مُحَمَّدٌ



## نواب مصطفیٰ خاں شیفتہ دہلوی

کیا تھا نور جب اللہ نے پیدا محمدؐ کا      اسی دن سے ہوا ہے عاشق شیدا محمدؐ کا  
 نہ ہو ذکر مبارک آپ کا و در زباں کیونکر      میں ہوں روزِ اول سے عاشق شیدا محمدؐ کا  
 فرشتے قبر میں پوچھیں گے گر مجھ سے تو کہہ دوں گا      کہ ہوں بندہ خدا کا اور ہوں شیدا محمدؐ کا  
 خدایا جب مری اس قالبِ خاکی سے جان نکلے      زباں پر اس گھڑی جاری رہے کلمہ محمدؐ کا  
 خیال مہر و مہ دل سے تو فوراً بھول جائے گا      نظر آجائے گا جس دم تجھے رضہ محمدؐ کا  
 بشر کی تاب و طاقت کیا جو لکھے نعت احمدؐ کی      خدا ہی جانتا ہے خوب بس ترسہ محمدؐ کا  
 خدا نے ذاتِ احمدؐ کو وہ اعلیٰ ترسہ بخشا      کہ دم بھرتے ہیں ہر دم حضرت عیسیٰ محمدؐ کا  
 ملائک نے کیا تھا اس سب سے سجدہ آدم کو      کہ پیشانی سے ان کی نور تھا پیدا محمدؐ کا  
 خدا بھی حشریں پوچھے گا گر عاشق تو کس کا ہے      تو کہہ دوں گا محمدؐ کا محمدؐ کا محمدؐ کا

تمنا ہے کہ فوراً جاں بحق تسلیم ہو جاؤں

نظر آئے جو مجھ کو شیفتہ رضہ محمدؐ کا

## حکیم مومن خان مومن دہلوی

ہوں تو عاشق مگر اطلاق یہ ہے بے ادبی میں غلام اور وہ صاحب ہے، میں امت وہ نبی  
یا نبی یک نگہ لطف بائی و آبی مرحبا سید مکی مدنی العربی!

دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقی  
منظر نور خدا شکل ہے محسود صنم  
کیا ہی عالم ہے کہ تصویر ہی کا سا عالم  
من بے دل، بجمال تو عجب حیرانم  
اللہ اللہ چہ جمال است، بدیں بوالعجبی

دشت عالم میں سراسیمہ گزاری اوقات  
مدد لے نہ حضرت کرامت کہ نہیں پائے ثبات  
آج تک منزل مقصود نہ پائی ہیہات  
ماہمہ تشنہ لبانیم و تونی آب حیات  
شر بتم وہ کہ زخدا میگزد تشنہ لبی

خود کہا ابن ذبیحین، تو ظاہر میں کہا  
سر سے لے پاؤں تلک نور خدا، نام خدا  
جوہر پاک کی خوبی ہے فرشتوں سے سوا  
نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را  
برتر از عالم و آدم، تو چہ عالی نسبی

صاحب خانہ سے ہوتا ہے مکان کا اکرام  
آب ہر چشمہ کرے کوثر و تسنیم کا کام  
وہی جنت ہے جہاں میں ہو جہاں تیرا قیام  
نخل بستان مدینہ ز تو سر سبز مدام  
زاں شدہ شہرہ آفاق بہ شیریں رطبی

## از حضرت کاغذ دہلوی رحمتہ اللہ علیہ

آپ کی شان ہے کیا شان رسولِ عربی      آپ پر جان ہے قربان رسولِ عربی  
 کس نے یہ مرتبہ پایا یہ ہوا کس کو عروج      ہوئے اللہ کے مہمان رسولِ عربی  
 ہے وہی حکم خداوند تعالیٰ بیشک      جو ہوا آپ کا فرمان رسولِ عربی  
 آپ کا رتبہ ہے ایسا کہ جناب جبریل  
 آپ کے در کے ہیں دربان رسولِ عربی

### دیگر

کرو غم سے آزاد یا مصطفیٰؐ  
 تمہیں سے ہے شریا دیا مصطفیٰؐ

نہ پامال مجھ کو زمانہ کرے  
 نہ مٹی ہو برباد یا مصطفیٰؐ

زباں پر ترا نام جاری رہے  
 کرے دل تری یاد یا مصطفیٰؐ

نہ چھوٹے کبھی مجھ سے راہِ صواب  
 نہ ہو ظلم و بیداد یا مصطفیٰؐ

عنایت کی ہو جائے اس پر نظر  
رہے داغ دل شاد یا مصطفیٰ

نعت بحضورِ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

از حضرت امیر مینائی رحمۃ اللہ علیہ

جب مدینے کا مسافر کوئی پا جاتا ہوں  
حسرت آتی ہے یہ پہنچا میں رہا جاتا ہوں  
دو قدم بھی نہیں چلنے کی ہے مجھ میں طاقت  
شوق کھینچے لئے جاتا ہے میں کیا جاتا ہوں  
قافلے والے چلے جاتے ہیں آگے آگے  
مدد اے شوق کہ پیچھے میں رہا جاتا ہوں  
اس لئے کہ نہ ملے روکنے والوں کو پتہ  
محو کرتا ہوا نقش کف پا جاتا ہوں  
فیض مولا سے ابھی صبر کی طاقت ہے امیر  
جو کڑی سامنے آتی ہے اٹھا جاتا ہوں

اب کہاں چین۔ خبر دی۔ مرے جی نے مجھ کو

کہ مدینے میں بلایا ہے نبی نے مجھ کو

پرنکل آئیں جو طائر کی طرح دور نہیں  
 ہمہ تن شوق بنایا ہے خوشی نے مجھ کو  
 شوقِ محبوبِ الہی میں نہیں صبر کی تاب  
 لے چل اے جذبہٴ دل جلد مدینے مجھ کو  
 ہے یقین راہ میں مل جائیں گے جبریل امین  
 سب بتادیں گے زیارت کے قرینے مجھ کو  
 اب نہ ٹھہروں جو کرے میری خوشامد بھی وطن  
 کہ پکارا ہے غریبی الوطنی نے مجھ کو  
 رات دن ہند میں رہتا ہے یہی دھیان امیر  
 اب کیا یاد رسولِ عربی نے مجھ کو

دل آپ پر تصدق جاں آپ پر سے صدقے  
 آنکھوں سے نمر ہے قرباں۔ آنکھیں ہیں نمر سے صدقے  
 کہتے ہیں گردِ عارض باہم یہ دونوں گیسو  
 میں ہوں ادھر سے صدقے تو بھی ادھر سے صدقے  
 کہتا ہے مہر۔ مہ سے رخ دیکھ کر نبی کا  
 تو شام سے ہے قرباں میں ہوں سحر سے صدقے  
 ناف زمیں ہے شہ کا مانند کعبہ روضہ  
 شرقی ادھر سے قربان غربی ادھر سے صدقے

بولے ملک جو آدم نازاں ہوئے ولا پر  
تم آج ہو فدائی ہم پیشتر سے صدقے  
جو مال امیر کا ہے مالک ہیں آپ اُس کے  
دل آپ پر سے صدقے جاں آپ پر سے صدقے

آتے تھے یوں ملائکہ حضرت کے سامنے  
جیسے فقیر۔ صاحب دولت کے سامنے  
چاہیں جسے وہ دولت کونین بخش دیں  
یہ بات کیا ہے۔ ان کی سخاوت کے سامنے  
ہو سامنا اجل کا تو یثرب میں یا خُدا  
مرقد بنے تو شاہ کی تربت کے سامنے  
اندھا کیا ہے شوق نے دریا ہو یا کنواں  
کچھ سُوجھتا نہیں ہے محبت کے سامنے  
مشکل نہیں ہے خنکی باراں ترا امیر  
اس آفتاب مہر و مرّوت کے سامنے

زہے نصیب مدینہ مقام ہو جائے  
درِ حبیب پہ اپنا سلام ہو جائے  
تری جناب مقدس میں اے رسولِ کریم  
قبول اپنا درود و سلام ہو جائے

مدینے جاؤں پھر آؤں مدینے پھر جاؤں  
 تمام عمر اسی میں تمام ہو جائے  
 بلا لوجہ مدینے یہ ہے امیر کو خوف  
 کہیں نہ عمر دو روزہ تمام ہو جائے

دو عالم کے سرتاج اللہ والے  
 یہ عالم ہے داغ جدائی سے دل کا  
 کھٹک سی کھٹک ہے تپک سی تپک ہے  
 کہیں مجھ کو ٹھنڈا نہ کر دیں جہلا کر  
 نکیریں آنکھیں دکھانے نہ پائیں  
 دھڑکتا ہے دل ہجر کی دشمنی سے  
 مری جاں نکلے تو قدموں پہ تیرے  
 کہیں دفن ہوں عاشقانِ محمد  
 رسولِ خدا سے جدائی ہے آفت  
 مری روح نکلے بدن سے تو حوریں  
 جدائی کے صدمے ضعیفی کا عالم

مجھے اب تو قدموں میں اپنے بلا لے  
 پڑے ہیں مجھے اپنے جینے کے لالے  
 زبان پر ہیں کانٹے جگر میں ہیں لالے  
 مری سرد آہیں مرے گرم نلے  
 مجھے آکے دامن میں اپنے چھپالے  
 یہ بے درد ایسا نہو مار ڈالے  
 خدا یہ بھی ارماں میرا نکالے  
 مگر سب مدینے کو ہیں جانے والے  
 خدا یہ مصیبت کسی پر نہ ڈالے  
 کھڑی ہوں درخلد پر منہ نکالے  
 کہاں تک امیر اپنے دل کو سنبھالے

فرشتوں میں ہے ہنگامہ رسول پاک آتے ہیں  
 کھلیں رحمت کے دروازے رشتہ لولاک آتے ہیں

ستاروں سے کہو آنکھیں بچھائیں انکی آمد ہے  
 ملائک جن کے در پر جھاڑنے کو خاک آتے ہیں  
 طلب معشوق کی عاشق نے کی ہے بھیج کر خلعت  
 لئے جبرئیل سر پر آپ کی پوشاک آتے ہیں  
 براق برق دم سے برق خوش ہو ہو کے کہتی ہے  
 چلن کیا کیا تجھے اے توسن چالاک آتے ہیں  
 ہے آمد آمد ان کی جن کے سودائے محبت میں  
 عدم سے سوئے ہستی گل گریباں چاک آتے ہیں  
 اٹھا کر انگلیاں کہتی ہیں موجیں بحر رحمت کی  
 کہ دریائے رسالت کے بڑے تیراک آتے ہیں

یا خدا جسم میں جب تک کہ مری جان ہے  
 تجھ پہ صدقے ترے محبوب پہ قربان رہے  
 شامیانہ پر جبرئیل کا ہو تربت پر  
 کشتہ عشقِ محمد کی یہ پہچان ہے  
 دین و دنیا میں جو پایا وہ وہیں سے پایا  
 ہم تو جس گھر میں رہے آپ کے مہمان ہے  
 ما عرفنا سے مقصود تھا یہ حضرت کا  
 بے خبر اپنی حقیقت سے نہ انسان ہے



ناامیدی سے بچانا مرے دل کو یارب  
 وصل ممکن نہیں تو وصل کا ارمان ہے  
 کچھ رہے یا نہ رہے پر یہ دعا ہے کہ امیر  
 نزع کے وقت سلامت مرا ایمان ہے

خلق کے سرور شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم  
 مرسلِ داور خاص پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم  
 نورِ مجسم نیرِ اعظم سرورِ عالم مونسِ آدم  
 نوح کے ہمدوم خضر کے رہبر صلی اللہ علیہ وسلم  
 بحرِ سخاوت کانِ مروت آیہِ رحمت شافعِ امت  
 مالکِ جنتِ قاسمِ کوثر صلی اللہ علیہ وسلم  
 رہبرِ موسیٰ ہادیِ عیسیٰ تارکِ دنیا مالکِ عقبیٰ  
 ہاتھ کا تکیہ خاک کا بستر صلی اللہ علیہ وسلم  
 فخرِ عیاں ہیں عرشِ مکاں ہیں شاہِ شہاں ہیں سیفِ ماں ہیں  
 سب پر عیاں ہیں آپ کے جوہر صلی اللہ علیہ وسلم

مہر سے مملو ریشہ ریشہ نعتِ امیر ہے اپنا پیشہ  
 رہتا ہے درد ہمیشہ اکثر صلی اللہ علیہ وسلم

## حضرت احمد رضا خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی  
اپنے مولا کا پیارا ہمارا نبی  
جس کو شایاں ہے عرشِ خدا پر جلوس  
بجھ گئیں جنکے آگے سبھی مشعلیں  
خلق سے اولیاء اولیا سے رسل  
قرون بدلی رسولوں کی ہوتی رہی  
کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے  
ملک کونین میں انبیاء تاجدار  
سارے اچھوں میں اچھا سمجھتے جسے  
جس نے مردہ دلوں کو دی عمر ابد  
سب سے بالا و والا ہمارا نبی  
ہے وہ سلطان والا ہمارا نبی  
دونوں عالم کا ہمارا نبی  
شمع وہ لیکر آیا ہمارا نبی  
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی  
چاند بدلی کا نکلا ہمارا نبی  
پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی  
تاجداروں کا آقا ہمارا نبی  
ہے اس اچھے سے اچھا ہمارا نبی  
ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی

غمزدوں کو رضا مژدہ دیجئے کہ ہے  
بیکسوں کا سہارا ہمارا نبی

دل کو ان سے خدا جدا نہ کرے  
بے کسی لوٹ لے خدا نہ کرے  
اک وہی ہیں جو بخش دیتے ہیں  
کون ان جرموں پر سزا نہ کرے

حشر میں ہم بھی سیر دیکھیں گے  
 منکر آج ان سے التجا نہ کرے  
 لے رخصتا سب چلے مدینے کو  
 میں نہ جاؤں ارے خدا نہ کرے  
 سرتا بقدم ہے تن سلطان زمن پھول  
 لب پھول دہن پھول ذقن پھول بدن پھول  
 صدقے میں ترے باغ تو کیا لائے ہیں بن پھول  
 اس غنچہ دل کو بھی تو ایسا ہو کہ بن پھول  
 تنکا بھی ہمارے تو بلائے نہیں ہلتا  
 تم چاہو تو ہو جائے ابھی کوہِ محن پھول  
 واللہ جو بل جائے مرے گل کا پسینہ  
 مانگے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے دُھن پھول  
 کیا بات رخصتا اس چمنستان کرم کی  
 زہرا ہے کلی جس میں حسین اور حسن پھول

اے شافع امم شہِ ذی جہاہ لے خبر  
 للہ لے خبر مری للہ لے خبر  
 دریا کا جوش۔ ناؤ نہ بیٹرا نہ ناخدا  
 میں ڈوبا تو کہاں ہے مرے شاہ لے خبر

منزل کڑی ہے رات اندھیری۔ میں نابلد  
 اے خضر لے خبر مری اے ماہ لے خبر  
 پہنچے پہنچنے والے تو منزل مگر شہا  
 ان کی جو تھک کے بیٹھے سر راہ لے خبر  
 جنگل زندگیوں کا ہے۔ میں بے یار۔ شب قریب  
 گھیرے ہیں چار سمت سے بدخواہ لے خبر  
 مانا کہ سخت مجرم و ناکارہ ہے رضا  
 تیرا ہی تو ہے بندہ درگاہ لے خبر

لَمْ يَأْتِ نَظِيرَكَ فِي نَظَرٍ مِثْلٍ تَوْنَهُ شُدِّيدًا جَانَا  
 جگ راج کو تاج تورے سر سو۔ ہے تجھ کو شہ دوسرا جانا  
 البحر علی والموج طغى من بیکس و طوفان ہوش با  
 منجھدار میں ہوں بگڑی ہے ہوا موری نیسا پار لگا جانا  
 یا شمس نظرت الی الی لیلی چو بہ طیبہ رسی عرضے بکنی  
 تو لے جوت کی جھل جھل جگ میں رچی موی شبے نہ دن ہونا جانا  
 انا فی عطش و سخاک اتم اے گیسوئے پاک لے ابر کرم  
 بزن ہارے رم جھم رم جھم دو بوند ادھر بھی گرا جانا  
 القلب شجون والهم شجون دل زار چینیں جاں نینر چوں  
 پت اپنی بیت میں کاسے کہوں مورا کون ہے تیرے سوا جانا

الروح فداک فزد و حرقا یک شعله دگر بر زن عشقا  
 مورا تن من دهن سب پھونک دیو یہ جان بھی پیار جلا جانا  
 بس خامہ خام نوائے رضانہ یہ طرز مری نہ یہ رنگ مرا  
 ارشاد احبانا طق تھانا چار اس راہ پڑا حبا نا

از حضرت بیدم شاہ وارثی رحمتہ اللہ علیہ

آئی نسیم کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 کعبہ ہمارا کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 لے کے مرادیں آئینگے مر جائینگے مٹ جائینگے  
 طوبیٰ کی جانب تیکنے والو آنکھیں کھولو ہوش سنبھالو  
 نام اسی کا باب کرم ہے دیکھو یہی محراب حرم ہے  
 بھینی بھینی خوشبو ہر کی بیدم دل کی دنیا ہر کی

دیکھا

نہ کرو جدا خدار مجھے اپنے آستان سے  
 مجھے خاک میں ملا کر میری خاک بھی اڑا دے  
 یہ میری زندگی ہے یہ میری بندگی ہے  
 کہ نہیں ہے پھر ٹھکانہ جو اٹھا دیا یہاں سے  
 تیرے نام پر مٹا ہوں مجھے کیا غرض نشاں سے  
 کہ ذرا پٹ کے رولوں تیرے سنگ آستان سے  
 اسی خاک آستان پہ کسی دن فنا بھی ہوگا  
 کہ بنا ہوا ہے بیدم اسی سنگ آستان سے

## از حضرت حسن رضا خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ

دل درد سے بسمل کی طرح لوٹ رہا ہو  
گر وقت نزع سر تری چوکھٹ پہ دھرا ہو  
کیوں اپنی گلی میں وہ روادار صدا ہو  
آتا ہے فقیروں پہ انھیں پیار کچھ ایسا  
منگتا تو ہے منگتا کوئی شاہوں میں دکھائے  
ڈھونڈھا ہی کریں صدقیا مت کے سپاہی  
مٹی نہ ہو برباد مری یونہی الہی  
سینے پہ تسلی کو ترا ہاتھ دھرا ہو  
جتنی ہوں قضا ایک ہی سجدے میں ادا ہو  
جو دور ہی گراہ گدا دیکھ رہا ہو  
خود بھیک بھی دیں اور کہیں منگتا کا بھلا ہو  
جس کو مرے سرکار سے ٹکڑا نہ ملا ہو  
کیونکر وہ ملے جو ترے امن میں چھپا ہو  
جب خاک اُڑے میری مدینے کی ہو او

دے ڈالئے اپنے لب جاں بخش کا صدقہ

اے چارہ دل درد حسن کی بھی دوا ہو

نگاہ لطف کے امیدوار ہم بھی ہیں  
ہماری دستِ تمنا کی لاج بھی رکھنا  
ادھر بھی تو سن اقدس کے دو قدم جلوے  
کھلا دو غنچہ دل صدقہ اپنے دامن کا  
تمہاری ایک نگاہ کرم میں سب کچھ ہے  
جو سر پہ رکھنے کو مل جائے نعلِ پاک حضور  
یہ کس شہنشاہ والا کا صدقہ بٹتا ہے  
لئے ہوئے یہ دل بیقرار ہم بھی ہیں  
ترے فقیروں میں اے شہریار ہم بھی ہیں  
تمہاری راہ میں مشت غبار ہم بھی ہیں  
امیدوار نسیم بہار ہم بھی ہیں  
پڑے ہوئے تو سر رہ گزار ہم بھی ہیں  
تو پھر کہیں گے کہ ہاں تاجدار ہم بھی ہیں  
کہ خسروؤں میں پڑی ہے پکار ہم بھی ہیں

حسن ہے جنکی سخاوت کی دھوم عالم میں

انھیں کے لطف کے اک یزہ خوار ہم بھی ہیں

## مُحْسِنِ كَا كُوْرِي، مَوْلِي مُحَمَّدِ مَحْسِنِ

انجمن کا ستارہ ڈوبتا ہے  
 مریخ کی سمت مشتری ہے  
 ظلمت کا سیاہہ کر کے ابتر  
 پروانہ نویس، شمع کا فور  
 نظمِ پرویں کا قافیہ تنگ  
 یا، خضر ہے مستعد و ضویر  
 اور دوسری سجدہ میں جھکی ہے  
 اور آبِ رواں طواف میں ہے  
 شاہنشاہ تخت گاہِ اِلا  
 قدرت پر ہو رہی ہے تاکید  
 آبِ حیا کو "میر بجری"  
 روحِ روح الامیں محمدؐ  
 مہر عرفان، عز و تمکین  
 آئینہ حق نما محمدؐ  
 بندے کے لباس میں خدائی  
 مطلع سے تجلیاتِ رب کے  
 اور ہاشمیوں کے خاندان ہیں  
 اور عبدالمطلب کے گھر سے  
 بے پردہ و بے نقاب چمکا  
 پیدا ہوئے فخرِ نوحؑ و آدمؑ

ظلمت کا چراغ بے ضیا ہے  
 مہتاب کی چاندنی ڈھلی ہے  
 روپوش دیرِ چرخِ اخضر  
 اہل مدد کھشاں ہے مہرور  
 زہرہ کا سفید ہو گیا رنگ  
 سبزہ ہے کنارِ آبِ جو پیر  
 اک شلخ رکوع میں رُکی ہے  
 کیاری ہر ایک، اعتکاف میں ہے  
 با شان و شکوہ جلوہ نما  
 سامانِ ظہور کی ہے تمہید  
 لوہم نے حباب کو عطا کی  
 جان و دل مرسلین محمدؐ  
 پیدا ہوئے خاتم النبیین  
 گنجینہٴ اصطفیٰ محمدؐ  
 نازل ہے زمیں پہ کبریائی  
 اس وقت دیار میں عرب کے  
 بروجِ شرفِ قریشیاں میں  
 کعبہ کی زمین نامور سے  
 اسلام کا آفتاب چمکا  
 پیدا ہوئے سرورِ دو عالمؐ

شاہنشاہِ اصفیٰ محمدؐ  
 تاجِ سرانبیاءِ محمدؐ

## مولینا محمد علی جوہر

تنہائی کے سب دن ہیں تنہائی کی سب راتیں  
اب ہونے لگیں اُن سے خلوت میں ملاقاتیں

ہر لحظہ تشفی ہے ہر آن تلی ہے  
ہر وقت ہے دل جوئی ہر دم ہیں مداراتیں

کوڑکے تقاضے ہیں، تسنیم کے وعدے ہیں  
ہر روز یہی چرچے، ہر روز یہی باتیں

معراج کی سی حاصل سجدوں میں ہے کیفیت  
اک فاروق و فاجبریں اور ایسی کراماتیں

بے مایہ سہی لیکن شاید وہ بلا بھیجیں  
بھیجی ہیں درودوں کی کچھ ہم نے بھی سوغاتیں



## حسرت موہانی

پھر آنے لگیں شہرِ فِجیت کی ہوائیں  
پھر پیش نظر ہو گئیں جنت کی فضا میں

اے قافلے والو! کہیں وہ گنبدِ خضرا  
پھر آتے نظر ہم کو تم کو بھی دکھائیں

ہاتھ آتے اگر خاک ترے نقشِ قدم کی  
سریں کبھی رکھیں کبھی آنکھوں سے لگائیں

نظارہ فروری کی عجب شان ہے پیدا  
یہ شکل و شمائل، یہ عبائیں یہ قبائیں

کرتے ہیں عزیزانِ مدینہ کی جو خدمت  
حسرت انھیں دیتے ہیں وہ سب دل سے دعائیں

## مولینا ظفر علی خاں

وہ شمع اُجالا جس نے کیا چالیس برس تک غاروں میں  
اک روز چمکنے والی تھی سب دنیا کے درباروں میں

گر ارض و سما کی محفل میں ”لولاک لما“ کا شور نہ ہو  
یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں یہ نور نہ ہو سیاروں میں

جو فلسفیوں سے کھل نہ سکا، جو نکتہ وروں سے حل نہ ہوا  
وہ راز اک کملی والے نے بتلا دیا چند اشاروں میں

بو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ نہیں کرنیں ایک ہی مشعل کی  
ہم مرتبہ ہیں یارانِ نبیؐ کچھ فرق نہیں ان چاروں میں

وہ جنس نہیں ایمان جسے لے آئیں دکانِ فلسفہ سے  
ڈھونڈ سے ملے گی عاقل کو یہ قرآن کے سیپاروں میں

## مولینا مفتی محمد شفیع

پھر پیش نظر گنبدِ خضرا ہے حرم ہے  
 پھر نامِ خدا روضۂ جنت میں قدم ہے  
 پھر شکرِ خدا سامنے محرابِ نبی ہے  
 پھر سر ہے مرا اور ترا نقشِ قدم ہے  
 محرابِ نبی ہے کہ کوئی طورِ تجلی  
 دل شوق سے لبرزی ہے اور آنکھ بھی نم ہے  
 پھر منتِ دربان کا اعزاز ملا ہے  
 اب ڈر ہے کسی کا نہ کسی چیز کا غم ہے  
 پھر بارگہ سیدِ کونین میں پہنچا  
 یہ اُن کا کرم اُن کا کرم اُن کا کرم ہے  
 یہ ذرّہ ناچیز ہے خورشیدِ بدایاں  
 دیکھ اُن کے غلاموں کا بھی کیا جاہ و حشم ہے  
 ہر موئے بدن بھی جو زباں بن کے کرے شکر  
 کم ہے بخدا ان کی عنایات سے کم ہے  
 رگِ رگ میں محبت ہو رسولِ عربی کی  
 جنت کے خزان کی یہی بیعِ سلم ہے  
 وہ رحمتِ عالم ہے شرِ اسود و احمر  
 وہ سیدِ کونین ہے آقائے اُمم ہے  
 وہ عالمِ توحید کا مظہر ہے کہ جس میں  
 مشرق ہے نہ مغرب ہے عرب ہے نہ عجم ہے

دلِ نعتِ رسولِ عربیؐ کہنے کو بے چین

عالم ہے تحسیر کا زباں ہے نہ قلم ہے

## مولانا سید سلیمان ندوی

عشقِ نبویؐ دردِ معاصی کی دوا ہے  
ظلمتِ کدہ دہریں وہ شمعِ ہدیٰ ہے  
پڑھتا ہے درودِ آپ ہی تجھ پر ترا خالق  
تصویر پہ خود اپنی مِصوّر بھی خدا ہے  
نورِ نبویؐ مقتبس از نورِ خدا ہے  
بندہ کو شرفِ نسبتِ مولا سے ملا ہے  
احمدؑ سے پتہ ذاتِ احد کا جو ملا ہے  
مِصنوع سے صانع کا پتہ سب کو چلا ہے  
بندہ کی محبت سے ہے آفا کی محبت  
جو پیرو احمدؑ ہے وہ محبوبِ خدا ہے  
آمد تری اے ابرِ کرمِ رونقِ عالم  
تیرے ہی لئے گلشنِ ہستی یہ بنا ہے  
فردوس و جہنم تیری تخلیق سے قائم  
یہ فرق بد و نیک ترے دم سے ہوا ہے  
فرمانِ دو عالم تری توفیق سے نافذ  
تیری ہی شفاعت پہ رحیمی کی بنا ہے  
لے جائے گا منزل سے بہت دُور بشر کو  
جو جاہد سفر کا ترے جاہد کے سوا ہے

## ریاض خیر آبادی

نام کے نقش سے روشن یہ نگینہ ہو جائے  
کعبہ دل مرے اللہ مدینہ ہو جائے  
وہ چمک درد کی ہو دل میں کہ بجلی چمکے  
دامن طور ذرا آج یہ سینہ ہو جائے  
تو جو چاہے ارے او مجھ کو بچانے والے  
موجِ طوفانِ بلا اٹھ کے سفینہ ہو جائے  
ظلمتِ کفر سے بڑھ کے ہے سیاہی دل کی  
دُور کیونکر دلِ اغیار سے کینہ ہو جائے  
آنکھ میں برقِ سرِ طور ہو گنبد کا کلس  
شرفِ اندوزِ زیارت یہ کینہ ہو جائے  
دل رہے ہاتھ میں تیرے مرے پہلو کے عوض  
چاہتا ہوں مری خاتم کا نگینہ ہو جائے  
اس کی تفتدیر جو پامال ہو تیرے در پر  
اس کی تفتدیر کہ جو خاکِ مدینہ ہو جائے  
دفن ہوں ساتھ ترے مرے گہرائے سخن  
خاک میں مل کے نمایاں یہ دفینہ ہو جائے  
جان کی طرح تمنا ہے یہی دل میں ریاض  
مروں کعبہ میں تو منہ سونے مدینہ ہو جائے

مولینا حامد حسن قادری (پچھرا یونی)

هو اقصح بمقاله هو اكمل بنواله  
هو اعظم بجلاله هو افقد بمثاله

بلغ العلى بكماله

كشف الدجى بجماله

حسنت جميع خصاله

صلوا عليه وآله

هو حامد و محمد هو ماجد و مجد

هو امجد هو احمد هو مرشد هو ارشد

بلغ العلى بكماله

وه بشير بهى وه نذير بهى وهى آى اپنى نظير بهى

وه زمين په شاه و امير بهى وه فلک په عرش سير بهى

بلغ العلى بكماله

وه قسيم بهى وه جسيم بهى وه نسيم بهى وه وسيم بهى

وه رؤف بهى وه رحيم بهى وه خليل بهى وه كليم بهى

بلغ العلى بكماله

وه رفيع اپنے کمال میں وه حسين اپنے جمال میں

وه عزيز اپنى خصال میں وه فنا خدا کے وصال میں

بلغ العلى بكماله

وہی ارفع الدرجات بھی وہی اکمل البرکات بھی  
وہی جامع الحسنات بھی وہ جدا بھی، واصل ذات بھی  
بلغ العلیٰ بکمالہ

ہے انھیں کافیض جہان میں وہ نماز میں وہ اذان میں  
وہ یگانہ آن میں شان میں وہ گئے فلک پر اک آن میں  
بلغ العلیٰ بکمالہ

یہ جو قصر سبز رواق ہے یہ جو چرخ ہفت طباق ہے  
یہ انھیں کے قصر کا طاق ہے یہ انھیں کے زیر براق ہے  
بلغ العلیٰ بکمالہ

وہ ورائے ہفت فلک گئے کہ جہاں نبی نہ ملک گئے  
وہ مقام قرب تک گئے جو نہاں تھے نور جھلک گئے  
بلغ العلیٰ بکمالہ

انھیں بے حجاب خدا ملا انھیں مرتبہ یہ بڑا ملا  
انھیں کیا دیا انھیں کیا ملا جو دیا دیا جو ملا ملا

بلغ العلیٰ بکمالہ  
کشف الذبیٰ بجمالہ  
حسنت جمیع خصالہ  
صلوا علیہ وآلہ

## حضرت جناب ابوالاثر حفیظ جالندھری رحمۃ اللہ علیہ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اے رحمۃ اللعالمین

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اے صادق الوعد الامین

اے مدینے کے مہاجر۔ سبز گنبد کے مکین

عرش ہے تیرے قدم کے فیض سے یہ سرزمین

دلکشی میں کہر با ہے تیرا سنگِ آستان

ہر طرف سے کھنچ کے آتی ہیں یہاں پیشانیاں

ہر زمین ہر مملکت سے مرد و زن۔ پیرو جواں

تیری راہوں میں رواں ہیں کارواں درکارواں

کوئی ان میں بادشہ ہے۔ کوئی ہے ان میں فقیر

سب نظر آتے ہیں تیرے دام الفت کے اسیر

کوئی ان میں سادہ دل ہیں اور کوئی فرزانہ ہیں

ایک ہی شمعِ محبت کے مگر پروانہ ہیں

عشق کے بندوں کا مسلک پوچھنا بے سود ہے

تیرا در ہر قافلے کی منزل مقصود ہے

گرگ بھی۔ گراہیاں بھی۔ پیچ بھی راہوں میں ہیں

راہبر بھی اور رہزن بھی کین گاہوں میں ہیں

تیرے دیوانے مگر چلنے سے رک سکتے نہیں

پاؤں تھک جاتے ہیں دل انکے مگر تھکتے نہیں



ہر قدم پر رہبروں کے جال میں پھنتے ہوئے

پتھروں پر ڈگمگاتے۔ ریت میں دھنتے ہوئے

دروں میں۔ لب پر دُٹھتے بیٹھتے

چلتے رہتے ہیں مثالِ گردِ اُٹھتے بیٹھتے

یہ عقیدت کیش۔ مردانِ خدا۔ یہ خوش نصیب

آخر کار آہی جاتے ہیں ترے در کے قریب

یہ اسیرانِ محبت ہیں ترے ادنیٰ غلام

یا محمد مصطفیٰ لے لیجئے ان کا سلام

اَصَلُوۃُ وَالسَّلَام۔ اے منبعِ صدق و صفا

اَصَلُوۃُ وَالسَّلَام۔ اے مخزنِ جود و سخا

اے کہ ہے تو ہی غریبوں کا سہارا۔ السَّلَام

کون ہے تیرے سوا یا اور ہمارا۔ السَّلَام

اَلسَّلَام اے شمعِ ہستی کے اُجالے اَلسَّلَام

قیمت بیدار ہو کر سو جانے والے اَلسَّلَام

---

سَلَام

سَلَام اے آمنہ کے لال اے محبوبِ سبحانی

سَلَام اے مخزنِ موجوداتِ فخرِ نوعِ انسانی

سلام اے ستر وحدت اے سراج بزم ایمانی  
زہے یہ عزت افزائی زہے تشریف آرزائی

سلام اے نطل رحمانی سلام اے نور یزدانی  
ترا نقش قدم ہے زندگی کی لوح پیشانی  
سلام اے صاحبِ خالقِ عظیمِ انساں کو سکھلا دے  
یہی اعمالِ پاکیزہ یہی اشغالِ روحانی  
ترے آنے سے رونق آگئی گلزارِ ہستی میں  
شریکِ حالِ قسمت ہو گیا پھر فضلِ ربانی

تری صورت تیری سیرت ترا نقشہ ترا جلوہ  
تبسم گفتگو بندہ نوازی خندہ پیشانی  
حفیظِ بے نوا بھی ہے گدائے کوچہ الفت  
عقیدت کی جس میں تیری مروت سے ہے نورانی

سلام اے آتشیں زنجیرِ باطل توڑنے والے  
سلام اے خاک کے ٹوٹے ہوئے دل جوڑنے والے

## اصغر گوندوی

دل نثارِ مصطفیٰؐ جاں پائمالِ مصطفیٰؐ  
یہ اویسِ مصطفیٰؐ ہے وہ بلالِ مصطفیٰؐ  
دونوں عالم تھے مرے حرفِ دعائیں غرقِ و نحو  
میں خدا سے کر رہا تھا جب سوالِ مصطفیٰؐ  
سب سمجھتے ہیں اسے شمعِ شبستانِ حِرا  
نور ہے کونین کا لیکن جمالِ مصطفیٰؐ  
عالم ناسوت میں اور عالم لاہوت میں  
کوندتی ہے ہر طرف برقِ جمالِ مصطفیٰؐ  
عظمتِ تنزیہہ دیکھی، شوکتِ تشبیہ بھی  
ایک حالِ مصطفیٰؐ ہے ایک قالِ مصطفیٰؐ  
دیکھئے کیا حال کر ڈالے شبِ یلدائے غم  
ہاں نظر آئے ذرا صبحِ جمالِ مصطفیٰؐ  
ذرہ ذرہ عالم ہستی کا روشن ہو گیا،  
اللہ اللہ! شوکت و شانِ جمالِ مصطفیٰؐ

## جگر مراد آبادی

اک رند ہے اور مدحتِ سلطانِ مدینہ  
ہاں کوئی نظرِ رحمتِ سلطانِ مدینہ  
تو صبحِ ازل آئینہٴ حُسنِ ازل بھی  
اے صَلِّ عَلٰی صَوْرَتِ سُلْطَانِ مَدِیْنِہ  
اے خاکِ مدینہ تری گلیوں کے تصدق  
تو خلد ہے تو جنتِ سلطانِ مدینہ  
ظاہر ہیں غریبِ الفربا پھر بھی یہ عالم  
شاہوں سے سوا سطوتِ سلطانِ مدینہ  
اس طرح کہ ہر سانس ہو مصروفِ عبادت  
دیکھوں میں درِ دولتِ سلطانِ مدینہ  
کونین کا غم، یادِ خدا، دردِ شفاعت  
دولت ہے یہی دولتِ سلطانِ مدینہ  
اس امتِ عاصی سے نہ منہ پھیر خدایا  
نازک ہے بہت غیرتِ سلطانِ مدینہ  
اے جاں بلب آمدہ، ہشیار، خرددار  
وہ سامنے ہیں حضرتِ سلطانِ مدینہ  
کچھ اور نہیں کامِ جگر مجھ کو کسی سے  
کافی ہے بس اک نسبتِ سلطانِ مدینہ

## حاجی اصطفیٰ خانِ اصطفیٰ لکھنوی

جرٹے ہوئے ہیں جو دل میں مرے نگینے سے  
یہ داغِ ہجر ہیں لایا ہوں جو مدینے سے

نہ کیوں ہو نورِ مجسم وہ جسمِ بے سایہ  
نکال دی گئی ظلمت ہو جس کے سینے سے

مہکتی رہتی ہیں جس سے مدینہ کی گلیاں  
علاقت کیا کسی خوشبو کو اس پسینے سے

نہ رہ سکے گا مدینہ میں بے ادب گستاخ  
وہی رہے گا یہاں جو رہے تیرینے سے

سفرِ حجاز کا جب اصطفیٰ ہو آخر بار  
تو جان ساتھ ہی نکلے مری مدینے سے

## منور بدایونی

نہ کہیں سے دور ہیں منزلیں نہ کوئی قریب کی بات ہے  
جسے چاہیں اُس کو تو از دین یہ درِ حبیب کی بات ہے

جسے چاہا در پہ بلا لیا جسے چاہا اپنا اپنا لیا  
یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے

وہ خدا نہیں، بخدا نہیں وہ مگر خدا سے جدا نہیں  
وہ ہیں کیا مگر وہ ہیں کیا نہیں یہ محبِ حبیب کی بات ہے

وہ مچل کے راہ میں رہ گئی یہ ٹرپ کے در سے لپٹ گئی  
وہ کسی امیر کی شان تھی یہ کسی غریب کی بات ہے

تجھے اے منور بے نوا درِ شہ سے چاہتے اور کیا  
جو نصیب ہو کبھی سامنا تو بڑے نصیب کی بات ہے

## شکیل بدایونی

موت ہی نہ آجائے کاش ایسے جینے سے  
عاشق نبی ہو کر دور ہوں مدینے سے

فرقتِ محمدؐ میں خوں فشاں ہیں یوں آنکھیں  
جیسے مے چھلکتی ہو سرخ آب گینے سے

زندگی کے طوفاں میں جب کہ ناخدا تم ہو  
کیوں نہ ہوں خدا والے مطمئن سفینے سے

کون سی دعا ہے وہ جو اثر نہیں رکھتی  
ہاں مگر یہ لازم ہے مانگتے ترینے سے

اے حسین بطحاسن، ہے یہی خوشی میری  
عمر بھر لگا رکھوں تیرے غم کو سینے سے

## صوفی غلام مصطفیٰ تبسم

رخشنده تیرے حُسن سے رُخسارِ یقین ہے  
تابندہ تیرے عشق سے ایماں کی جبین ہے

ہر گام تیرا ہم قدم، گردشِ دوراں  
ہر جاہ تیرا رہ گزرِ خلدِ بریں ہے

جس میں ہو ترا ذکر، وہی بزم ہے رنگین  
جس میں ہو ترا نام، وہی باتِ حسین ہے

چمکی تھی کبھی جو ترے نقشِ کفِ پا سے  
اب تک وہ زمیں چاند ستاروں کی زمیں ہے

جھکتا ہے تکبُرتی دہلیز پہ آ کر  
ہر شاہ تری راہ میں اک خاک نشین ہے

چمکا ہے تری ذات سے انساں کا مقدر  
تو خاتمِ دوراں کا درخشنده نگین ہے

آیا ہے ترا اسمِ مبارک مرے لب پر  
گرچہ یہ زباں اس کی سزاوار نہیں ہے



## حفیظ ہوشیار پوری

ظہورِ نورِ ازل کو نیا بہانہ ملا      حرم کی تیرہ شبی کو چراغِ خانہ ملا  
 تری نظر سے ملی روشنی نگاہوں کو      دلوں کو سوزِ تب و تاب جاودانہ ملا  
 خدا کے بعد جلال و جمال کا مظہر      اگر ملا بھی تو کوئی ترے سوا نہ ملا  
 وہ اوجِ ہمتِ عالی، وہ شانِ فقرِ غیور      کہ سرکشوں سے باندا زِ خسروانہ ملا  
 وہ دشمنوں سے مدارا، وہ دوستوں پہ کرم      بقدرِ ظرفِ ترے در سے کسی کو کیا نہ ملا  
 زمین سے تا بفلک جس کو جراتِ پرواز      وہ میرِ قافلہ وہ رہبرِ یگانہ ملا  
 بشر پہ جس کی نظر ہو، بشر کو تیرے سوا      کوئی بھی محرمِ اسرارِ کبریا نہ ملا  
 خیالِ اہل جہاں تھا کہ انتہائے خوری      حریمِ قدس کو تجھ سا گریزِ پانہ ملا  
 نیاز اُس کا، جبین اُس کی اعتبار اُس کا      وہ خوش نصیب جسے تیرا آستانہ ملا

درِ حضور سے کیا کچھ ملانہ مجھ کو حفیظ

نوائے شوقِ ملی، جذبِ عاشقانہ ملا

## بہرا دکھنوی

ہم مدینے سے اللہ کیوں آگئے، قلب حیراں کی تسکین وہیں رہ گئی  
دل وہیں رہ گیا، جاں وہیں رہ گئی، خم اُسی در پہ اپنی جبین رہ گئی

یاد آتے ہیں ہم کو وہ شام و سحر، وہ سکونِ دل و جان و روح و نظر  
یہ اُنہیں کا کرم ہے، اُنہیں کی عطا۔ ایک کیفیتِ دل نشین رہ گئی

اللہ اللہ و یاں کا درود و سلام۔ اللہ اللہ و یاں کا سُجود و قیام  
اللہ اللہ و یاں کا وہ کیفِ دوام۔ وہ صلوة سکونِ آفرین رہ گئی

جس جگہ سجدہ ریزی کی لذت ملی، جس جگہ ہر قدم ان کی رحمت ملی  
جس جگہ نور رہتا ہے شام و سحر، وہ فلک رہ گیا وہ زمین رہ گئی

پڑھ کے نصرتِ اللہ فتحِ قریب، جب ہوئے ہم رواں سوئے کوئے حبیب  
برکتیں رحمتیں ساتھ چلنے لگیں، بے بسی زندگی کی بہس میں رہ گئی

زندگانی وہیں کاشش ہوتی بسر، کاشش بہرا دکھنوی نہ ہم لوٹ کر  
اور پوری ہوتی ہر تمنا مگر یہ تمنا تے قلبِ حسرتیں رہ گئی

## احسانِ دانش

حُسنِ فطرت کو، ہجومِ عاشقانِ درکار تھا  
عاشقوں کو بہرِ سجدہ آستانِ درکار تھا  
زندگی تھی چلچلاتی دھوپ میں زار و زبوں  
رہروؤں کو سایہ ابر رواں درکار تھا  
بحرِ کو موتی ملے، تاروں کو تنویریں ملیں  
اس سخاوت کو شہِ ہر دو جہاں درکار تھا  
اس بساطِ خاک کی نشوونما کے واسطے  
اک حکیمِ آب و گل اک چہرہ خواں درکار تھا  
کفر کے زغے میں گھبرائی ہوئی مخلوق کو  
ذاتِ برحق کا یقین بے گماں درکار تھا  
اے زہے تقدیر، یہ نکلا محمدؐ کا مقام  
کوئی، انسان و خدا کے درمیان درکار تھا  
خالقِ ارض و سما کی مصلحت جو ہو سو ہو  
اس جہاں کو ناقدِ دانشوراں درکار تھا  
خامیِ مخلوق سے خالق پہ اک آتی تھی بات  
عاصیوں کو اک شفیعِ عاصیاں درکار تھا  
قافلے کو منزلِ انسانیت کے واسطے  
نسلِ انساں سے امیرِ کارواں درکار تھا

بے صدا و صوت تھی دولت برائے آب و گل  
 اس فضا میں صرف آئینِ ازاں درکار تھا  
 چاہیے تھا آدمی کی رہبری کو آدمی  
 مُرسلوں کو سربراہِ مرسلان درکار تھا  
 زندگی پر کیسے کھل جاتے رموزِ زندگی  
 قولِ حق کو اُن کا اندازِ بیاں درکار تھا  
 منجھ تھی کب سے صحرائے عرب میں تیرگی  
 حق نے پیغمبر وہیں بھیجا جہاں درکار تھا  
 نُور اُن کا عرش پر میلاد ان کا خاک پر  
 آسمانوں سے زیں کو ارمغان درکار تھا  
 یا مُحَمَّدؐ تو نے رکھ لی مسلکِ آدم کی لاج  
 جس کو دانائے دو حرف کن فکاں درکار تھا  
 اُن سے ملتے ہی نظر کافر مسلمان ہو گئے  
 اس کے معنی ہیں حرم کو پاسباں درکار تھا  
 دُھوپ میں ڈھوئے تھے پتھر اس لئے بھرنے  
 حشر کے دن رحمتوں کا سائبان درکار تھا  
 رَحْمَةٌ لِّلْعَالَمِیْنَ سے جلے دل کے چراغ  
 اِنس و جاں کو خیر خواہ اِنس و جاں درکار تھا  
 ہاں مرے سجدوں میں ہے دانش اسی در کی تڑپ  
 میری پیشانی کو ان کا آستان درکار تھا!

## بابا ذہین شاہ تاجی

تعبیر شبِ غیبِ شبستانِ محمدؐ

”والفجر“ طلوعِ رخِ تابانِ محمدؐ

ہے کوئی جو دیکھے رخِ تابانِ محمدؐ

ہر دمِ نگہِ حق ہے نگہبانِ محمدؐ

یہ مشکِ فشاں، پیکرِ جاں خلدِ داماں

اللہ رے گلہائے گلستانِ محمدؐ

ہر آن نئی شان میں اللہ نمایاں

ہر شان ہے اللہ کی شایانِ محمدؐ

یہ وسعتِ کونینِ مری طرحِ ذہینِ آج

حاضر ہے تہِ گوشہٴ داماںِ محمدؐ

## آغا عبدالکریم شورش کاشمیری

وہاں چلا ہوں جہاں گردشِ زماں ٹھہرے  
 وہ خاکِ پاک کہ ہر ذرہ کہکشاں ٹھہرے  
 ترے کرم سے بیاباں بھی گلستاں ٹھہرے  
 کوئی تو بات بہ عنوانِ ارمغان ٹھہرے  
 کہاں کہاں سے پکارا کہاں کہاں ٹھہرے  
 کبھی نظامی و خسرو کے ہمزباں ٹھہرے  
 کبھی ظہوری و قدسی کے رازداں ٹھہرے  
 کبھی قبیلہ عشاق کا نشاں ٹھہرے  
 دیارِ گنج شکر میں بھی میہماں ٹھہرے  
 غزلِ سرائیِ حافظ کے ترجمان ٹھہرے  
 نہ ماواری کہیں پہنچے نہ دریاں ٹھہرے  
 وہ اس گروہ میں سرخیلِ عاشقاں ٹھہرے  
 وہ ایک در کہ جہاں دورِ آسماں ٹھہرے  
 بڑا کرم ہو جو مقبول و کامراں ٹھہرے  
 سلام ان پہ کہ جو ہادیِ زماں ٹھہرے  
 سلام ان پہ کہ جو میرِ کارواں ٹھہرے  
 جو ہر زہیں کے لئے ابرِ درفشاں ٹھہرے

قلم سے پھول کھلیں، نطقِ درفشاں ٹھہرے  
 وہ آستاں کہ ارادت سے ہر و ماہ جھکیں  
 ہوئے کوچہٴ محبوب، شکر یہ تیرا  
 یہ فکری دائرے بنتی رہی خیالوں میں  
 تمام عمر مدینہ میں سونے والے کو  
 کبھی نظیری و فیضی کی خوشہ چینی کی  
 کبھی عراقی و عطار سے نوا مانگی  
 نظر جمی کبھی حسّان کے قصیدوں پر  
 نوائے مہر علی شہ کو دوش پہ رکھ کر  
 جنوں کا درس لیا، بوعلی قلندر سے  
 دیارِ شعر میں سعدی کی ہمنوائی کی  
 ادب میں مُرشدِ رومی سے اکتساب کیا  
 غرض کہ اس درِ مشکل کُشتا تک آپہنچے  
 بہ بارگاہِ رسالت یہ ارمغانِ فقیر  
 سلام ان پہ کہ جن کا نہیں مثیل کوئی  
 سلام ان پہ جو ہم بے کسوں کی منزل ہیں  
 غرض کہ ان پہ درود و سلام کی بارش

## ماہر القادری

رسولِ مجتہب کہیے، محمد مصطفیٰ کہیے  
خدا کے بعد بس وہ ہیں پھر اس کے بعد کیا کہیے  
شریعت کا ہے یہ اصرار ختم الانبیاء کہیے  
محبت کا تقاضا ہے کہ محبوبِ خدا کہیے  
جب اُن کا ذکر ہو دُنیا سراپا گوش ہو جائے  
جب اُن کا نام آئے مرجا صلِّ علی کہیے  
مرے سرکار کے نقشِ قدم شمع ہدایت ہیں  
یہ وہ منزل ہے جس کو مغفرت کا راستا کہیے  
محمدؐ کی نبوت دائرہ ہے نورِ وحدت کا  
اسی کو ابتدا کہیے، اسی کو انتہا کہیے  
غبارِ راہِ طیبہ سرمہ چشم بصیرت ہے  
یہی وہ خاک ہے جس کو خاکِ شفا کہیے  
مدینہ یاد آتا ہے تو پھر آنسو نہیں رکتے  
مری آنکھوں کو ماہر! چشمہ آبِ بقا کہیے

## حمید صدیقی لکھنوی

پھر اہل حرم سے ملاقات ہوتی  
 دم دید پھر جلوہ نوبہ نو سے  
 مدینے کی پُر نور دلکش فضا میں  
 ادھر جلوہ گر قبہ نور ہوتا  
 مدینہ کے احباب ہمراہ ہوتے  
 نظر مست صہبائے دیدار رہتی  
 خبر کچھ نہ رہتی زمین و زماں کی  
 پہنچ جائیں پائین اقدس کی جانب  
 تصویریں وہ مصحفِ پاک ہوتا  
 دُعاؤں میں جامی کے اشعار پڑھتے  
 ادھر چشمِ پرہم سے آنسو ٹپکتے  
 ادب مانع عرض اظہار ہوتا  
 فرشتے جسے سن کے آمین کہتے  
 لب شوق سے گونہ اظہار ہوتا  
 بہت دن غم ہجر طیبہ میں گزرے

پھر اشکوں سے کچھ تشریح جذبات ہوتی  
 مرے چشم و دل کی مدارات ہوتی  
 نظر محو دید مقامات ہوتی  
 دل افروز ادھر چاندنی رات ہوتی  
 شب ماہ میں سیر باغات ہوتی  
 زباں وقت حرفِ حکایات ہوتی  
 وہ محویتِ خاص دن رات ہوتی  
 یہی آرزو اکثر اوقات ہوتی  
 نگاہوں میں تنویر آیات ہوتی  
 نظامی کی لب پر مناجات ہوتی  
 ادھر رحمتِ حق کی برسات ہوتی  
 نظر ترجمانِ خیالات ہوتی  
 اک ایسی دُعا بعض اوقات ہوتی  
 مگر دل کو محسوس ہر بات ہوتی  
 بس اب کچھ تلافیِ مافات ہوتی

اُمّتی بھذا البلد یا الہی

دعا یہ حمید اپنی دن رات ہوتی



## رئیس امر وہوی

کس کا جمال ناز ہے جلوہ نما یہ سُو بہ سُو  
 گوشہ بگوشہ، در بدر، قریہ بہ قریہ، کو بہ کو  
 اشکِ فشاں ہے کس لئے دیدہ منتظر مرا  
 دجلہ بہ دجلہ، یم بہ یم، چشمہ بہ چشمہ، جو بہ جو  
 مری نگاہِ شوق میں حسنِ ازل ہے بے حجاب  
 غنچہ بہ غنچہ، گل بہ گل، لالہ بہ لالہ، بو بہ بو  
 جلوہ عارضِ نبی، رشکِ جمالِ یوسفی  
 سینہ بہ سینہ، سر بہ سر، چہرہ بہ چہرہ، ہو بہ ہو  
 زلفِ درازِ مصطفیٰ، گیسوئے لیلِ حق نما  
 طرہ بہ طرہ، خم بہ خم، حلقہ بہ حلقہ، مو بہ مو  
 یہ میرا اضطرابِ شوق، رشکِ جنونِ قیاس ہے  
 جذبہ بہ جذبہ، دل بہ دل، شیوہ بہ شیوہ، خو بہ خو  
 تیرا تصورِ جمالِ میرا شریکِ حال ہے  
 نالہ بہ نالہ، غم بہ غم، نعرہ بہ نعرہ، ہو بہ ہو  
 کاشش ہو ان کا سامنا عینِ حریمِ ناز میں  
 چہرہ بہ چہرہ، رخ بہ رخ، دیدہ بہ دیدہ، دو بہ دو  
 عالمِ شوق میں رئیسِ کس کی مجھے تلاش ہے  
 خطہ بہ خطہ، رہ بہ رہ، جارہ بہ جارہ، سو بہ سو

## راغب مراد آبادی

عشق ہے سرورِ کونین کا دولت میری  
لے اللہ الحمد کہ بیدار ہے قسمت میری  
ہو گیا ہوں میں اسیرِ خم گیسوئے رسولؐ  
اب نہیں دولتِ کونین بھی قیمت میری  
ذرے ذرے سے مدینہ کے محبت کے مجھے  
آشکارا اہل وفا پر ہے عقیدت میری  
حشر میں سر پہ رہے سایہ دامنِ رسولؐ  
میں نثارِ شہ ذی جاہ یہ قسمت میری  
میں تو جنت کا سزاوار نہیں ہوں سرکارؐ  
حشر میں آپ ہی فرمائیں شفاعت میری  
مجھ پہ بھی ایک نظر سید مکی مدنی  
شکوہ گردشِ دوراں نہیں عادت میری  
آستانِ شہِ لولاکؐ ہو فردوسِ نظر  
ہے یہی میری تمتا یہی نیت میری  
نعت گوئی کی حدیں مجھ کو ہیں راغب معلوم  
کہ نگاہوں میں ہیں احکامِ شریعت میری

## آلور صابری

مچلنے لگے میری پلکوں پہ آنسو مجھے جب شہنشاہِ دیں یاد آئے  
ستاروں کو قصے دلِ بتلا کے نگاہوں کی خاموشیوں نے سنائے

کروں میں جہاں جا کے ذکرِ محمدؐ، مزہ جب ہے اے جذبہِ والہانہ  
مرے سازِ احساس پر رُوحِ جانیؐ، کوئی اپنی تازہ غزل گنگنائے

وہ معراج کی شب پئے خیرِ مقدم تھا افلاک پر شادمانی کا عالم  
بہشتِ بریں میں صفِ انبیاءؑ نے درودوں، سلاموں کے تحفے سجائے

وفا کا یہی مقصدِ زندگی ہے، یہی اولین شرطِ عشقِ نبیؐ ہے  
کبھی شدتِ اضطرابِ الم سے، نئی چشمِ حسرت میں آنے نہ پائے

نہ گھبراؤ اے عاشقانِ رسالت، دم گرمیِ آفتابِ قیامت  
قبائے شفاعت کے ہوں گے میسرِ سروں پر سرِ حشر پر کیف سائے

جدھر اٹھ گئے پائے سرکارِ والا، کلیجے سے ظلمت کے ابھرا اُجالا  
جو اِرِ نقوشِ قدم تک جو پہنچے وہ ذرے مثالِ سحرِ جگمگائے

مدینہ کی جانب تمنا ہے آلور! چلوں اس ادا سے باندازِ مستی  
صحابہؓ کے دورِ محبت کا خاکہ مرا رہبرِ آرزو بنتا جائے

## مختبر بدایونی

ہم کو کیا خوف باطل کے میدان میں  
سیفِ حق ہاتھ میں روحِ قرآن میں

اُسوۂ مصطفیٰؐ کا چراغ آج بھی  
جل رہا ہے ہواؤں کے طوفان میں

شہرِ بطحا سے دور ایسی ہے زندگی  
جیسے تنہا مسافر بیابان میں

ہم نبیؐ کی محبت سے باہر کہاں  
یہ محبت تو شامل ہے ایمان میں

ہے یہ عمرِ تصور بھی اُن کا کرم  
ہر نفس ایک اضافہ ہے احسان میں

پھر وہ صدق و یقین دے الہی ہمیں  
تھا جو صدیقؑ و فاروقؑ و عثمانؑ میں

جذبہٴ بوذریؑ، سطوتِ حیدریؑ  
پھر سے پیدا ہو ایک اک مسلمان میں

بارشیں اور رحمت کی یہ بارشیں  
اب شمارِ گنہ بھی نہیں دھیان میں

دیکھ مختبر وہ چشمِ خطا پوش اٹھی  
دفعۃً کیسی جنبش ہے میزان میں

## رعنا اکبر آبادی

گلِ معنی کھلا جب رجمۃً للعالمین آئے  
مشیت تھی کہ آخر میں بہارِ اولیں آئے

زمین کے فرش پر عرشِ الہی کے مکین آئے  
بساطِ فقر لے کر مالکِ دُنیا و دین آئے

بڑھایا اور بھی سوزِ محبتِ شانِ ہجرت نے  
جہاں روشن ہوئی یہ شمعِ پروانے وہیں آئے

تصدق ان کی تنہائی پہ ہنگامہ دو عالم کا  
حرا کے غار کی قسمت کھلی عزت گزیریں آئے

تڑپ کر رہ گیا ایک ایک ذرہ بزمِ ہستی کا  
تجلی تھی کچھ ایسی نظرِ ستھی یہیں آئے

زمین پر لے کے اورجِ عرش سے تحفے محبت کے  
خدا واقف ہے کتنی مرتبہ رُوحِ الٰہیں آئے

رسول اللہ کا عرفان ہے، عرفانِ خدا رعنا  
اگر ایماں نہ ہو ان پر خدا کا کیا یقین آئے

## اقبالِ عظیم

کعبے سے اٹھیں جھوم کے رحمت کی گھٹائیں  
 مقبول ہوئیں تشنہ نصیبوں کی دعائیں  
 والنجم کے پرتو سے چراغاں ہے فلک پر  
 والشمس کے جلووں سے منور ہیں فضا میں  
 لولاک کے نغموں سے فضا گونج رہی ہے  
 واللیل کی خوشبو سے معطر ہیں ہوائیں  
 اک مہر جہاں تاب ابھرتا ہے حرم سے  
 اب جھوٹے خدا اپنے چراغوں کو بجھائیں  
 آتی ہے شہنشاہِ شفاعت کی سواری  
 شاداں ہیں خطا کار تو نازاں ہیں خطائیں  
 اُس در کے غلاموں کی ہے اُفتادِ فقیری  
 ہم حلقہ بگوشانِ درِ مصطفویٰ ہیں  
 میں عازمِ طیبہ ہوں مجھے کوئی نہ روکے  
 راس آتی ہیں اُن کو نہ عبائیں نہ قبائیں  
 ہم اور کسی در پہ جبیں کیسے جھکائیں  
 کہہ دو کہ حوادثِ مرے رستے میں نہ آئیں  
 میں گرم سفر ہوں وہ بلائیں نہ بلائیں  
 وہ بھی نہ سنیں گے تو بھلا کون سنے گا  
 افسانہٴ غم اور کسے جا کے سنائیں

بس خاکِ کفِ پائے محمدؐ کی طلب ہے

اقبال کا مقصود دوائیں نہ دعائیں

## اعجازِ رحمانی

ہر طرف تیسرگی تھی نہ تھی روشنی  
آپ آتے تو سب کو ملی روشنی  
بزمِ عالم سے رخصت ہوئی ظلمتیں  
جب حرا سے ہویدا ہوئی روشنی  
چاند سورج کا انساں پرستار تھا  
آپ سے قبل اندھیر تھی روشنی  
سوئے عرشِ علیٰ مصطفیٰؐ کا سفر  
روشنی کی طلب گار تھی روشنی  
ہے وہ خورشیدِ اخلاقِ خیر البشر  
جس سے پاتا ہے ہر آدمی روشنی  
خلقتِ اولین خاتم المرسلین  
آپ پہلی کرنِ آخری روشنی  
آپ کے نقشِ پا سے ضیا بارہیں  
دھوپ، سورج، قمر، چاندنی روشنی  
ایک اُمّی لقب کا یہ اعجاز ہے  
آدمی کو ملیِ عِلم کی روشنی

## حفیظ تائب

بادِ رحمت سنک سنک جائے      وادی جاں مہک مہک جائے  
 نطقِ حضرتؐ کی بات جب چھڑوں      غنچہٴ فن چٹک چٹک جائے  
 بدرِ طیبہ کا جب خیال آئے      شب ہجراں چمک چمک جائے  
 جب سمائے نظریں وہ پیکر      ذہن میرا دک دک جائے  
 شبِ رخِ شاہِ روشنی بخشے      دستِ شفقت تھپک تھپک جائے  
 فیضِ چشمِ حضورؐ کیا کہنا      ساغرِ دل چھلک چھلک جائے  
 نامِ پاک اُن کا ہو لبوں سے ادا      شہد گویا ٹپک ٹپک جائے  
 ارضِ دل سے اُٹھے جو موجِ درُود      گونج اُس کی فلک فلک جائے  
 اُن کا ابرِ کرم نہ گر بر سے      آتشِ غم بھڑک بھڑک جائے  
 رہ نماگر نہ ہو وہ سیرتِ پاک      ہر مسافر بھٹک بھٹک جائے  
 چشمِ احمدؐ اگر نہ ہو نگر اں      نسلِ آدمؑ بہک بہک جائے  
 اُن کے آگے ہر ایک شاہ و گدا      شاخِ آسا لچک لچک جائے  
 کن خیالوں میں کس کے خوابوں میں      آنکھ میری جھپک جھپک جائے  
 کون وہ شخص ہے کہ جس کے لئے      دلِ فطرت دھڑک دھڑک جائے

افقِ زندگی پہ اے تائب

نور کس کا جھلک جھلک جائے



## قیصر وارثی

پیامِ عجز پئے تاجدار لیتا جا  
یہ چند اشک بھی ابر بہار لیتا جا  
غبارِ راہِ مدینہ ہوں میں خدا کے لئے  
صبا کے دوش پہ ابر بہار لیتا جا  
ہزار طور کے جلوے ہیں راہِ طیب میں  
نثار کرنے کو ہوش و مترار لیتا جا  
درِ کریم پہ اب تجھ کو سر جھکانا ہے  
جبینِ شوق میں سجدے ہزار لیتا جا  
نثار کرنے کو ہر خارِ دشتِ طیب پر  
تو کر کے دامنِ دل تار تار لیتا جا  
قسم خدا کی ارے عازمِ دیارِ نبیؐ  
مرا سلامِ عقیدت شعار لیتا جا  
لگا کے شمعِ جمالِ نبیؐ سے کو قیصر  
تو اپنی زبیت کو پروانہ وار لیتا جا

## شاعر لکھنوی

کوئی کیا بتائے کہ چیر کیا یہ گداز عشق رسولؐ ہے  
جو نہاں ہو دل میں تو آگ ہے جو نظر میں آئے تو بھول ہے  
جسے اس نظر سے ہیں نسبتیں وہی دل ہے عشق میں کام کا  
جو نہ تابِ عکس بھی لاسکا تو وہ آئینہ ہی فضول ہے  
تری جستجو میں جو آئے تو مجھے موت بھی ہے عزیز تر  
تری آرزو میں ملے اگر مجھے زندگی بھی قبول ہے  
درِ مصطفیٰؐ کی تلاش تھی میں پہنچ گیا ہوں خیال میں  
نہ تھکن کا چہرے پہ ہے اثر، نہ سفر کی پاؤں پہ ہول ہے  
کوئی اہلِ دل ہی بتائے گا کہ شعور کیا ہے اصول کیا  
تری جستجو ہی شعور ہے، تری آرزو ہی اصول ہے  
ذرا سوچ و اعظِ خوش بیاں میں کہاں ہوں عشق میں تو کہاں  
تری راہ عالمِ خلد ہے، مری راہ کوئے رسولؐ ہے  
یہی شاعر اپنی ہے آرزو، وہ دیار ہو میرے روبرو  
کہ جہاں عطا کی ہیں بارشیں کہ جہاں کرم کا نزول ہے

## احمد ندیم قاسمی

کچھ نہیں مانگتا شاہوں سے، یہ شیدا تیرا  
اس کی دولت ہے فقط نقشِ کفِ پا تیرا  
تہ بہ تہ ترسیر گیاں ذہن پہ جب ٹوٹتی ہیں  
نور ہو جاتا ہے کچھ اور ہویدا تیرا  
کچھ نہیں سو جھتنا جب پیاس کی شدت سے مجھے  
چھلک اٹھتا ہے مری روح میں مینا تیرا  
پورے قد سے میں کھڑا ہوں تو یہ تیرا ہے کرم  
مجھ کو جھکنے نہیں دیتا ہے سہارا تیرا  
دست گیری مری تنہائی کی، تو نے ہی تو کی  
میں تو مر جاتا اگر ساتھ نہ ہوتا تیرا  
لوگ کہتے ہیں کہ سایہ ترے پیکر کا نہ تھا  
میں تو کہتا ہوں، جہاں بھر پہ ہے سایا تیرا  
تو بشر بھی ہے، مگر فخر بشر بھی تو ہے  
مجھ کو تو یاد ہے بس اتنا سراپا تیرا  
میں تجھے عالمِ اشیاء میں بھی پالیتا ہوں  
لوگ کہتے ہیں کہ ہے عالمِ بالا تیرا

## خالد محمود

کوئی سلیقہ ہے آرزو کا نہ بندگی میری بندگی ہے  
یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے  
کسی کا احسان کیوں اٹھائیں کسی کو حالات کیوں بتائیں  
تمہیں سے مانگیں گے تم ہی دو گے تمہارے در سے ہی لوگی ہے  
تجلیوں کے کفیل تم ہو مرادِ قلبِ خلیلؑ تم ہو  
خدا کی روشن دلیل تم ہو یہ سب تمہاری ہی روشنی ہے  
تمہیں ہو روحِ روانِ ہستی سکوں نظر کا دلوں کی مستی  
ہے دو جہاں کی بہار تم سے تمہیں سے پھولوں میں تازگی ہے  
شعور و فکر و نظر کے دعوے حدِ تعین سے بڑھ نہ پاتے  
نہ چھو سکے اُن بلبلیوں کو جہاں مقامِ محمدی ہے  
نظرِ نظرِ رحمتِ سرا پا ادا ادا غیرتِ مسیحا  
ضمیرِ مُردہ بھی جی اٹھے میں جدھر تمہاری نظر اٹھی ہے  
عمل کی میرے اساس کیا ہے بجز ندامت کے پاس کیا ہے  
رہے سلامت تمہاری نسبت مرا تو اک آسرا یہی ہے

عطا کیا مجھ کو دردِ اُلفت کہاں تھی یہ پُر خطا کی قسمت  
 میں اس کرم کے کہاں تھا قابلِ حضور کی بندہ پروری ہے  
 ابھی کے در سے خدا ملا ہے اب نہیں سے اُس کا پتہ چلا ہے  
 وہ آئینہ جو خدا نما ہے جمالِ حُسنِ حضور ہی ہے  
 بشیر کہیے نذیر کہیے انہیں سراجِ مُنیر کہیے  
 جو سر بسر ہے کلامِ ربی وہ میرے آقا کی زندگی ہے  
 ثنائے محبوبِ حق کے قرباں سرورِ جاں کا یہی ہے عُنوان  
 ہر ایک مستی فنا بدار ماں یہ کیف ہی کیفِ سرمدی ہے  
 ہم اپنے اعمال جانتے ہیں ہم اپنی نسبت سے کچھ نہیں ہیں  
 تمہارے در کی عظیم نسبت متنازعِ عظمت بنی ہوئی ہے  
 یہی ہے خالدا ساں رحمت یہی ہے خالدا بنائے عظمت  
 نبی کا عرفانِ زندگی ہے نبی کا عرفانِ بندگی ہے

## اقبالِ صفی پوری

خدا نہیں ہیں مگر منظرِ خدا ہیں رسولؐ  
بلندیِ بشریت کی انتہا ہیں رسولؐ  
دو عالم آپ کے پر تو سے جگمگا اٹھے  
صفات و ذاتِ الہی کا آئینہ ہیں رسولؐ  
ہزار شورشِ طوفاں بڑھے ہمیں کیا غم  
کہ جب خدا نے نگہیاں، ناخدا ہیں رسولؐ  
تمام رحمت و بخشش، تمام لطف و کرم  
متاعِ قلبِ گدایانِ بے نوا ہیں رسولؐ  
اس ایک نسبتِ محکم پہ دو جہاں صدقے  
دلوں کی آس، نگاہوں کا آسرا ہیں رسولؐ  
شکستہ ہمت و گمراہ قافلوں کے لئے  
چراغِ راہِ ہدایت ہیں، رہنما ہیں رسولؐ  
جو حُسنِ خُلق میں ہیں موجِ کوثر و تسنیم  
تو گفتگو میں مزاجِ گل و صبا ہیں رسولؐ  
ہزار بارِ گنہ سر پہ ہے تو کیا اقبال  
یہ آسرا کوئی کم ہے کہ آسرا ہیں رسولؐ

## محسن احسان

جس کو سورج نے بھی دیکھا تو بہت شرمایا  
افق مشرقِ آدم پہ وہ خورشید آیا  
اُس نے اُس وقت زمانے پہ کرم فرمایا  
جب جہاں دھوپ میں چیخ اٹھا تھا سایا، سایا  
فرش پر بیٹھ کے بھی عرش کو جو چھو آیا  
اس نے کونین کی رگ رگ میں لہو دوڑایا  
اس نے دنیا کو وہ میزبانِ عدالت بخشی  
جس سے انصاف کا مفہوم سمجھ میں آیا  
ہر دکھی دل پہ رکھا اس نے محبت بھرا ہاتھ  
اس نے ہر فرد کی قسمت کی پلٹ دی کایا  
صفحہ دہر پہ وہ حرفِ محبت لکھا  
جو مری عمر دو روزہ کا بنا سربایا  
اس نے انساں کی خدائی کے بتوں کو توڑا  
سنگِ دشنام بھی کھا کر نہ اُسے طیش آیا  
میری جھولی میں ندامت کے سوا کچھ بھی نہیں  
فخر سے پھر بھی حضورِ شہِ میثرب آیا  
مشکلیں میرے وطن پر جو ہیں آساں ہوں گی  
میرے آقانے ذرا سا جو کرم فرمایا  
اس گنہگار پہ بھی ایک نظر سرورِ دین  
محسن آج اپنی خطاؤں پہ بہت شرمایا

## کوثر افتادری

جتنا دیا سرکار نے مجھ کو اتنی میری اوقات نہیں  
یہ تو کرم ہے اُن کا ورنہ مجھ میں تو ایسی بات نہیں

تو سبھی وہیں پر جا جس در پر سب کی بگڑھی بنتی ہے  
اک تیری تقدیر بنانا اُن کے لئے کچھ بات نہیں

جو منکر ہیں اُن کی عطا کے وہ یہ بات بتاتیں تو  
کون ہے وہ جس کے دامن میں اُس در کی خیرات نہیں

عشقِ شہید لولاک سے پہلے مفلس و خستہ حال تھا میں  
نامِ محمد کے میں قرباں اب وہ میرے حالات نہیں

غور تو کر سرکار کی تجھ پر کتنی خاص عنایت ہے  
کوثر تو ہے اُن کا ثنا خواں یہ معمولی بات نہیں



## ڈاکٹر ابوالخیر کشفی

تو حرفِ دعا ہے میرے مولا، میرے آقاؐ  
رحمت کی نوا ہے میرے مولا، میرے آقاؐ

گردابِ بلا میں ہے ترا نامِ سفینہ  
تو موجِ کشتا ہے میرے مولا، میرے آقاؐ

اس حدِ مکانی سے گزر کر ترا نغمہ  
میں نے بھی سنا ہے، میرے مولا، میرے آقاؐ

بکھرے ہوئے لمحوں میں سلامت ہیں دل و جاں  
یہ تیری عطا ہے، میرے مولا، میرے آقاؐ

جو لمحہ تیری یاد سے آباد ہوا ہے  
اک کنجِ حرا ہے، میرے مولا، میرے آقاؐ

تسکینِ دل و جاں کی ہر اک صورتِ مطلوب  
طیبہ کی ہوا ہے، میرے مولا، میرے آقاؐ

وہ گنبدِ خضریٰ کے قریں طائرِ تنہا  
کشفی کی نوا ہے، میرے مولا، میرے آقاؐ

## قرالین انجسم

جبیں میری ہو سنگِ درِ تمہارا یا رسول اللہ  
یہی ارماں ہے چینی کا سہارا یا رسول اللہ  
میں قرباں اس ادائے دستگیری کے دلِ و جان سے  
مدد کو آگے جب بھی پکارا یا رسول اللہ  
ندامت ہے خطاؤں پر مگر نازاں ہوں قسمت پر  
مرے ہاتھوں میں ہے دامن تمہارا یا رسول اللہ  
اگر کوئی تمنا ہے تو بس اتنی تمنا ہے  
میں کہلاؤں دو عالم میں تمہارا یا رسول اللہ  
غلامِ احمدِ مختاریوں پہچانے جائیں گے  
کہ محشر میں بھی ہو گا ان کا نعرہ یا رسول اللہ  
ترا در ہو، ہراسر ہو، سکونِ دل میسر ہو  
پھرے کب تک یہ انجم مارا یا رسول اللہ

# اُردو نعت گو شاعرات

خورشید آرا بیگم صدیق علی خاں

وہ صبحِ مدینہ وہ شامِ مدینہ۔ معطر معطر ہوئے مدینہ  
سنہری سنہری جباہوں میں رحمت۔ مقدس مقدس فضائے مدینہ  
وہ روضہ کی جالی وہ احساسِ عظمت۔ وہ بیباکی دلِ طبیعت پر وقت  
لڑتے ہوئے لب وہ اشکِ ندامت۔ سکون بخش آہ و بکائے مدینہ  
دروہامِ اقدس پہ نظروں کے سجدے۔ زباں پر وہ صلِ علی کے ترانے  
دروہِ مدینہ۔ سلامِ مدینہ لب و قلبِ مدحت سرائے مدینہ  
شبِ قدر کی برکتیں رات لائی۔ سعادتِ حضوری کی سجدوں نے پائی  
عجب بخودی ہے۔ عجب کیفیتِ لذت۔ یہ وارفتگی ہے عطائے مدینہ  
وہ دالانِ جواہلِ صُفہ کا مسکن۔ جو مز دور و محنت کشوں کا تھا ما من  
تھے دل جن کے عشقِ پیہر سے روشن۔ نثارِ شہِ خوش لقائے مدینہ  
وہ تسبیح و تہلیل و تمجید داور۔ ملائک کو بھی رشک آتا ہے جن پر  
محبت کی تنویر سے دل منور۔ فروزاں فروزاں۔ ضیائے مدینہ  
شبِ روزیادوں کو دیتے ہیں دستک۔ دلِ گوشِ جن کہیں مسحور اب تک

یہی دل کی دھڑکن یہی آرزوئیں۔ نمازوں میں شام و سحر یہ دعائیں  
کہ پھر آپ کے در پہ سر کو جھکائیں۔ ہو خورشید کی جاں فدائے مدینہ

## ممتاز جہاں گنگوہی

کوئی ایسی سکھی چا تر نہ ملی موہے پی کے دوارے بٹھا دیتی  
میں تو راہِ مدینہ بھی دیکھی نہیں موری بیاں پکڑ کے بتا دیتی  
مورے من میں ہے اب تو جو گنیاں بنوں اور مل کے بھجو مدینے چلوں  
سکھی ہند کی نگری میں کاہے رہوں نہیں پیت تو چین ذرا دیتی  
پیاسات سمندر پار بسو مورے پگ میں نہ چلنے کا زور رہا  
نہیں جاتی مدینہ بھی کوئی ہوا، موہے ملک عرب میں اڑا دیتی  
میں تو سونی سحر یا پہ تڑپت ہوں پیادیں عرب میں برا جتھے  
کبھی دیتے جو سپنے میں درس دکھا وہیں چرنوں میں سیس نوادیتی  
وا کے دوارے پہ جاتی ہیں سکھیاں سبھی موری راج کسی نہ اتنی کہی  
کبھی اپنی جو گنیا کو لیتے بلا وہ بھی روجے پہ جان گنوا دیتی  
توری پیت کی دکھیا تو میں ہی نہیں پڑا رہتا ہے ہجر میں وہ بھی نبیؐ  
مجھے در پہ بلاتے جو شاہِ عرب مُمتاج کا دکھڑا سنا دیتی  
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ  
يَا رَبِّ صَلِّ عَلَيْهِ وَسَلِّمْ

## ادا جعفری بدایونی

یہ حسن نوازش، یہ اوجِ سعادت  
 یہ سراوردہ لیزِ سرکارِ عالم  
 یہی آستان، آستانِ تمتا  
 ادھر چشمِ پر آب آئینہ سماں  
 تری یاد دل کو متاعِ گرامی  
 جمالِ سراپا حیاتِ دل و جان  
 بہ حرمتِ بشیر و بہ قامتِ بہاراں  
 دریدہ قبا و شہنشاہِ دوراں  
 چراغاں چراغاں نقوشِ کفِ پا  
 یہی حرفِ اول یہی حرفِ آخر  
 دلوں کو ہے کافی شہِ دین و دنیا  
 شہِ دین و دنیا نگاہِ ترحم

یہ دل اور مجالِ سلامِ عقیدت  
 یہ جاں اور جمالِ حریمِ محبت  
 یہی رنگِ زہے خیابانِ جنت  
 ادھر نازِ فرما ہے طغیانِ رحمت  
 ترا نام لب پر کمالِ عبادت  
 شمیمِ تکلمِ بیاضِ طریقت  
 بہ شریفِ انساں نویدِ امامت  
 نسیمِ تَلَطَّف، صباحِ حقیقت  
 یہی ماہِ تاباں یہی مہرِ طلعت  
 بہ تعبیرِ تراں زبانِ صداقت  
 تری اک نگاہِ کرم کی معیت  
 نگاہِ ترحم! سپہرِ نبوت

یہ نازِ نوازش، یہ شانِ عنایت

عطا ہو پھر اذنِ سلامِ عقیدت

## روحی علی اصغر

کچھ ابتدا ہی نہیں انتہا بھی نازاں ہے  
بنا کے نقشِ رسالتِ خدا بھی نازاں ہے

وہ آیا سب کے لئے رحمتِ خدا بن کر  
تمام عالمِ ہستی کا رہنما بن کر  
مٹانے کفر کو توحید کا پیام آیا  
جہانِ نو کے لئے اک نیا نظام آیا

رسولِ حق سے نئے دور کا ہوا آغاز  
نوائے وقت بنی انقلاب کی آواز  
بچی ہے دھوم کہ حق کا امین آیا ہے  
وہ اپنے ساتھ خدا کی کتاب لایا ہے

عطا ہوا تھا محمدؐ کو علم و تر آنی  
عمل سے ہو گئی معراجِ فکر انسانی  
جو مشتِ خاک تھا وہ بن گیا امینِ حیات  
بلند ہو گئی افلاک سے زمینِ حیات

خودی کا آئینہ جب نقشِ کائنات بنا  
کمالِ ذات سے وہ منظرِ صفات بنا  
یہ نازشِ بنی آدم ہیں نازِ آدم بھی  
یہ انبیاء کے ہیں رہبر بھی اور خاتم بھی

## غیر مسلم اردو نعت گو شعرا بہگت کبیر داس بنا رہے

کبیر داس نے ایک عجیب و غریب قطعہ کہا تھا۔ جس میں ایک ایسا قاعدہ بیان کیا ہے جس کی رو سے دنیا کے تمام الفاظ اور جملوں سے ”محمدؐ“ کا عدد (۹۲) برآمد ہوگا۔ یہ قطعہ اس تاثر کا غماز ہے کہ دنیا جہاں کی کوئی چیز نام محمدؐ سے خالی نہیں ہے۔ قطعہ یہ ہے۔

عدد نکالو ہر چیز سے چوگن کر لو وائے  
دو ملا کے پچگن کر لو۔ بیس کا بھاگ لگائے  
باقی بچے کے نوگن کر لو۔ دو اسمیں دو اور ملائے  
کہت کبیر سنو بھئی سادھو نام محمدؐ آئے  
تشریح :- جو لفظ بھی آپ فرض کریں اسکے عدد بحساب ابجد نکال لیجئے پھر اس عدد کو چار سے ضرب دیجئے۔ حاصل ضرب میں دو کا عدد ملا دیجئے۔ پھر اس حاصل جمع کو پانچ سے ضرب دیجئے۔ اور پھر اس حاصل ضرب کو بیس سے تقسیم کر دیجئے۔ تقسیم کے بعد جو عدد باقی بچے اس کو ۹ سے ضرب دیجئے اور پھر اس حاصل ضرب میں دو کا عدد ملا دیجئے۔ بس اس وقت جو عدد حاصل ہوگا وہ ۹۲ کا عدد ہوگا جو کہ محمدؐ کا عدد ہے۔ اس طرح جس لفظ سے بھی آپ تجربہ کریں بالکل صحیح پائیں گے

## گرونانک جی

اٹھے پہر بھوندا پھرے کھاون سنڑے سول  
 دوزخ پوندا کیوں رہے جاں چت مئے رسول  
 ترجمہ :- وہ شخص آٹھوں پہر بھٹکتا پھرے اور اس کے سینے میں درد اٹھتا رہے۔ وہ  
 دوزخ میں کیوں نہ پڑے جب اس کے دل میں رسول کی چاہ نہ ہو۔  
 م محمد من توں، من کتاباں چار  
 من خدائے رسول نوں سچا اے دربار  
 ترجمہ :- تو حضرت محمدؐ کو مان اور چاروں کتابوں کو بھی مان تو خدا اور رسول دونوں  
 کو مان کیونکہ خدا کا دربار سچا ہے۔ (جنم ساکھی)

## از جناب نشئی درگاسہاے سرور جہاں آبادی

دل بیتاب کو سینے سے لگالے آجا      کہ سنبھلتا نہیں کم بخت سنبھالے آجا  
 پاؤں ہیں طول شب غم نے نکالے آجا      خواب میں زلف کو مکھڑے سے لگالے آجا  
 بے نقاب آج تو لے گیسوؤں والے آجا  
 نہیں خورشید کو ملتا ترے سائے کا پتہ      کہ بنا نور ازل سے ہے سراپا تیرا  
 اللہ اللہ ترے چاند سے مکھڑے کی ضیا      کون ہے ماہ عرب کون ہے محبوب خدا  
 اے دو عالم کے حسینوں سے نرالے آجا  
 دل ہی دل میں مے ارمان کھلے جاتے ہیں      خاک گر کے دراشک رلے جاتے ہیں



تیری رسوائی پہ کم بخت تلے جلتے ہیں ہوں سبہ کار مرے عیب کھلے جاتے ہیں  
 کملی والے مجھے کملی میں چھپالے آجا  
 کان میں کچھ جو ادھر عندر زناکت نے کہا مرحبا بڑھ کے ادھر شاہد و حدت نے کہا  
 آبلایں تری لوں جوشِ محبت نے کہا پہنچا محبوب تو مشاطہ قدرت نے کہا  
 خلوت راز میں لے ناز کے پالے آجا

## سرکشن پر شاد۔ شاد

کان عرب کے لعل نکل کر سرتاج بنا سرداروں کا  
 نام محمدؐ اپنا رکھا سلطان بنا سرداروں کا  
 باندھ کے سر پر سبز عمامہ کا ندھے پر رکھے کالی کملی  
 ساری خدائی اپنی کر لی۔ مختار بنا مختاروں کا  
 تیرا چرچا گھر گھر ہے جلوہ دل کے اندر ہے  
 ذکر ہے تیرا لب پر جاری دلدار بنا دلداروں کا  
 بوبکر و عمر عثمان و علی تھے چاروں عناصرِ بلت کے  
 کثرتِ حدت میں جیسے حال وہ تھا ان چاروں کا  
 کسبِ تجلی کرتے تھے چاروں مہرِ نبوت سے  
 بخت سا تھا برج شرف میں تیرے چار یاروں کا  
 بادۂ عرفاں ملتا ہے ساقی کے میخانے سے  
 شاد و مقدر فضل سے جاگا اب میخواروں کا

## پندت کیفی دہلوی - برجہ ہون دتا تریہ

ہو شوق نہ کیوں نعت رسولِ دوسرا کا  
 مضمون ہو عیاں دل میں جو لولاک لسا کا  
 تھی بعثتِ محمد خد اوند کو منظور  
 تھا پھل وہ بشارت کا نتیجہ نہ دعا کا  
 پہنچایا ہے کس اوجِ سعادت پہ جہاں کو  
 پھر رتبہ ہو کم عرش سے کیوں غارِ حرا کا  
 معراج ہو مومن کو نہ کیوں اس کی زیارت  
 ہے خلدِ بریں روضتہ پر نور کا خاکہ  
 دے علم و یقین کو مرے رفعتِ شہ عالم  
 نام اونچا ہے جس طرح حرا اور صفا کا  
 ہے حامی و مدد و مراد شافعِ محشر  
 کیفی مجھے اب خوف ہے کیا روزِ جزا کا

## دلو سرام - کوشری

عظیم الشان ہے شانِ محمدؐ  
 کتب خانے نسوخ کئے سارے  
 خد ہے مرتبہ دانِ محمدؐ  
 کتابِ حق ہے قرآنِ محمدؐ  
 نبی کے واسطے سب کچھ بنا ہے  
 بڑی ہے قیمتی جانِ محمدؐ

شریعت اور طریقت اور حقیقت  
 فرشتے بھی یہ کہتے ہیں کہ ہم ہیں  
 نبی کا نطق ہے نطق اللہ  
 خدا کا نور ہے نورِ پیمبر  
 علیؑ ان میں وصی مصطفیٰ ہے  
 علیؑ و فاطمہؑ۔ شبیر و شبیر  
 یہ تینوں ہیں کنیزانِ محمد  
 غلامان، غلامانِ محمد  
 کلام حق ہے فرمانِ محمد  
 خدا کی شان ہے شانِ محمد  
 علیؑ ہے رنگِ بستانِ محمد  
 بسا ان سے گلستانِ محمد

بتاؤں کو تیری کیا شغل اپنا  
 میں ہوں ہر دم ثناخوانِ محمد

## ہری چند۔ اختر

کس نے ذروں کو اٹھایا اور صحرا کر دیا  
 کس نے قطروں کو ملایا اور دریا کر دیا  
 زندہ ہو جاتے ہیں جو مرتے ہیں اسکے نام پر  
 اللہ اللہ موت کو کس نے مہیجا کر دیا  
 شوکتِ مغرور کا کس شخص نے توڑا طلسم  
 منہدم کس نے الہی قصرِ کسریٰ کر دیا  
 کس کی حکمت نے یتیموں کو کیا درِ یتیم  
 اور غلاموں کو زمانے بھر کا مولا کر دیا

کہہ دیا لا تقنطوا اختر کسی نے کان میں  
 اور دل کو سر بسر محو تمتا کر دیا  
 آدمیت کا غرض ساماں مہیتا کر دیا  
 اک عرب نے آدمی کا بول بالا کر دیا

## جگن ناتھ - آزاد

سلام اس ذاتِ اقدس پر سلام اس فخرِ دوراں پر  
 ہزاروں جسکے احسانات ہیں دنیائے امکان پر  
 سلام اس پر جو آیا رحمتہ للعالمین بنکر  
 پیامِ دوست بنکر صادق الوعد الایم بنکر  
 سلام اس پر جلائی شمع عرفاں جس نے سینوں میں  
 کیا حق کے لئے بیتاب سجدوں کو جبینوں میں  
 سلام اس پر بنایا جس نے دیوانوں کو فرزانہ  
 مئے حکمت کا چھلکا یا جہاں میں جس نے پیمانہ  
 بڑے چھوٹے میں جس نے اخوت کی بنا ڈالی  
 زمانے سے تمیز بندہ و آقا مٹا ڈالی  
 سلام اس پر فقیری میں نہاں تھی جسکی سلطانی  
 رہا زیرِ قدم جس کے شکوہ و فرخا قافی

سلام اس ذاتِ اقدس پر حیات جاودانی کا  
سلام آزاد کا آزاد کی رنگین بیانی کا

## رانا بھگوان داس

نبی مکرم شہنشاہِ عالی      بہ اوصاف ذاتی و شانِ گہالی  
جمالِ دو عالم تری ذاتِ عالی      دو عالم کی رونق تری خوشِ جمالی  
خدا کا جونا تب ہوا ہے یہ انساں      یہ سب کچھ ہے تری ستودہ خصالی  
توفیاضِ عالم ہے دانائے اعظم      مبارک ترے در کا ہر اک سوالی  
نگاہِ کرم ہو نواسوں کا صدقہ      ترے در پہ آیا ہوں بشکرِ سوالی  
میں جلوے کا طالب ہوں اے جانِ عالم      دکھا دے دکھا دے وہ وہ شانِ جمالی  
ترے آستانے پہ میں جانِ دو نگا      نہ جاؤں نہ جاؤں نہ جاؤں گا خالی  
تجھے واسطہ حضرتِ فاطمہ کا      مری لاج رکھ لے دو عالم کے والی

نہ مایوس ہونا یہ کہتا ہے بھگوان  
کہ جو محمدؐ ہے سب سے نرالی

## کنور مہندر سنگھ بیدی - سحر

تکمیلِ معرفت ہے محبتِ رسول کی      ہے بندگیِ خدا کی اطاعتِ رسول کی  
ہے مرتبہ حضور کا بالائے فہم و عقل      معلوم ہے خدا ہی کو عزتِ رسول کی  
تسکینِ دل ہے سرورِ کون و مکان کی یاد      سرمایہ حیات ہے الفتِ رسول کی

انسانیت۔ محبت باہم۔ تمیزِ عقل جو چیز بھی ہے سبک عنایتِ رسول کی  
 فرمانِ ربِّ پاک ہے فرمانِ مصطفیٰ احکام ایزدی ہیں ہدایتِ رسول کی  
 اتنی سی آرزو ہے اے ربِّ دو جہاں  
 دل میں رہے سحر کے محبتِ رسول کی

## رگھوپتی سہائے فراق۔ گورکھپوری

انوار بے شمار معدود نہیں رحمت کی شاہراہ مسدود نہیں  
 معلوم ہے تم کو محمدؐ کا مقام  
 وہ اُمتِ اسلام میں محدود نہیں

## تلوک چند محروم

مبارک پیشوا جس کی ہے شفقت دوست دشمن پر  
 مبارک پیش رو جس کا ہے سینہ صاف کینے سے  
 انہی اوصاف کی خوشبو ابھی اطرافِ عالم میں  
 شمیم جانفزا لاتی ہے مکہ اور مدینے سے



## بحضور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

حضرت علامہ اقبال

من شبے صدیق را دیدم خواب گل ز خاکِ راہ او چیدم خواب  
ایک رات میں نے ابو بکر صدیق کو خواب میں دیکھا اور آپ کی خاکِ راہ سے پھول چُنے

آلِ اٰمَنَ النَّاسِ بِرَمَوْلَائِهِ مَا (۱) آلِ كَلِيمٍ اَوَّلِ سَيْنَا كَيْ مَا

وہ ہمارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سب سے زیادہ حاضر رہنے والے اور آپ کی ذاتِ مبارک پر بے دریغ خرچ کرنے والے جو ہمارے طور سینا کا کلیم ہیں۔

ہمتِ او کشتِ ملتِ راجواہر ثانیِ اسلام و غار و بدر و قبر

آپ کی ہمت ہماری ملت کے کھیت کے لیے ابربار کی مانند ہیں ثانیِ اسلام ہیں وہ آنحضرت کے غار و بدر کے رفیق ہیں۔

گفتمش اے خاصہ خاصانِ عشق عشق تو سرِ مطلع دیوانِ عشق

میں نے آپ سے عرض کیا کہ اے خاصہ خاصانِ عشق آپ کا عشق دیوانِ عشق کا مطلع ہے۔

پنختہ از دستت اساسِ کارِ ما چارہٴ نسرِ ما پئے آزارِ ما

آپ کے ہاتھوں سے ہماری ملت کی بنیاد استوار ہوئی اور آپ ہماری تکالیف کے چارہ فرما ہیں۔

گفت تا کے درہوسِ گردیِ آید آب و تاب از سورۃِ اخلاصِ گیر

آپ نے فرمایا کہ تم کب تک ہوس کے پنجہ زبوں میں گرفتار رہو گے تم سورہ اخلاص سے آب و تاب حاصل کرو۔

(۱) اَمَّنَ النَّاسِ عَلٰی فِیْ صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ اَبُو بَكْرٍ (حدیث)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری صحبت میں سب سے زیادہ وقت صرف کرنے والے ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں۔

مَدِينَةُ  
سَائِلَاتِ  
وَمَدَائِرِ  
حَمِيَّةٍ